بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خالق کون و مکان رازق کل ذی حیات و نعت حضرت ذوالرحمت والفیضان و ثنا ر
معتقدین با ایمان کے واضح ہو کہ آفریدگار عالم نے اپنی قدرت کو ایسا ہی نمایان فرمایا ہے
کہ اکثر چیزونکو اونکی آراستگی و درستی سے قدر و عزت دیتا ہے و قیمت و وقعت بڑھاتا ہے دیکھو
جواہرات گران بہا کو کہ رولنے و جلا دینے سے کیسے براق و شعاعی ہو جاتے ہین کہ ناظرون کا
دل اونپر لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے نگینون کے پتھر سان گھر سان پر چڑھانے سے کیسے مجلی و مرغوب
ہو جاتے ہین کہ لوگ ہاتھون ہاتھ لیتے ہین فیلان عظیم الجثہ شدید القوی صحرا نژاد وحشت بنیاد جنکی
عادت اصلی آدمیون سے بھاگنا یا اونکو مار ڈالنا ہے تعلیم سے ایسے رام و اشارہ فہم و تابع
حکم ہو جاتے ہین کہ اہل دول اونکا رکھنا پالنا اپنی عزت سمجھتے ہین گھوڑے سرکش تمرد منش
کہ زور آوری و خودسری سے دیوزاد کہے جاتے ہین بنانے سے ایسے آراستہ و شایستہ بنتے ہین
کہ تیزگامی و خوش خرامی سے دلون کو مسرور و آنکھون کو پرنور کر دیتے ہین و شجاعان غازیان کو
اعانت جریہ رانی سے معاندان جنگجو پر مظفر و منصور کر دیتے ہین شرگاوان بجاوت سرشت
زور آور و تناور تعلیم و تلقین سے کیسے باربردار قلبہ دار آرایش ہو جاتے ہین کہ مالکون کو راحت و
آرام پہونچاتے ہین یا وسیلۂ رزق ہو جاتے ہین جانوران درندہ و خونخوار طائران وحشی

وقرار تعلیم وتلقین سے کیسے کیسے تماشاے شکار دکھلاتے ہین کہ دیکھنے والون کا دل شکار
ہو جاتا ہے مرغان صحرائی کہ ہر پر و بال وحشت سے مالامال رکھتے ہین تعلیم وتالیف سے باتون
بزور خوش الحانی و ہزار داستانی سناتے ہین یا خوبی اپنی لڑائی کے مثل بہادران جنگ آزما کے
دکھلاتے ہین درختان باغات کے کاٹ چھانٹ سے کس قدر خوشنما و دلربا ہو جاتے ہین
کہ دیکھنے والون کو بلغ باغ کر دیتے ہین و غنچہ دلون کو کھلا دیتے ہین اور امکنہ و اشیا جو پاکیزہ و
مصفی موقع خوش اسلوب پر نظر آتے ہین مالک و غیر مالک کے دلون کو کیسی راحت و فرحت
پہونچاتے ہین پس یہ نوع بشر کہ اکثر خلائق سے بہتر و ہوشیار و خود اختیار ہے اگر اسکے
اطوار پسندیدہ و کردار خجستہ ہون کیونکر مقبول خالق و محمود خلائق نہو مقام شکر ہے کہ حضرت
رب العزت نے طبائع انسان کو مستعد تعلیم و تعلم کے مخلوق فرمایا و ہمیشہ اس سلسلہ کو
جاری رکھا اور اوس خالق بے نیاز کا شکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے کہ زمانہ حال مین
اراکین با تمکین سلطنت عالیہ انگلشیہ کو بھی کیسی توجہ بلیغ اس طرف عنایت کیا جو کہ لطف ان
حمیدہ و قواعد پسندیدہ سررشتہ تعلیم و دیگر انتظام نوشش انجام سے ظاہر ہے حتی کہ جو طرز
محسوس کئے جاتے ہین اونمین سے بھی اکثر علوم و فنون کی تعلیم پاکر نکلتے ہین نظر برین رسالہ مختصر
مشتمل تہذیب امور ضروری دینی و دنیوی کہ مطالب اسکے مخالف مذہب سے مبرا و مضامین
لعنت و تعصب سے مبرا ہین موسوم بہ تہذیب احسانی لکھا جاتا ہے اگرچہ صحائف اسلاف
اساتذہ کے ساتھ اس تحریر کو ایسی مناسبت بھی نہین ہے جیسا ایک قطرۂ پانی کو ساتھ [illegible]
و ایک دانہ ریگ کو ساتھ پہاڑ کلان کے ہے الا ؎ چاہے اگر خدا تو ہر ایک عیب کو ہنر و مرتبے کو
دید یا ید بیضا جلا کے ہاتھ ؛ چنانچہ وزن زر و جواہر کے واسطے ؛ تولا جاتا ہے خزف جواہر کے ساتھ
ساتھ بہ مقدمہ تمہید تحریر یہ ہین کتب معتبرہ سے ثابت ہے کہ جس پیدا کرنے والے نے سب کو پیدا کیا ہے
اوسنے نوع انسان کو اکثر مخلوقات سے اشرف و اکرم پیدا کیا واگرچہ بہت سے شرافتین اور فضیلتین
اسکی صورت و سیرت سے نمودار ہین الا اسکو عقل ایسی عنایت فرمائی کہ اوسکے ذریعہ سے
بھلائیان و برائیان حیات و ممات مین اسکو حاصل ہوتی ہین و اوسی کی جہت سے سزاوار
ثواب و عقاب کا قرار پایا بقول معروف ؎ حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع ست ؛

میتو ہیں مثل مسیحا ہی قوا از خورشید ہین مگر اوسکو محتاج تعلیم و تہذیب کا رکہا کہ بدون اسکے پائے
وہ بلا نے سکے بہلی و بری چیزون مین فرق نہین جانتا و اچھے کامون کو اختیار و بری باتون کو
ترک نہین کر سکتا و بلا تعلیم و تلقین کے صفات عالیات انسانی سے اصلا بہرہ ور نہین ہوتا
دیکہنا چاہیے کہ جن آدمیون کی بود و باش محض جنگلون مین یا پہاڑون پر رہتی ہی یا بڑے بڑے
شہرون سے بہت دور چہوٹی چہوٹی آبادی مین توطن رکہتے ہین اگرچہ صورت و شکل و چال
ڈہال و شب کار و بار اونکا مثل اور آدمیون کے ہوتا ہے مگر عدم تعلیم و تہذیب و بعد
صحبت اشخاص تعلیم یافتہ و مہذب سے ہرگز عقل سلیم و فکر صحیح و چال چلن درست نہین رکہتے
اسی سبب سے انواع رنج و تکالیف سردی و گرمی و بارش باران کی اوٹہاتے ہین بلکہ بعض
آدمیون کے ہاتہ سے لوٹے و مارے و گرفتار کیے جاتے ہین و ہمیشہ ماکول و ملبوس برا و خراب
مستعمل رکہتے ہین و طریق گفتگو و نشست و برخاست کا بیہودہ و پراگندہ رکہتے ہین کوئی طریق
معاش و معاد اونکا بطور معقول و مقبول نہین رہتا اگرچہ اوس خالق بے نیاز و لاشریک کو
یہ قدرت ہے کہ سب کو یکسان مہذب و آراستہ پیدا کرتا الا اس امر کی مصلحت وہی جانتا ہے
کہ کسی کو استعداد تعلیم کی و کسی کو قوت تعلم کی عطا فرمایا و بظاہر یہ سلسلہ تعلیم و تعلم کا بذریعہ
انہین افراد بشر کے جاری رکہا کیونکہ نوع واحد باہم مربوط و مانوس ہوتے ہین اون کے اقوال
و افعال باہمی باسانی اثر پذیر ہوتے ہین بخلاف انواع مخالف کے کہ اون کی مصاحبت و قیل و قال
خالی تکلف نہوتی چنانچہ کسی کسی زمانہ مین کسی کسی آدمی کو صفات خاص کے ساتہ پیدا کیا
و کسی کسی درجہ تک خلعت تقرب و اختصاص پہنا دے کر اپنا پیغام پہونچانے والا طرف عامہ
خلائق کے مقرر فرمایا و اونکی زبان سے ایسی ایسی باتین کہلائین و سنائین کہ جن سے فائدہ دینی
و دنیاوی عامۂ انام کو ہونا متصور ہوا ایسا ہی بعض بعض زمانہ مین کسی فرد بشر کو ایسی عقل
خداداد و فہم رسا عطا کیا کہ خواص و افعال اشیا سے موجودہ کے بیان کر کے لوگونکو تدابیر حفاظت صحت
و ازالہ امراض سکہلایا و بعضون کو تاثیرات گردش و روش افلاک و ستارونکے سکہلائی
کہ اونسے حصول نفع و دفع ضرر ہونے لگا و بعضون کو قوت شدید و عقل حرب و ضرب کی
عطا کر کے تسویہ لشکر جنگ و جدال کی ترویج دیا کہ جن سے آدمی اپنے مخالفون کو مغلوب کر سکے

اور بعضون کو سلطان وخاقان بناکر قواعد حکومت وریاست والضاف کے ہدایت فرمایا
جس سے انتظام دنیا اچھی طرح سے سرانجام پانے لگا مگر موجودگی کسی ایسی فرد خاص کی ہر مسئلہ مین آن
کل افراد بشر کے پاس یا جماعت کل افراد عام کی اوس فرد خاص کے پاس بغرض تعلیم وتعلم کے
غیر ممکن ہے لہذا اشاعت اس طریقہ عمدہ کی بوساطت کتابت کے ظہور پذیر فرمایا و اصحاب
ذوی العلوم رحمہم اللہ تعالے نے اس فن مین بہت کتابین بہ مضامین دقیق و عبارات
رشیق ہر زمانہ مین تحریر کیا کہ اونکی برکات سے خلائق کثیر کامیاب ہوتے چلے آئے فی الحال انحطاط
زمانہ سے فہم و فراست عامہ خلائق کی اونکی فہمید مین قاصر و عاجز لہذا اس فن تہذیب و تادیب مین پسندیدہ
خالق و خلائق یہہ بغرض نفع عام تحریر جدید بعبارت سلیس و فہم زبان وجہ ملک مین نازیبا نہین بلکہ بطریق صواب موجب ثواب ہے

تہذیب اول ذکر آفریدگار حقیقی و اوسکے آداب مین

ہر انسان کو لازم ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو جانے و پہچانے کیونکہ اپنے پیدا کرنیوالے کو نہ جاننا
کمال غفلت و نادانی ہے و یہ امر تو ظاہر ہے کہ کوئی انسان اپنے قوت و قدرت سے پیدا نہین ہوتا
بالتحقیق مرد و عورت کی منی کہ رطوبت بخش ہین رحم عورت مین باہم مجتمع و مختلط و مقیم ہونے سے
نمو پاکر مخرج پلید بول سے خروج پاتا ہے اگر یہہ سمجھا جاوے کہ مرد و عورت کے مقاربت سے اسطرح
لڑکا پیدا ہونے کا دستور ہے اوسکا کوئی پیدا کرنے والا نہین ہے معاذ اللہ یہ سخت غلط فہمی
و کج فہمی ہے صریح دیکھا جاتا ہے کہ بعض مرد و عورت اسی تمنا مین مقاربت کرتے ہین و انواع
دعا و دوا مین اصراف کثیر کیا کرتے ہین مگر کبھی مولود متولد نہین ہوتا و بعض مرد و عورت بغرض
اختیار اپنے فعل بیجا کے ہرگز تولد اولاد نہین چاہتے الا مولود وجود پذیر ہو جاتا ہے ایسا ہی
اور سب چیزون کا بھی موجود کرنا اختیار آدمیون کے نہین ہے دیکھنا چاہیے کہ آدمی بڑی بڑی
ہوشیاری و احتیاط سے انواع و اقسام کے بیج بوتے ہین مگر بعض نہین جمتے اور جو جمتے بھی ہین
اون مین کوئی مراد تک پہونچتا ہے کوئی باوصف خبرگیری و نگرانی کے نارسیدہ ضایع ہو جاتا ہے
یا اور کوئی صناعت کرتے ہین کبھی درست بنتی ہے کبھی بگڑ جاتی ہے اسیطرح اور سب کامون کا حال
ہے پس بدل یقین کرنا چاہیے کہ سب کا پیدا کرنیوالا صرف اللہ تعالے جل شانہ ہے جسکے اسمای
ذاتی و صفاتی ہر زبان و محاورہ مین بکثرت ہین اوسکی ذات نہ جوہر و عرض نہین ہے صفات اوسکی

لا انتہا مین ظہور صفات کثیرہ خود ہی اوسکی ذات پر دلیل ہین وہی قدیم ہے اور سب سے مقدم
کچھہ نہین تھا وہ تھا ہے اوسی نے سب کو معدوم سے موجود کیا وموجود سے معدوم کرتا ہے جسکو چاہیگا پہر
پہر موجود کریگا وہی خالق ہے اور سب مخلوق ہین وہ تنہا واکیلا ہے اوسکا کوئی سنگی ساتھی
نہین ہے اوسکی ذات وسب صفات بے نقص وبے زوال ہین زندہ ہے وہمیشہ زندہ رہیگا بے نظیر
وبے مثال ہے اوسکو سب طرح کی قدرت کامل حاصل ہے اوسکے کام مین کوئی اوسکا شریک ویار
مددگار نہین ہے اور وہ نہایت قوی تر دانا وبینا وشنوا ہے کوئی شے کسی زمانہ ماضی وحال واستقبال کی
ایسی نہین ہے جسکو وہ نہ جانتا ہووے اور کوئی چیز آسمان وزمین وما بین مین ظاہر یا پوشیدہ
ایسی نہین ہے کہ جسکو وہ نہ دیکھتا ہووے کوئی آواز کسی کی کسی طرح کی نہین ہے جسکو وہ نہ سنتا اوسی کے حکم سے
سب کچھہ ظاہر ہوا وہوتا ہے جسکو جس صورت وشکل سے چاہا پیدا کیا اور جو قوت وطاقت وکرامت چاہا اوسکو عطا
کیا دیکھو کتب سے جغرافیہ وعجائب المخلوقات وعجائب البلدان کو ہوا حکم سے اوسکے سب کچھہ نمود

کسی کا نہ تھا پیشتر کچھہ وجود
منور کیا دن سے سارا جہان
تو ہر ذرہ مین آئی کیا آب وتاب
جواہر جلادار ہر رنگ کے
نکالی ہے حیوان سے باصد صفا
نہین انتہا قسم نوع نبات
کہ حیوان کہاتے ہین ثمر ودرخت
اسی طرح ہے سب کی خلقت عیان
سمجھنے مین اوسکے نہین راہ ہے

کیا اوسنے پیدا زمین وزمان
اندہیری کیا رات کو بیگمان
منور کیا شب کو مہتاب سے
نکالے جگر سے انہین سنگ کے
وہ انواع حیوان بے انتہا
جو پیدا کیا اوسنے باصد صفات
اونہین کی لپک اور پہچان ہے
مگر جانتا ہے وہی بے نیاز
غرض کام مخلوق کا ہے نہین

کیا اوسنے معدوم سے سب عیان
دیا دن کو جب مشعل آفتاب
زمین تر کیا چشمہ آب سے
وہ قطرات نیسان کو موتی بنا
ہزارون طریقے سے پیدا کیا
کرو غور بیشک تعجب سخن
اوگا تا شجر سے عجب حال ہے
بیان کو نشش عقل کوتاہ ہے
کہ خالق کی قدرت کو سمجھے کہین

اور اوس خالق بے نیاز نے اس سب خلقت کو بدون کسی اپنے غرض ومطلب کے پیدا کیا
کسی چیز کا محتاج نہین ہے کہ بدون اوسکے پیدا کرنے کے اوسکی وہ حاجت نہ نکلتی اور نہ کسی کی عبادت
وبندگی سے اوسکا کچھہ فائدہ ہے فائدہ اوسی عبادت کرنے والے کا ہے دیکھنا چاہئے کہ انسان کو صورت
وشکل بنانے مین کیا کیا عنایت رحمت اپنی ظاہر کیا یعنے کیسی حسین وجمیل صورت بنائی کیسی قوت

د توانائی و عقل و دانائی دیا ہاتھ بنایا جس سے سب طرح کے کام کرتے ہین پاؤن بنایا جس سے
چلتے پھرتے ہین آنکھ بنائی اوسمین باصرہ دیا جس سے سب کچھ دیکھتے ہین اچھی اچھی چیزین دیکھنے سے
کیسا حظ قلبی ہوتا ہے بری دیکھنے سے کنارہ کرتے ہین کان بنایا اوسمین سامعہ دیا جس سے
سب آوازین سنتے ہین الحان خوش سن نے سے کیسی فرحت و قوت روحانی ہوتی ہے ناک بنایا
اوسمین قوت شامہ دیا جس سے ہر طرح کی بو سونگھتے ہین بوئے مناسب سونگھنے سے امراض
دماغی دفع ہوتے ہین و روح حیوانی کو قوت آتی ہے اعضائے صوت مین قوت ناطقہ دیا کہ اپنے مطالب
و مقاصد اوس سے سر انجام پاتے ہین زبان کو قوت ذائقہ دیا جس سے کیسی لذتین پاتے ہین اشیاے
مرغوب سے مسرت و منفعت فراوان ہوتی ہے و اشیاے مضر سے تحفظ ہوتا ہے جلد مین قوت حساسہ دیا
کہ حس مس سے کیسے کیسے عمدہ لطف دلپذیر اوٹھاتے ہین اور مثل انکے بہت سی نعمتین عطا فرمائین جن سے
انواع فوائد ملتے ہین اور جملہ مخلوقات مین بہت چیزین انسان کی مطلب و فائدہ کی بنائین کہ اون سے
ہر وقت آدمیون کے بڑے بڑے کام نکلتے ہین و طرح طرح کا آرام ہوتا ہے اب دیکھنا چاہیے کہ دستور
زمانہ کا یہی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی پر کچھ احسان کرتا ہے تو وہ احسان کرنے والی کو اپنا بڑا پیارا
دوست جانتا ہے اور ہمیشہ اوسکی تعریف کیا کرتا ہے و اوسکی رضامندی مین کوشش کرتا رہتا ہے
پس جس مالک نے پیدا کرکے ہزارون طرح کا احسان کیا ہے اوسکے عبادت اور ذکر منت اچھی طرح
کرنا چاہیے اولا اوسکے احسانات و عنایات کو یاد کرکے اوسکا شکر گذار رہا کرنا و اوسکے اسمائے ذاتی
و صفاتی کو ساتھ طہارت کے بکثرت کہا کرنا ثانیا جن قواعد سے اوسنے عبادت کرنے کا حکم دیا
اوسی طریق سے عبادت اوسکی کرنا ثالثا اوسکے حکم کے سوائے اوسی طریق کی عبادت جیسا کہ
پیشوایان دین سے اجازت و ہدایت ہوتی چلی آئی ہے کیا کرنا رابعا جو چیز نظر آوے سب کو
اوسی کی پیدا کی ہوئی سمجھنا خامسا جو صنعت کسی آدمی کے ہاتھ کی نظر آوے اوسکو سمجھنا
کہ اوسی نے اسکے ہاتھ سے بنوا دیا ہے سادسا جو بات اپنی مرضی کے موافق ہو جاوے اوسکا
شکر کرنا سابعا جو کام اپنے ہاتھ سے برا ہو جاوے اوس پر شرمندہ و پشیمان ہونا اور اوسکی
جناب مین معذرت کرنا و عفو تقصیر چاہتا ثامنا جو کچھ اچھا مطلب دینی یا دنیاوی طلب کرنا ہو
اوسی مالک سے طلب کیا کرنا اون قاعدون سے جو اچھے لوگون کی تحریر یا تقریر سے دریافت ہوا ہو

خواہ اپنے چال طور طریق سے اچھا معلوم ہووے وغیرہا ممنوع نہووے تا ستارون کو موثر
اوسکی طرف کبھی کسی طرح نسبت نکرنا اوسکو بھی سمجھنا کہ یہ اپنے اعمال بد کا نتیجہ ہے

تہذیب دوم ذکر مقربان آفریدگار و اون کے آداب مین

جب یقین ہے کہ ہمارا پیدا کرنے والا ایسا عظیم المرتبہ و عالی شان ہے کہ ہم اوس تک نہین پہونچ
و اوسکو نہین دیکھ سکتے صرف اوسکی صفات سے واقف ہوکر اوسکی ذات کو جانا اور یقین کیا ہے
اور اوسکے احکام اجازت و ممانعت کے بلا واسطہ کسی دوسرے کے ہمکو نہین پہنچے و اوسکی رضامندی
و ناپسندی کی باتین بلا وسیلہ دوسرے کے سمجھنے نہین جاتا تو ضرور ہوا کہ ان لوگون کو اوسنے اپنا مقرب
و مخصوص بناکر ساتھ علامات علیہ و کرامات عظیمہ کے مبعوث کیا و اون کی زبانون سے ایسی عمدہ
باتین جن سے آدمیون کے فوائد دینی و دنیاوی ہین سنائین و سکھلائین اون کو سواے خدا کے
باقی سب سے اچھا و بہتر جانین مثلاً اپنے پیدا کرنیوالے کو پہچاننا و اوسکی بندگی کرنا و اوسکے احکام
اجازت و ممانعت پر کاربند رہنا کہ یہی امور سب خوبیون سے درجہ اعلی رکھتے ہین دوسرے
جو نعمتین کہ اوس آفریدگار تقدس و تعالے نے دیا ہے یا دیوے اوسکا شکر کرنا کہ شکر کرنے
نعمت کا دینے والا خوش ہوکر زیادہ نعمتین دیتا ہے اور تیسرے نیک و بد کو جاننا و پہچاننا اور نیک کو
دوست رکھنا و بد سے کنارہ کش رہنا کہ نیکی کرنے سے نتیجہ نیک و بدی کرنے سے نتیجہ بد ملتا ہے
اور چوتھے ماں باپ کے حقوق پہچاننا اور صلۂ رحم کرنا یعنے اپنا بیت کے لوگون سے محبت رکھنا و انکے ساتھ
ہر طرح کے سلوک و مروت کرنا کہ خاندان کے لوگون کے باہم متفق و موافق رہنے مین عمدہ خوبی
یہ ہے کہ دوستون مین عزت و دشمنون پر عبرت رہتی ہے اور پانچوین بادشاہ کی اطاعت امور دنیوی مین
کرنا اور چھٹے غصہ نہ ہونا و اوسپر تحمل کرنا کہ غصہ بڑہنے سے وہ حرکتین ہوجاتی ہین جن سے سراسر خرابی
و بربادی ظہور پاتی ہین اور ساتوین جھوٹھ نہ بولنا کہ اس سے آدمی خفیف و بے قدر ہوجاتا ہے اوسکی سچ
بات کو بھی لوگ جھوٹھ جانتے ہین و کبھی سزا بھی ہوجاتی ہے اور آٹھوین چوری نکرنا کہ اس کا مرتکب ذلیل
و رسوا و مضروب و مجروح و خراب و سزایاب ہوتا ہے اور نوین فریب و دغا بازی نکرنا کہ اس سے آدمی کے
قول و فعل کا اعتبار نہین رہتا دوست بھی اعتماد نہین کرتا دشمن کو کون کہے و اوس سے ہر طرح سے
سب لوگ کنارہ کشی رکھتے ہین اور دسوین زنا و اغلام نکرنا کہ سواے خالق تعالے کے اشخاص یگانہ و بیگانہ جا

ناراض ہوجاتے ہین اور عزت و مال صحت و حیات مین نقصان ہوجاتا ہے اور غیبت[۱۱] نکرنا یعنے کسی کی
غیر حاضری مین اوسکی غیبت یا عیبون کا ذکر کرنا کہ اس سے باہم عداوت و عناد پیدا ہوجاتی ہے
و بالاخر نتیجہ اوسکا مذلت و خواری ہے اور بیگناہ[۱۳] آدمی کو قتل نکرنا کہ اوسکی پاداش مین اپنی بھی
جان جاتی ہے و تباہی خانمان کی ہوتی ہے اور حسد[۱۴] نکرنا یعنے کسی کا زوال نعمت نچاہنا اور مساکین[۱۵] و
محتاجون کو باوجود اپنی تنگی معاش کے بھی کچھ دینا اور اونپر رحم کرنا اور مصیبتون[۱۶] مین صبر کرنا و
طبیعت کو قایم و برقرار رکھکر اوسکی دفع کی تدابیر کرنا اور مذہب[۱۷] کے عالمون کی قدر و منزلت کرنا
و اون کی بتلائی ہوئی مذہبی باتون پر عمل کرنا اور دشمن[۱۸] پر قابو پاکر عفو کرنا اوسکی عداوت سے
باز رہنا کہ علاوہ ثواب آخرت کے وہ بھی نادم و شرمندہ ہوکر اکثر ترک دشمنی کردیتا ہے اور دوستون[۱۹] کی
خاطرداری و رضامندی کرنا کہ اس سے لوگون مین مادہ دوستی ترقی پاتی ہے اور دوست زیادہ ہوتے جاتے ہین
اور بحالت[۲۰] درجہ بلند ہونے اپنے کے خلایق سے تواضع و فروتنی کرنا بقول سعدی علیہ الرحمہ
تواضع ز گردن فرازان نکوست ‧ گدا گر تواضع کند خوے اوست ‧ پس جن اشخاص[۲۱] کے ابتدا
سماعت ایسے اقوال مبارک کی ہوئی اون کو حضرت پیغام رسان خالق بے نیاز کا جانتے و اونکی
بزرگی و بڑائی دل سے مانتے و اونکی کہی ہوئی باتون کو بصدق دل و یقین کامل تعمیل کرتا رہے
مگر اوس خالق رازدان نے کسی مصلحت سے جیسا اپنے افضلین بندون کو طاقت و کرامات حقیقی
عطا فرمائی مشابہ اوسکی اشخاص بیدین و مضلین سے بھی دکھلائی اس مقام پر اپنی عقل رسا
و عنایت کردگار توانا درکار ہے کہ مغالطہ سے بچا وے حق و باطل کا امتیاز بتلا وے الحاصل
حضرات مخبر صادق و محقق کا بڑا احسان ہے کہ اون کی بدولت راہ راست ملی خوبی دارین کی
حاصل ہوئی اون کے ساتھ محبت دلی رکھنا و اون کے احکام کے موافق ہر چیز کو صرف کرنا و اونکی
ثنا و صفت بہ تعظیم تمام زبان پر رکھنا خصایل حمیدہ و فضایل محمودہ سے ہے جیسا امور دنیاوی مین
صریحاً ملحوظ رہتا ہے کہ ہر آدمی اپنے پادشاہ اور اوسکے وزیر و اعلی اہلکاران تک نہین پہونچتا
بلکہ اون کو کبھی نہین دیکھتا الا استماع کیفیات و معاینہ حالات سے اون کی حکومت و اختیار کا
یقین واثق رکھتا ہے جو کوئی اونکا حکم اسکے پاس لاتا ہے اوسکی عزت و توقیر کرتا ہے اور دل سے
یہ سمجھتا ہے کہ اسکی اطاعت و منزلت کرنے سے پادشاہ و اوسکے نزدیکی لوگ ہمسے راضی و خوشنود ہونگے

اگر یہ سمجھے کہ ہمنے تو بادشاہ کو نہین دیکھا ہمارا یہی بادشاہ ہے جو ہمکو حکم بتلاتا ہے خواہ سمجھے کہ عزت کرنا
مین ہم اور حکم رسان دونو برابر ہین ہم اسکی زبانی حکم کو کیون مانین تو ان باتون سے بادشاہ
سخت رنجیدہ ہوتا ہے و سمجھنے والا ان باتون کا غضب سلطانی مین و آفت ناگہانی مین پڑتا ہے
پس چاہیے کہ خدا کے پیغام لانے والے کو خدا یا خدا کے برابر نجانے مگر یہ بالیقین سمجھے کہ تمام خلقت
ہر قسم کی جو قبل اون کے تھی یا اون کے روبرو موجود تھی یا اون کے پیچھے پیدا ہوی اون سب سے وہ افضل و اکرم
و اعلی و اولی ہین کیون کہ جو تقرب و اختصاص پیدا کرنے والے کے حضور مین اون کو ملا دوسرے کو نہین ملا
پھر کون اون کے برابر ہو سکتا ہے اور اون کی توقیر و اپنی تحقیر کو ہمیشہ ہر قول فعل مین ملحوظ رکھا کرے

تہذیب سوم آداب سلاطین و حکام مین

جاننا چاہیے کہ افریدگار عالم جسکو مملکت و حکومت عطا فرماے گو اپنے بندون کو مطیع
و فرمان بردار اوسکا کرے انسان کو لازم ہے کہ اوسی کی اطاعت و تبعیت کرتا رہے کیونکہ انتظام
و انجام امور دنیوی ہر شخص کا وابستہ رضامندی سلطان وقت کا ہے و تقدیم امور دینی کا بلا اطمینان
امور دنیوی کے باحسن طریق نہین ہو سکتا پس لازم ہے کہ جو احکام امور مذہبی کے خلاف نہون
اون کی تعمیل مین بجان و دل کوشش کیا کرے و احکام حکام دو قسم پر ہین ایک حکم عام کہ اونکی
اجازت یا ممانعت صرف واسطے رفاہ عام و رونق آبادی مملکت کے ہوتی ہے اونکا اجرا و اتمام منظور
و ملحوظ حاکم کے رہتا ہے مثلاً جن اشیا سے تکلیف مسافرون اور راہ کے چلنے والون کو ہوتی ہو
اونکا دفع کرنا و راہون کو صاف و ہموار رکھنا اور مردم اشرار و بدکار کو مقامات متعلقہ اپنے مین
جمع نکرنا و اون کو پناہ نہ دینا و اون کی کسی طرح پر مدد نکرنا اور امکنہ اختیاری مین اشیا سے متعفن
و خراب کو جس سے ایذا و تکلیف عامہ خلائق کو ہوتی ہو نرکھنا اور کسی کی کوئی چیز بدون اوسکی
اجازت کے اپنے تصرف مین نہ لانا اور جن امور نافع عام کا اجرا اپنے سے ممکن نہو یا اندفاع امور
مضر عام کا نکر سکتا ہو اوسکی اطلاع اہلکاران حاکم یا حاکم کو کرنا و مثل ان کے اور کامون پر کاربند ہونا
و ایسے کامون مین صدور اجازت کا انتظار نکرنا دوسرے احکام خاص وہ ہین کہ صدور و اجرا
اونکا کسی خاص سبب سے کسی خاص آدمی کی نسبت ہوتا ہے مثلاً ارتکاب کسی فعل نامحمود سے
کسی کو منع کرنا یا کسی حرکت جبریہ و ظلمیہ سے جو کسی دوسرے کی نسبت کرتا ہووے باز رکھنا یا کسی

مظلوم کا حق کسی ظالم سے دلادیتا پس جب کوئی حکم خاص اپنے نسبت بذریعہ کسی اہلکار کے پہونچے
فوراً اوسکی تعمیل کرنا چاہیے واگر اوسکی تعمیل مین کسیطرح کا عذر ہووے تو اوسکو ظاہر کرکے دوسری
طرح کا حکم اپنے مطلب کے موافق حاصل کرنا چاہیے الا عدول حکمی نکرنا چاہئیے کہ حاکم کو سب امور سے
زیادہ تر اجراے اپنے حکم کا مرغوب رہتا ہے لہذا عدول حکمی کی باداش مین انواع ذلت وخواری
نصیب ہوتے ہے اور یہ جرم عدول حکمی کا جرم اول پر مستزاد ہوجاتا ہے اور حاکم کے ساتھ کوئی
امر فریب ودغا بازی کا نکرے کیونکہ ساد ہی درجہ کا آدمی بمقابلہ فریب ودغا کے صرف اپنا بچاؤ چاہتا ہے
مگر حاکم بغرض حفاظت اوروں کے فریب ودغا کی سزا بھی دیتا ہے وحاکم سے عرض معروض بنیت کرے
کہ محمول بہ سرکشی وسرتابی نہووے واوسکی بات کا جواب سمجھ کر بتامل دیوے کہ محمول بے پروائی پر نہووے
واپنے اعضا سے جنبش وحرکت بیہودہ ظاہر نکرے کہ شوخ چشمی وگستاخی کا ملزم نہو وہر باب مین اطاعت
وفرمان برداری ظاہر کرتا رہے وحکم اخیر پر قناعت کرے اور سلطان کو بھی لازم ہے کہ مابین رعایا کے
انصاف کرتا رہے وظالم کو سزا دیتا رہے مظلوم کو ظلم ظالم سے بچارتا رہے اور رعایا کے ساتھ ایسی
منفعت کے لیے ایسی سختی نرکھے کہ وسے غریب بیچارہ بددل رہین بلکہ ایسا سلوک جاری رکھے کہ
اپنا جان ومال بخوشی خاطر ہماے سلطنت پر نثار کرین ورعایا کے چال چلن کی خوبی واونکے ہنر
پیشہ کی ترقی پر ہمیشہ اعانت وامداد رکھے کہ جسمان کی رعایا نیک افعال وخوش چال
واپنے سلطان کی خیر خواہ ہوتی ہین اوس سلطنت کو کمتر گزند پہونچتا ہے واگر کوئی رعایا
کفران نعمت سلطانی کرے تو اوسکی تہدید وتہذیب چاہیے تاکہ دوسرون کو خود بخود ہدایت ہو جاوے

تہذیب چہارم ماں باپ کی خدمات مین

یہ امر نہایت معقول وہر مذہب مین مقبول ہے کہ جو شخص اپنے ساتھ کسیطرح کا احسان کرے
اوسکے ساتھ دوچند سہ چند نہین تو برابر احسان کرنا ضرور چاہیے اب یہہ امر قابل لحاظ کے ہے
کہ کس قدر احسانات ماں باپ کرتے ہین بچپن مین کہ لڑکے کو طاقت گویائی نہین ہوتی نہ اپنی بیماری
بیان کرسکتا ہے نہ اپنی خواہش کسی چیز کی نسبت ظاہر کرسکتا ہے حالت بیماری مین کیسی محنت
ومشقت شبانہ روز کرتے ہین دوا ودعا مین اپنے مقدور سے زائد اصراف کرتے ہین تا حصول
صحت ہرگز مین آرام نہین لیتے ہین قبل زبان سمجھ مین سمجھ کر ہر طرح کی چیزین مرغوب ومناسب

کھانے و پینے و کپڑے پہننے کی اپنی استعداد و ہمت بلکہ اوس سے زیادہ مہیا کیا کرتے ہیں کبھی تنگ نہ ہوتے نہ خوش اور
اولاد کی کو انہیں کرتے اور نہایت محبت و خوشنودی کے لیے ماننے تدبیریں کیا کرتے ہیں اولاد
کے تھوڑے حزن و ملال میں خود مغموم رہا کرتے ہیں اگرچہ ماں باپ کے اولاد سے منتفع ہونے کی توقع
امید سے یہ سب کچھ کرتے ہیں تب بھی یہی مناسب ہے کہ جیسی دستور کی امید پر وہ ایسا کرتے ہیں اوس دستور کے
موافق دستور کے ویسا ہی کیا جاوے اوسکے خلاف کرنا کس قدر جفاکاری ہے پس انسان کو لازم ہے
کہ ابتدائے عقل و شعور سے اونکی فضیلت و محبت اپنے دل میں قائم کرے و ہر صباح اونکی خدمت میں
باادب مطابق مذہب کے کیا کرے اور جو حکم اونکا جس وقت ہوئے فوراً بجا لاوے اور جو کچھ مشاغل دنیوی
کیا کرے اونکے خدمت میں گذرانے بدون اونکی اجازت و مرضی کے اصلاً اپنے تصرف میں نہ لاوے کسی کام
کو اپنا مال و متاع نہ سمجھے بیشک میں اوس مال و منال کے ہمیشہ اونہیں کی متاع جانا کرے اور اگر اونکو خرچ کرنے
میں نادرست دیکھے تو آشتی و نرمی تمام شیرین کلامی کے ساتھ اونکو راہ راست بتلایا کرے اصلا اونکی خاطر
کو گوارا نکرے اونہیں کے مرضی پر چھوڑے کیونکہ مالک حقیقی تو منصف و نہایت عادل ہے کسی کو کسی کے
جرم میں ماخوذ و مورد سزا نکرے گا صرف سمجھانے بوجھانے پر مامور فرمایا ہے اگر اوسکی تعمیل بدل کر دیا گو تو بری الذمہ
ہو جاتا ہے اور سوائے امور دینی و مذہبی کے باقی جملہ امور میں انہیں کی اطاعت و فرمانبرداری کو مقدم جانے
اونکو ہر طرح پر راضی و خوشنود رکھے اس لیے کہ حق تعالیٰ نے حقوق مادر و پدر اولاد کے ذمہ اس قدر عظیم و مستقیم
فرمایا ہے پس اونکو راضی و خوشنود رکھنے میں بلکہ رضامندی آفریدگار کی سمجھے بقول شاعر

جنت کہ رضای مادران است	در بدل از رضای مادر است

تہذیب پنجم آداب استاد و مرشد کے بیان میں

ظاہر ہے کہ جو لوگ پڑھے لکھے ہوتے ہیں اونکی عزت و آبرو مردم برادری اور ہم جنسوں اور ہم چشموں میں زیادہ ہوتی
ہے و حکام کے دربار میں بھی بقدر علم کے عزت اور وقعت اونکی ہوتی ہے و فکر معاش کرنے سے روز بروز ترقی اونکی
معاش کی ہوتی جاتی ہے و اونکی امور دینی و مذہبی جنکی پابندی انسانوں پر ضرور ہے بطرز مناسب سرانجام
پاتے ہیں و ناخواندہ لوگوں کی حالات خلاف اوسکے وقوع پذیر ہوا کرتے ہیں بادی النظر میں بھی شخص
ناخواندہ بمقابلہ شخص خواندہ کے فروتر و غیر معزز معلوم ہوتا ہے و اگرچہ حصول علوم کا جنکے فیضان سے یہ خوبیاں
حاصل ہوتی ہیں استاد بلا زم ہے یا استاد محسن ہے یا معلم امور عالم سے ہوا کرتا ہے تعلق اوس کا کسی زمانہ تک

محدود ہے مگر رتبہ عالیہ تعلیم کا ایسا نہیں ہے کہ معاوضہ اوسکے احسان تعلیم کا کسی طرح مودی ہوسکے
یہہ کہا جاسکتا ہے کہ جب تک اونہونے تعلیم کیا ادائے حقوق اونکا ہوتا رہا مگر مقام انصاف ہے
کہ اوستاد سے شاگرد کو ایسی نعمت بیش قیمت ملتی ہی کہ تمام عمر اسکا پہل ہوتا ہے پس تلامذہ کو بہی
تمام عمر لازم ہے کہ ادائے حقوق اونکا مہیا کرنے مایحتاج سے بقدر استعداد اپنے کیا کریں اور ہمیشہ
اپنے اوستاد کو اپنے سے افضل و اعلی جانا کریں و مراتب اون کے خدمتگذاری و پاسداری کو
ہمیشہ ملحوظ رکہا کریں ویسا ہی نسبت مرشد کے بہی جاننا چاہیئے کہ آدمی کی خوبی اعلی مرتبہ کی یہی ہے
بلکہ نتیجہ پیدائش کا یہی ہے کہ طریق دینی و مذہبی سیکہے اور اوسپر عمل کرتا رہے و عبادت معینہ و نیز غیر محدود
اپنے آفریدگار اصلی و پروردگار حقیقی کی کرتا رہے بدون تعمیل و تکمیل امور دینے کے موجودگی جملہ امتعہ
و نعمائے دنیاوی لاحاصل و بیکار ہیں پس جس کسی سے ایسی ہدایات فضیلت آیات حاصل
ہوئی ہوں اونکی تکریم و تعظیم بجان و دل واجب و لازم ہے اور جہان تک اون کی راحت رسانی
کسی قسم کی خدمت جانی و مالی سے ہوسکے بخوشی خاطر و رضامندی کرتا رہے اپنی فروتنی و عجز
وانکسار کو بمقابلہ مرشد و اوستاد کے کبہی موجب توہین و تذلیل اپنا نجانے عین فخر اپنا سمجہے
الا تعظیم مرشد میں اسقدر مبالغہ و تجاوز بہی نکرے کہ خداتعالے و اشخاص طبقہ اعلی سے بڑہا دیوے
یا برابر جانے اسقدر بس ہے کہ افضل ترین موجودین کا سمجہا کرے مگر قبل انعقاد سلسلہ ہدایت
وارشاد کی چند روز حاضرباشی و ملاقات رکہہ کر تفتیش واقعی اوسکے حالات دینیات و کوائف اوقات
دریافت کر لیوے بلا ایقان احسان کے اس سلسلہ کو اختیار نہ کرے بقول جناب واقف الحقائق کے
ع اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ٭ پس بہر دستی نباید داد دست ٭ واگر بعد وقوع
سلسلہ عقیدت و ارادت کے کچہہ برائیاں مرشد کی اپنے خاطر نشین ہوئیں تو علاوہ بربادی عقبی
یہ خرابی دنیا کی بہی لاحق ہوگی کہ بجائے موافقت و مخالطت کے مخالفت و منافقت منسوب ہوگی

تہذیب ششم ذکر محسنین و مخلصین

جاننا چاہیئے کہ اوس آفریدگار عالمین کو احسان کرنا نہایت پسند ہے دیکہو کہ مخلوقات پر ہزار قسم
طرح کے احسان کیا کرتا ہے و بندون کو باہم احسان کرنے کی ہدایت بدفعات فرمایا اور یہہ بہی
ارشاد کیا کہ احسان کرنیوالون کا اجر ضائع نہوگا پس دیکہنا چاہیئے کہ احسان ایسا عمدہ فعل ہے

کہ اگر احسان منت ہے اوسکے اجر ہو سکے تو خداوند حقیقی سے امید اجر پانیکی ہے سبحان اللہ کیسی خیانت ہی ہے. وفا یہ ہے کہ ایک دوسرے پر احسان کرے اوسکے اجر ضائع ہونیکا خود مالک اطمینان کرے واحسان اسکو کہتے ہین کہ حاجت مندکی حاجت برآری بدون کسی منفعت اپنے یا امید معاوضہ کے کردے اور کبھی اوس احسان کرنیکا اظہار نکیا جاوے واپنے دل مین بھی خیال نہ لایا جاوے کیونکہ اوسکے اظہار مین احسان مند کی توہین ہو اوسکی شکستگی خاطر ہوتی ہے و یہ امر ازبس ناقص ہے کہ اپنے سبب سے کسی کی اہانت و دل شکستگی ہووے واپنے دل مین خیال کرنے سے اپنے نسبت مضمون خودبینی وتکبر کا پیدا ہوتا ہے و یہ بات زیادہ تر نا صواب ہے کہ اپنے تئین سزاوار استحقاق اجر احسان کے بلائے تکبر مین ڈالا جاوے بقول واعظ

بیت یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش * دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش * الا جس شخص پر کہ احسان ہوا ہووے اوسکو لازم ہے کہ اپنے محسن کے احسان کو یاد رکھے و موقع پر خود بھی اوسکے ساتھ احسان کرے اور کبھی اپنی طرف سے اوسکے ساتھ بدسلوکی و برائی نکرے ہمیشہ نیکی کرنیکا خیال رکھے واخلاص یہ ہے کہ جملہ افعال نیک بہ نیت خالص کیے جاوین اوس مین کسی طرح کا مکروزور وخودنمائی خواہ امید اپنے فائدہ کی بزبان حال آئندہ ملحوظ نرہے اس سے باہم اخلاص بڑہتا ہے بنیاد نفاق کی تہیں پڑتی و نتائج نیک حاصل ہوتے ہین *

تہذیب ہفتم تحسین اقوال مین

یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ آدمی کی فضیلت عمدہ و اعلی دوسرے حیوانات پر اوسکی صفت گویائی سے ہے لہذا خوبی گفتگو کی موجب عزت و برائی بات چیت کے باعث ذلت ہو جاتی ہے پس لازم ہے کہ خوبی گفتگو مین کوشش کرتا رہے و ناخوبی کو متروک کرے طریقہ پسندیدہ و عمدہ اوسکے یہ ہین کہ بات کہنے مین اپنے منہ کی وضع نہ بگاڑے و آواز بہنے کی نہ نکالے کسی عضو کو جنبش نہ دیوے ہاتہ اوٹھا اوٹھا کر باتین نکرے اور ایسا آہستہ یا جلد نہ بولے کہ سننے والون کو اوسکے سمجھنے مین تکلیف ہووے نہ ایسا ٹھہر ٹھہر کر بولے کہ سننے والے کو انتظار پڑے نہ ایسا چلا کر بولے کہ سننے والے کو تکلیف سماعت مین ہووے آفریدگار تعالے نے بھی چلا کر بولنے کو ناپسند فرمایا ہے آواز اوسط سے تقریر مسلسل کیا کرے و کلمات ثقیل و درشت مخاطب حاضر یا غایب کی نسبت زبان سے نہ نکالے

تقریر ایسی بہتر معقول کیا کرے کہ مخاطب کی دلچسپی ہوئے حکایات و روایات صحیح بیان کرے کہ سننے والون کو اوسکی صداقت کا یقین ہوئے قصص و نقلیات فحش ذکر یہ بیان نکرے کہ سامعین کو خوش نہ آوین جب اپنے سے اعلی کا ذکر کرے تو اون کی نسبت کلمات تعظیمی زبان سے نکالے و اوتی کے ذکر مین بہی لحاظ اوسکے درجہ کا رکہے ہر شخص سے گفتگو ملایمت و آشتی کیا کرے کلمات سخت و درشت سے محترز رہا کرے کوئی بات منہ سے ایسی نہ نکالے کہ مخاطب کو غصہ و رنج آجاوئے نوبت مکابرہ و مجادلہ کی پہونچے کس واسطے کہ خالق تعالے نے کلام کو اثر قوی دیا ہے جسکی صفت و محدت کیجاتی ہے بدون ظہور کسی فائدے اپنے کے خوش ہوجاتا ہے جسکی مذمت ہوتی ہے ناخوش ہوجاتا ہے والدین و معلم و مرشد و اپنے بزرگون و خاندان شریف کے زیادہ عمر والون سے باتین باادب کرنا چاہیے و اونکی باتون کا جواب تعظیم کے ساتہہ دینا چاہئے اپنے چھوٹون کے ساتہہ بات چیت کرنے مین اپنی شفقت و محبت ظاہر کیا کرے جب حاکم کے روبرو جاوے دست بستہ اپنا مطلب عرض کرے و اوسکی بات کا جواب صحیح دیوے و اوسکے حکم کو تسلیم کرے و اہل کاران محکمہ سے جب گفتگو کرے اون کی تعظیم و توقیر و اپنی تحقیر ظاہر کیا کرے و اپنے خادم و اہل حرفہ سے بجز کچہہ پوچہنے یا حکم دینے کی گفتگو زائد نکیا کرے و نگاہ بشاشت امیز سے اون کی طرف نہ دیکہے و تقریر فضول و طول اون سے نکیا کرے و کسی حال مین اون کی گفتگو مین تبسم نکرے کہ موجب اپنی بدرعبی کا ہوتا ہے اور وہ شوخ چشم ہوجاتا ہے اور جب کوئی کام کہا جاوے باستمالت و نرمی و فہمائش کے کیا جاوے کہ وہ کام گہبراہٹ سے نہ بگاڑے بہ و لجمعی سرانجام دیوے و کام بگڑنے کی حالت مین صرف کلمات تخویف بغرض اصلاح آیندہ کے زبان پر لاوے زیادہ غصہ نہ بڑہاوے

تہذیب ہشتم بیان تمدن و تمکن مین

چونکہ انسان کے لیے تمدن و تمکن پر ضرور ہے لہذا جو شخص بقطع تعلق انسانون کے حیات مستعار کو بمحبت و عبادت آفریدگار کے بسر کرنا چاہئے اوسکو لحاظ خوبی و برائی مدینہ و مکان کی ضرور نہین ہے اسیقدر اوسکو لازم ہے کہ ایسے مقام پر قیام اختیار کرے کہ گذر آدمیون سے دور ہوے کیونکہ آمد و رفت و نشست و برخاست و گفت و شنود آدمیون سے

مشغل لازمی مین ہرآینہ فتور و نقصان ہوتا ہے و نیز گذر جانوران مردم آزار سے بھی ایمن
و محفوظ ہو اس لیے کہ خطرہ جان ہرآن جامعیت حواس و راستی و درستی فکر مین خلل انداز
ہوتا ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کوئی چشمہ آب خوش گوار و اشجار میوہ دار قریب ہون کہ بدون
اکل و شرب کے قوت عبادت و طاقت فکر و ذکر کی غیر ممکن و عبادت کے لیے طہارت ظاہری بھی ضرور
اور وہ بدون موجودگی پانی کے نہین ہو سکتی و فصل بعید ایسے اشیاء سے موجب حرج اوقات
ہوتا ہے و اگر باوجود تجرد کے ہدایت خلق کی کہ نتیج حسنات و بہترین عبادات سے بھی منظور ہو تو ایسے
موقع پر بود و باش اختیار کرے کہ حاجتمند ذیجا گذر بھی ہو سکے و اوقات معینہ پر اون سے
مصاحبت و اون کی تعلیم ہوا کرے مگر اس قدر عموماً موانست اختیار نکرے کہ اشغال حق پرستی مین
خلل انداز ہو اور مردم دنیادار کو شہر نامدار و مسافر گذار مین استقامت اختیار کرنا چاہیے
کہ اپنے حاجت مین سواکین و مسافرین سے کامیاب ہوتا رہے و اپنے حاجتمند و نیکی کا برابر کیا
کرتا رہے تاکہ خوبی آخرت و ناموری دنیا کی حاصل ہو اور چونکہ تغیر مزاج انسان کا اکثر ہوا سے حادث ہوتا ہے
لہذا اگر ان مراتب پر نظر رہے تو مناسب ہے کہ شہر نہایت بلند زمین کی ہوا سرد و نہایت نشیب
زمین کی گرم ہوتی ہے و قرب پہاڑ کا موجب گرمی ہوا کا و بعد موجب سردی ہوا کا ہے و
جس جانب کو پہاڑ بلند متصل ہوتا ہے اوس طرف کی ہوا شہر مین کمتر پہونچتی ہے بلکہ بالا بالا
جاتی ہے و دریا جانب اوتر شہر کا موجب ترطیب و تبرید ہوا کا ہے و جانب جنوب کا
مرطب و مسخن ہوا و جانب پورب کا محض مرطب و جانب پچھم کا محض مغلظ ہوتا ہے و مکان
استقامت کا مستحکم و وسیع و ہوادار و خس و خاشاک سے پاک چاہیے کہ آنے جانے والوں کی
نظر مین ذلیل و خوار نہو و اون کی راحت و فرحت کا موجب ہو و محل سرا یعنے مکان سکونت
مستورات و خادمات کے نشستگاہ سے علیحدہ ہو کہ وہان کی آواز بدون زیادہ بلند
ہونے کی نہ پہونچے و کیفیت خانہ داری سے ہر شخص کو واقفیت نہو جایا کرے و مکان دواب
و طیور کی اس قدر فاصلہ سے ہون کہ عفونت و گندیدگی کا اثر نشست گاہ تک نہ پہونچے
و سکونت خادم کی علحدہ اس فاصلہ سے ہو کہ آواز طلب کی اون تلک پہونچے تاکہ ہر وقت
طلب کے حاضر ہو سکیں و بلا ضرورت حاضر باشی کی تکلیف نہ اوٹھاوین و ہر وقت کی

حاضری سے گستاخ و بے باک نہو جاوین و مکانات مختلط ہونے سے انواع تکلیف وحید احدا ہونے مین ہرگونہ راحت و آرام ہوتا ہے و ہر مکان مقید چاہیے کہ کوئی شخص بلا اطلاع آمد رفت نکرسکے کہ اس سے اپنے معمولی کامون مین ہرج ہوا کرتا ہے و بلندی دیوارون کی ایسی چاہیے کہ ضرور ہوا کا نہ روکے و سارق و بدمعاش بہی نہ آسکین و دروازے مکانو نمین اس قدر ضرور ہین کہ آمد ہواے مناسب کے لیے کہولنا و انسداد ہواے ناپسند کے لیے بند کرنا ہوسکے و کل مکانات مناسب ہے کہ اشیاے منکرہ مثل نیستان و سبزوزقوم سے و آبہاے بستہ سے جس مین درختون کی پتیان سڑتی ہون و جہانکہ ولہسن و پیاز و گندنا وغیرہ جس سے ہوا ناقص ہوجاتی ہے مکانات مین بو نہ پنہچا یا کرے

تہذیب نسیم حسن معادین

معاد امور دینی کو کہتے ہین و مردمان عاقل امور دینی کو امور دنیاوی پر مقدم جانتے ہین اس وجہ سے کہ دین پائدار و باثبات ہے و دنیا بے قرار و پرآفات مگر اکثر امور دینی و دنیاوی باہم مخلوط و مختلط ہین مثلاً طہارت کہ اگرچہ امور دینی سے ہے مگر فوائد دنیاوی سے بہی خالی نہین ہے الاسقدم الامور دینی دو ہین ایک طہارت دوم عبادت طہارت دو قسم کی ہے ایک ظاہری دوسری باطنی ظاہری یہہ ہے کہ تمام بدن اور کپڑون کو موافق احکام مذہبی کے نجاست سے علیحدہ رکہنا و اگر عارض ہوجاوسے تو آب طاہر سے مطابق مسئلہ مذہبی کے ظاہر کرڈالنا و مقام نجس و ناپاک مین نشست و برخاست و قیام نرکہنا باطنی یہہ ہے کہ اپنے دلکو شرک و نفاق و حسد و بغض و کبر و نخوت و ارادہ افعال ذمیمہ سے صاف رکہنا شرک خالق کے اقتدار و اوصاف مین دوسرے کو شریک جاننا نفاق زبان سے قدرت و قوت خالق کا بیان کرنا و دل سے اوسکو سچ نہ جاننا خواہ لوگون سے ظاہری محبت و موافقت اور دل سے عداوت و مخالفت رکہنا حسد دوسرے شخص کی نعمت حاصلہ کا زوال چاہنا بغض کسی آدمی کے ساتھ عداوت دل مین مخفی رکہنا کبر اپنے تئین سب سے بہتر و اعلی تصور کرنا نخوت دوسرون کو اپنے سے حقیر و کمتر جاننا ایسی ایسی بری باتین بہت ہین جنکی صراحت کتب مذہبی مین موجود ہین اس مختصر مین گنجایش کہان اوس سے اپنے تئین بچانا دل کی طہارت ہے **عبادت** یعنے اپنے خالق کی بندگی کرنا اب جاننا چاہیے کہ وہ پیدا کرنے والا کسی بندیکی بندگی کا محتاج نہین ہے

اور یا اوسکو کسی کی بندگی کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہوسکتا مگر بندہ کی تمام خوبیان وبھلائیان
بندگی کرنے مین ہین و عبادت بھی دو قسم کی ہین ایک یہہ کہ معبود حقیقی کے اور دوسرے بندہ کی کے
کرنے کا حکم بندون کو بذریعہ خاص مخصوص کے پہونچایا ہے اوسکے نکرنے سے آدمی اپنے خالق
حضرت داوسکا نافرمان و سخت قصوروار و لائق سزا کے قرار پاتا ہے اور یہہ نہایت بری بات
ہے کہ آدمی اپنے ایسے مالک کے بجا آوری احکام مین قصور کرے جسکو ہرطرح کی سزا
سخت دینے کی قدرت کامل ہے دوسرے یہہ کہ آفریدگار رضا کے مخصوص بندون نے اوسکی مرضی
و خوشی کی باتین بندون کو سنایا و بتلایا ہے اور وہ باتین ایک زبان سے دوسری زبان پر
خواہ لکھی پڑھی چلی آتی ہین اوسکے نکرنے سے آدمی قصوروار نہین ہوتا مگر کرنے سے بہت بھلائی
و بہتری پاتا ہے کیونکہ مالک کے راضی رکھنے مین اور اوسکی خوشنودی کے کام کرنے مین تابعداری
نہایت بہتری ہے اور ایسی عبادت کی کوئی تعداد نہین ہے جہان تک زیادہ ہوسکے زیادہ فائدہ ہے
مگر کوئی عبادت بدون خلوص نیت و توجہ دلی کے پوری نہین ہوتی خواہ وہ زبان سے پڑھنے کی
ہو خواہ ہاتھ یا پانون سے کرنی کی خواہ نقد یا جنس دینے کی پس ہر آدمی کو لازم ہے
کہ جب رات کے خواب سے بوقت صبح بیدار ہووے بول و براز سے فراغت کرکے طہارت ضروری
کرکے و بدل متوجہ ہوکر عبادت حکمی اپنے مذہب کے موافق ادا کرے اور اوسی پر مطمئن نہو کر
کچھ عبادت دوسری قسم کی بھی کرکے اپنے متعلق کامون مین مصروف ہووے پھر شبانہ روز مین
جس قدر عبادات حکمی از روی مذہب کے مقرر ہون باوقات معین کرتا رہے جیسا دیکھا
جاتا ہے کہ اگر نوکر اپنے آقا کے حکم کے موافق مقرری کام کرتا رہتا ہے تو نوکری پاتا جاتا ہے و اگر
اور کام بھی اوسکے پسند و خواہش کے موافق زیادہ کرتا ہے تو روز بروز ترقی مرتبہ
و عزت کی پاتا جاتا ہے و ہر طرح کی خوبیان حاصل کرتا رہتا ہے

تہذیب و بہم تدابیر معاش مین

واضح ہے کہ جنہون نے ترک دنیاداری اختیار کیا و خواہش لذات نفسانی سے کنارہ کش ہوے
و اپنی طبیعت کو اپنے اختیار مین رکہتے ہین بالیقین اس فکر و تردد سے مبرا و بے پروا ہین مگر اور اہل
دنیا کو تدبیر بہم رسانی مصارف لابدی اپنے و متعلقین و متوسلین اپنے کی ہر وقت دامنگیر رہتی ہے

اون مین سے ایک وہ ہین جنکی عقل ناقص و انتظام اونکا خراب ہے اگلی پچھلی معاش کھو دیتے ہین و اپنے وارثون کو بھی پریشانی مین ڈال جاتے ہین وے لوگ وہ ہین کہ اندازہ اپنی آمدنی کا خیال مین نہین رکھتے اور خوش پوشی و خوش خوراکی پر کاربند رہتے ہین قرض دام سے ہمچشمون مین صورت امتیاز و افتخار کی بنائے پھرتے ہین فسق و فجور مین اپنا مال برباد کیا کرتے ہین دوسرے وہ ہین جنکی عقل و تدبیر اوسط ہوتی ہے جس قدر اپنی آمدنی دریافت کرتے ہین اوسی کے موافق خرچ رکھتے ہین چاہے عسرت ہو چاہے عشرت قرض کو دشمن جانتے ہین اپنی تکلیف کو راحت سمجھتے ہین مواخذہ دین داری اپنے ساتھ نہین لے جاتے ورثا کو بھی سرمایہ طمانیت یا وسوسہ مصیبت نہین چھوڑ جاتی ورثا اپنی فکر آپ کر لیتے ہین تیسرے وہ ہین جنکو عقل کامل نصیب ہوئی و فکر معقول نے رہبری کی انتظام تمامی امور لاحقہ و متعلقہ اپنے کا درست رکھا اونہون نے اپنی عمر بہ آسایش و آرام گذرانی و اہل عیال کو خوشحال و فارغ البال دیکھہ کر شادکام رہے و تقاضائے دانی سے کبھی ستا و ملول نہوئے و داد و دہش طریقہ جائزہ مذہبی و اجرائے خیرات جاریات سے توشہ آخرت لے گئے و ذخیرہ مناسبہ پس ماندون کے واسطے چھوڑ گئے زندگی و مردگی دو نون مین اچھے رہے الحاصل طریقہ حصول معاش کے بے شمار ہین صراحت انواع و اقسام اون کی دشوار ہے فی الجملہ بعض طریق از بس خراب موجب مذلت دنیا و آخرت کے ہین مثل چوری و رہبرنی و خیانت و دغابازی و حصول مال دیگر بطور ناجائز و قماربازی وغیرہ کی و بعض طریق کو بسبب قلت منفعت و کراہیت واقعیت کے اشخاص شریف الطبع و عالی ہمت نے قطعاً متروک کیا و مردمان دنی الطبع و پست ہمت نے ایسا از رویا اختیار کیا کہ قومیت ہوگئی مثل چرم دوزی و بوریا و خاکروبی و پارچہ شوئی و حجامی وغیرہ کے و بعض طریق کو ارباب خرد و عالی ہمم نے محمود و مطبوع کیا ہے مثل زمینداری و کھیتی و تجارت و نوکری کے پس انسان کو لازم ہے جس طریق سے بدنامی و رسوائی نہوئے اوسکو اختیار کرے و خوبی کے ساتھہ اوسکا سرانجام کرے و اوسکے محاصل سے بطرز اوسط گذارہ اوقات و معیشت رکھے کہ اہل زمانہ کے نزدیک باوقار و ذی اعتبار رہے فضول خرچی یا خست کے ساتھہ منسوب نہو

تہذیب یازدہم بیان ماکول و مشروب مین

جو چیزین کہ کہانا و پینا اونکا ازروے اپنے مذہب کے حرام یا ممنوع یا مکروہ ہووے اون کو مطلقا
کہانا پینا نہین چاہیے اگرچہ اون مین منفعت کثیر یا مزہ لطف ہووے یا کوئی تجربہ کار بتلاوے
کیونکہ لذت آنی و نفع فانی کے واسطے نقصان مذہبی جسکے نتائج ہمیشہ متعلق ہونگے اختیار کرنا
عقل سلیم کے خلاف ہے باقی غذا و اشربہ سے جو اپنے طبیعت کے موافق کرے یا کوئی
ذی علم یا تجربہ کار ہدایت کرے اوسکو بلا وسواس کہانا پینا چاہیے اور طبیعت کو غذا کے ساتھ
ایسا تعلق ہے کہ اغذیہ مرغوب و خوش گوار زیادہ ہضم ہوتی ہین اور اور اون سے کمتر مضرت
ہوتی ہے اور کہانا ایسے مقام پر کہانا چاہیے کہ نظر بیگانہ کی کمتر پڑے تاکہ شخص بیگانہ اپنی
حیثیت خورش سے واقف نہو اور اس طرز پر نشست و یہہ تصور چاہیے کہ مالک ہمارا ہمکو کہلاتا
اوسکے روبرو ہو ادبی نہونی پاوے اور اطبا نے بہتر غذا اچہے گیہون کی روٹی و گوشت بکرا
ایک سالہ کا لکہا ہے مگر اس امر مین چند باتون پر لحاظ رکہنا ضرور ہے ایک جسکو بعد غذا کے
گرمی معلوم ہوتی ہو اوسکو غذا بدفعات تہوڑی تہوڑی کہانی چاہیے دوسرے جب تک کہ غذا
اول کا ہضم تمام نہو جاے دوسری غذا نہین کہانا چاہیے اسواسطے کہ جب خلاصہ اغذیہ پختہ و نیم پختہ کا
جزو بدن ہوتا ہے اوس سے امراض پیدا ہوتے ہین اور کبہی علاوہ اس نقصان کے سوہضمی بہی
نمایان ہوتی ہے جیسا کہ ایک دیگچی مین دال نیم پخت ہوگئی ہوئی اوسمین اور دال ڈال دیجاوے
تو کیسی خراب پکتی ہے نہ صورت اچہی ہوتی ہے نہ مزہ اچہا ہوتا ہے تیسرے بحالت کم ہونے
یا نہونے اشتہا کے کوئی غذا نکہانا چاہیے اسواسطے کہ بسبب کم رغبت کے معدہ اوسکے ہضم مین
قوت نہین کرتا و خلاصہ خام رگون مین پہونچکر موجب امراض کا ہوتا ہے چوتہے شدت اشتہا مین
کوئی غذا ضرور کہالینا چاہیے کیونکہ ایسی حالت مین اگر غذا معدہ مین نہین پہونچتی تو اشتہا ساقط
ہوجاتی ہے اور رطوبت فضلی موجودہ معدہ منہضم ہوکر عروق مین پہونچتی ہے و باعث
حدوث امراض کی ہوتی ہے پانچوین اغذیہ ثقیل و دیر ہضم کو ساتہہ اغذیہ سبک و زود ہضم کے
نہ کہانا چاہیے کیونکہ دونون برابر نہین ہضم ہوسکتی ہین لاجرم خلاصہ پختہ و ناپختہ رگون سے
جسم مین پہونچکر مولد امراض ہوتا ہے جیسا کہ اگر دال ارہر اور چانول ایک ساتہہ دیگچی مین

ڈال دیے جاوین تو کہچڑی کیسی ناقص و خراب و بدمزہ پکتی ہے ۶ چہٹے غذاے حار بالفعل کہانے
کی عادت کرنے سے معدہ کو مضرت پہونچتی ہے و اس مضرت سے ضعف معدہ بہی
عارض ہو جاتا ہے ۷ ساتوین ایام زمستان مین اغذیہ گرم تر خواہ گرم خشک و موسم گرما مین
اغذیہ سرد و تر خواہ سرد خشک استعمال کرنا چاہیے ۸ آٹھوین صفراوی مزاجون کو اغذیہ سرد و تر
و دموی مزاجون کو اغذیہ سرد خشک و بلغمی مزاجون کو اغذیہ گرم خشک و سوداوی مزاجون کو
اغذیہ گرم تر استعمال مین رکہنا چاہیے اور جسم انسان مین چارون خلطین ہر دم موجود ہوتی ہین
ممکن نہین ہے کہ کوئی خلط کسی وقت کلیۃً بدن انسان سے معدوم ہو مگر اس مقام پر جو نسبت
مزاج کی کسی ایک خلط کے ساتھہ کی گئی وہ بلحاظ غلبہ خلط کے منسوب کیا گیا ہے ۹ نوین اگرچہ اشیاء
ترش کہانے سے خواہش غذا کی پیدا ہوتی ہے مگر بہ کثرت یا دواما کہانا اوسکا موجب ضعف معدہ
و دیگر اعصاب کا ہے و اصلاح اوسکی اشیاء شیرین و چرب سے ہوتی ہے ۱۰ دسوین مداومت کرنا
غذاے پہیکی و بے مزہ کا موجب کسالت بدن و سقوط اشتہا کا ہے و مصلح اوسکی اشیاء تلخ و حریف ہین
۱۱ گیارہوین اغذیہ زیادہ چرب و شیرین مبطل اشتہا و مسخن بدن ہین و مصلح اون کی اشیاء ترش ہین یا
۱۲ بارہوین مداومت زیادہ نمکین کی موجب لاغری و یبوست بدن و مضر بصارت ہے و مصلح اوسکے
اشیاء تند یا شیرین یا چرب ہین ۱۳ تیرہوین دودہ کو ترشی کے ساتھہ و مچہلی کو دودہ کے ساتھہ و خشکہ کو
سرکہ کے ساتھہ اور دودہ کو شراب کے ساتھہ اور تخم مرغ کو دہی و مہی کے ساتھہ
کہانا ممنوع ہے اس لیئے کہ ان اجتماع سے امراض شدید اکثر پیدا ہوتے ہین ۱۴ چودہوین اگر عارضہ
بدہضمی حادث ہووے یا گرانی معدہ کی معلوم ہووے تو جاننا چاہیے کہ یہہ دونو حالت دو طرح سے
اکثر پیدا ہوتی ہین ایک یہہ کہ غذاے معمولی یعنے جیسا دستور ہے کہ چند قسم کا کہانا یک جلسہ
شبانہ روز مین ایک وقت یا دو وقت کہایا جاتا ہے اوسکو معمول سے زیادہ کہانے سے یا بدون
خلوی معدہ و اشتہاے صادق کے کہانے سے پیدا ہوتی ہی اونکا اندفاع اس طور سے کرنا چاہیے
کہ ایک وقت یا دو وقت غذا نہ کہانا چاہیے و ان اجزاء مفصلہ ذیل سے جو بہم پہونچین دو تین
چیز پانی مین بقدر سے شکر یا نمک ملا کر سرد یا گرم جیسا مناسب ہو چہان کر پینا چاہیے و اگر قی
یا اسہال آوین تو اون کو روکنا نہین چاہیے اونکی مدد مقیات یا مسہلات سے کرنا چاہیے

ترشحات فاسد بالکل خارج ہو جاوے و اوزان اجزا کی مقدار مناسب مزاج متوسط و حالت
اوسط کے لکھے جاتے ہین کم و بیش کرنا برعایت حالات کے ضرور ہے علاج برگ پودینہ تازہ
چھہ ماشہ یا خشک تین ماشہ بادیان چار ماشہ انیسون تین ماشہ پیپرامور یک نیم ماشہ سداب تر
تین ماشہ یا خشک ایک ماشہ مرچ سیاہ ایک ماشہ پیپل ایک ماشہ زنجبیل سپیدہ دو ماشہ ادرک چھہ ماشہ نارجیل
دریائی ایک ماشہ دار چینی ایک ماشہ چوب حیات یک نیم ماشہ عاد ہیر ہی یا لادی ایک ماشہ ایضاً گلقند
آفتابی تین تولہ بادیان پانچ ماشہ تھوڑے پانی مین جوش کرکے مل کر چھان کر صاف کرکے نیم گرم پینا ایضاً
آلو بخارا دس دانہ تمر ہندی تین تولہ زلال نکال کر باضافہ شکر سفید دو تولہ کے پینا ایضاً سکنجبین دو تولہ
عرق بادیان چھہ تولہ مین ملا کر کے پینا ایضاً عرق گلاب بدفعات پینا دوسرے یہ کہ کبھی یہ دونو
حالت کسی ایک چیز کے زیادہ کھا جانے سے بھی عارض ہوتی ہین تو وہ اکثر ایک ہی چیز کے کھانے سے
دفع ہو جاتی ہین اس تفصیل سے آنب کی سفوف زنجبیل سے کٹہل کے کوئے کی کیلے کی پھلی سے گری
ناریل و گری ناریل کی آب شستہ برنج شالی سے خرما و کھجور و مہوہ کی پھولون کی مرچ سیاہ سے کیتھا
و بیل کی نمک سیاہ سے بیل پختہ بڑہل و باکر و گولر کی آب شورہ یا آب سرد سے یا عرق لیمون کاغذی سے
سنگھاڑا و کسیرو و جامن کی قند سیاہ سے عرق جملہ بنت کی ادرک یا زنجبیل سے جملہ گوشتون کی
قند سیاہ یا سرکہ یا کچری یا دھان کی بھوسی کی خیسانده سے جملہ ساگ و ترکاری کی سرسون کے
تیل یا مرچ سیاہ سے جوار کاکن و کودون و سانوان و لپسی و ساٹھی و موٹھہ کی دہی کے پانی
یا مہی سے لوبیا و ماش کی قند سیاہ سے ارہر و مسور کی سرکہ سے دودہ کی قند سیاہ یا جوشاندہ
پودینہ و لونگ سے دہی کی زیرہ سیاہ یا رائی سے پوری و کچوری و پراٹہ و گلگلہ سلسلہ سموسہ
و پھلوری و بڑا و مگورا کی پیپرامور یا پیپر یا لونگ پانی مین پیسکر شیر گرم پینے سے بیدار ہوتی ہین جو چیزین
کہ کثرت سے بطور غذا کے کھائی جاتی ہین یا بطور تفکہ یا توابل کے مستعمل ہوتی ہین اون کی کیفیتون
سے واقف رہنا مناسب و ضرور ہے تاکہ اشیاء نافع کو استعمال و مضر کو متروک رکھے
مگر اون کی کیفیتون مین اعتبار درجات کا چندان ضرور نہین ہوتا لہذا مختصر بخوف تشریح مدارج کے
کیفیات لکھی جاتی ہے اور اگر کسی دوسری تحریر سے کوئی کیفیت یا کیفیات مختلف پائی جاوین تو سبب
اوسکا یہی ہے کہ اس امر مین اقوال اساتذہ کے مختلف ہین لاجرم کسی قول کے مطابق لکھنا چاہیے

اجزاے حار رطب یعنے گرم تر

گیہون ہر قسم کا نخود ہر قسم کا کنجد ہر قسم کا سواے سفید کے تیس کا پہل وتخم اوسکا مغز پستہ بادام مغز تخم کدو سلسون ہر قسم کی انبہ پختہ و شیرین کٹہل پختہ کہجور پختہ کہرنی پختہ توت شیرین کیلا پختہ ہر قسم کا تاڑ کا پہل پختہ ریتہ خربزہ پختہ برگد کا پہل پختہ پیپل کا پہل پختہ مہوہ کا پہل پختہ یا پیول ترہون یا خشک خربزہ شیرین پختہ انگور پختہ ہر قسم کے انجیر پختہ خرما پختہ مویز ہر قسم کا مغز تخم اخروٹ مغز تخم بادام شیرین مغز تخم فندق گری ناریل کی مغز تخم چیر وچنجی عرق ہر قسم نیشکر وپونڈا کا شیرینی خالص عرق نیشکر کی بیج شلجم وبرگ اوسکے بیج چقندر بیخ وبرگ مولی کے گوشت بکرا بکری ودنبہ بہیڑا بہیڑی ودنبہ ونیل گاؤ وخرگوش ومرغابی وسارس ومرغ ومرغی وہنس وچکوا چکوی وکپہوا کا وچڑیا سب جانورون کی وشیر جاموش کا وگہی ومکہن وبالائی سب دودہون کی

اجزاے حار یابس یعنے گرم خشک

شربت قسم کے مسور لوبیا موٹہہ یہ چار وتفاخ بہی ہین ارہر سب قسم کی چیتوان سانوان ربیع کا کاکن کودون مینڈوا باجرا مولسری کا پہل پختہ بیل کا پہل مغز تخم پستہ مغز تخم چلغوزا تخم بنفشہ ہر قسم کا زمین قند بیج آلو یا بجان ہر قسم کا سہجن کی پہل ترکاری کچری کریلا کلونڈا بن کریلے کہکسا کے ساگ میتہی وسووا وکرنیا وچولائی ہر قسم کی ولونیا ولال ساگ وگندنا وپودینہ وپیاز ولہسن ہلدی ولال مرچ ہر قسم زیرہ سفید وسیاہ ودار چینی لونگ مرچ سیاہ والائچی چہوٹی وبڑی پان ہر قسم کے تمباکو سب قسم کی وچلغوزی ولی وتمک ہر قسم کا گوشت آہو گوشت گاؤ وجاموش وبارہ سنگہا وچیتل وتیتر وبٹیر ولوا وکبوتر اہلی وصحرائی وبجشنک خانگی وصحرائی وبط اہلی وصحرائی اقسام خرد وکلان وفاختہ ہر قسم کا ومینا ومینی وقمری وکہنڈریچہ وطوطا ہر قسم کا وکلنگ ولک لک وکوکلا وطاؤس ومہوک ودہنس وغوغائی ونیل کنٹہہ ہدہد وا ژاسپ وسرخاب

اجزاے بارد رطب یعنے سرد تر

جو سب قسم کا جوار سب قسم کی ماش ہر قسم کے السی تخم خشخاش کنجد سفید انبہ ترش کٹہل خام بڑہل پختہ وخام گوندی کا پہل پختہ گولر کا پہل پختہ وخام کمرکہ شریفہ امرود ہر قسم کا کیولا سنترا نارنگی چکوترا آب لیمون کاغذی کیلا کی پہلی خام مہوہ کے پہل خام سیب شیرین وپختہ بہی شیرین

بیخ اتو بہا را ہینا الہ تت ترش مرتبا دیودی ا سو را بختہ سو بنہ بی کشہ رد و ترانی ہر قسم کی تیتنا گری مد
لانیا کدو کڑوا شیرین کمر فنا سف یکہ سیر انگور کی خا ہر قسم کا ترنج بختہ و خام جو شیدہ ہر قسم بیج شد الکی زبانگو تر
سپاڑ پالک دیری و تیود و خرفہ و شیر گاو و شیر بز و شیر گو سفند و شیر شتر و دہی و چھا

اجزاے بارد و یابس یعنے سرد خشک

بیخ شالی ہر قسم کا باقلا سا تو ان خرلف کا انار دانہ بیخ کسیرو سنگھاڑا و بیخ نیلوفر تار کیل کی کری
جامن ہر قسم کی کستہا بختہ و خام کرونداکاآب جامن فالسہ تمر ہندی آب انار ترش ازوی ہر قسم کی
انگشت سکر کے پہول کچنار کی کلی و پہول اپلی کے پہول اور ساگ چوکا انجیر خام گوشت ہر قسم کے مچھلی کلان

یا خورد جو غذا کہایا جاتا ہے

اجزاے قریب اعتدال

غلہ مونگ سا بو دانہ آب انار شیرین بختہ ناشپاتی خربانی شکر قند سوجھی گاجر کرم کلا پلوک پپیہ
واضح ہو کہ ما بین غذا کے تہوڑا پانی پینا چاہیے جس سے غذا ڈہلے و معدہ مین منتشر ہو جاوے
اور معدہ او سپر بجمیع اجزا انبساط ہو کر اپنا کام شروع کرے اور بعد تمام غذا کے ایک ساعت بعد
پانی پینا چاہیے جب کہ حرارت معدہ کی اوسمین اثر کر چکے اس طریق سے غذا جلد ہضم ہوتی ہے
اور حتی الامکان پانی بکثرت نہ پینا چاہیے کہ اولاً ہضم غذا مین باعث توقف کا ہوتا ہے
ثانیاً رطوبت زائد جسم مین پیدا ہوتی ہے اور آب بستہ سے آب روان بہتر ہے جو زیادہ سبک
باریک یا لکنکر پر جاری ہوا اور خوش مزہ ہو اور اوس مین کسی چیز کے سڑنے یا گلنے کا اثر
نہ پایا جاوے اور آب شیرین بہتر ہے دوسرون سے واگرچہ آب شور کمتر پینا مین ہضم سے ہے
مگر بکثرت پینا مرخی معدہ و مضعف ہضم و موجب سستی اعصاب و لاغری بدن کا ہے
اور پانی پینا نہار منہ مضر ہے مگر جب کہ غذا شبینہ ہضم نہوئی ہو اور سو کر جاگنے کے
بعد اور نہانے کے بعد اور قبل دفع ہونے گرمی ریاضت کے اور بعد حمام اور بعد مباشرت
کے اور بعد کہانے میوہ ہاے مرطوب مثل کیولا و سنترہ و خربزہ
وغیرہ کے ممنوع و مضر ہے مگر میوہ ہاے حار رطب مثل خرما
وانبہ وغیرہ کے بعد جائز و مفید ہے

تہذیب دوازدہم اصلاح جسم مین

واضح ہو کہ جب غذا معدہ مین جاتی ہے تو ہضم ہوکر خلاصہ اوسکا جگر مین پہونچکر پکتا ہے اور اوسکا خلاصہ رگونسے تمام بدن مین پہونچکر خلاصہ اوسکا جزو بدن ہوتا ہے و فضلہ ہضم اول معدہ سے امعا مین گذر کر براہ سبیل و فضلۂ ہضم دوم جگر سے براہ گردہ مثانہ مین پہونچکر براہ احلیل دفع ہوتا ہے و فضلۂ ہضم سوم براہ مسام تمام بدن کے بطور عرق و میل و چرک کے خارج ہوتا ہے و نیز موی و ناخن بھی اقسام فضلہ ہضم سوم مین معدود ہین اگر کسی سبب سے فضلہ غذا کے زمانہ معینہ سے زیادہ بدن مین قیام پاتا ہے تو موجب برہمی حالات بدن و تولید امراض کا ہوتا ہے لہذا ہر انسان کو لازم ہے کہ اوقات معین اپنے پر بول و غائط کو دفع کیا کرے و ظاہر جسم کو چرک و عرق سے ساتھ شست و شو و غسل کے صاف رکھے و موی زائد از مقدار و ناخن مردہ کو ایام مناسب پر دفع کرتا رہے کہ اس سے بدن کو آرام و راحت رہتی ہے اور ہوش و حواس کو قوت پہونچا کرتی ہے و احتباس غائط ہوگا موجب گرانی سر بلکہ تمام جسم کا و زیادہ انسداد باعث بیضیق و قولنج و دیگر امراض شدیدہ کا ہوتا ہے و امساک بول سے درد سر و سنگ مثانہ پیدا ہوتا ہے اور کثافت ظاہر جسم سے تکدر حواس و گرانی طبیعت کی رہتی ہے اور اگر باوصف اندفاع فضلات غذائی کے غلبہ کسی خلط یا اخلاط سے کسل و گرانی جسم و دیگر تغیر حالات بدن کا دریافت ہو خواہ کسی قسم کی تپ پیدا ہو جاوے تو امورات ذیل پر کاربند ہونا چاہیے ایک خیال کرنا چاہیے کہ علامات غلبہ ایک خلط کے موجود ہین یا کئی خلط کے اگر غلبہ ایک خلط کا ہے تو اوسی کے مناسب اجزا استعمال کرنا چاہیے ورنہ ادویہ ہر خلط متغیرہ کے مقابل مرکب کرکے مستعمل کیے جاوین دوسرے اگر علامات غلبہ کے قلیل ہون تو غلبہ ضعیف جاننا چاہیے صرف معدلات کا استعمال کافی ہے اور اگر غلبہ کی علامتین زیادہ موجود ہون تو دلیل غلبہ قوی کی ہے با انضاج و اسہال کے اوس خلط کو یا خلطون کو دفع کرنا چاہیے تیسرے ضرور نہین ہے کہ سب دوائین بیک دفعہ مستعمل ہو جائین بلکہ مناسب ہے کہ چند اجزا مناسب جو بآسانی بہم پہونچین استعمال کیے جاوین جب دو چار روز کے استعمال مین اونسے فائدہ ظاہر ہو تب دوسری اجزا مناسب استعمال کیے جاوین چوتھے استعمال معدلات خون و صفرا کا بطور شیرہ خواہ خیساندہ و معدلات بلغم و سودا کا بطور شیرہ مگر نیم گرم خواہ جوشاندہ کے کرنا چاہیے

پانچوین اگر استعمال مسہل کی ضرورت ہو تو تین روز یا پانچ سات روز تک منضج پینا چاہیے اور استعمال منضج کا بطور جوشاندہ کے اولے و انسب ہے و بحالت اشد ضرورت مثل عارضہ قولنج وغیرہ کے بلا استعمال منضج کے استعمال مسہل کا کرنا چاہیے اور استعمال اجزاے مسہلہ کا بطور جوشاندہ یا سفوف یا حبوب کے جیسا طبیعت گوارا کرے کرنا چاہیے چھٹی جو اوزان ادویہ کے لکھے جاتے ہیں وہ اشخاص متوسط و حالات اوسط کے مناسب ہیں بنظر حالات کم و بیش کرنا ضرور ہے ساتوین اخراج خون کا بعد استعمال معدلات کے و بضرورت بلا استعمال اوسکے فصد سے کھینچنا چاہیے امراض سر و گردن کو قیفال یعنے سرارو کی و امراض تنورہ بدن واحشا کو باسلیق کی اور تمام جسم کے لیے ہفت اندام کی فصد مناسب ہے

علامات غلبہ اخلاط اربعہ

علامات غلبہ خون کی حرارت ملمس اور گرانی تمام بدن خواہ بعض اعضا کی اور کثرت انگڑائی و جمائی اور سرخی آنکھہ اور نیند کی اور کند ہونا حواس کا اور سستی حرکات کی اور شیرینی دہن اور سرخی بدن و زبان کی اور کثرت سرخی بول کی اور موجودگی رسوب زردی کی اوسمین اور حرکت نبض مین سرعت اور تواتر اور حدت ساتہہ گرانی کے اور کاہلی طبیعت مین اور زیادہ ہنسنا اور مسکرانا اور نکلنا پھوڑے پھنسی کا بدن پر اور نکلنا خون کا مسوڑہون سے اور نکسیر پھوٹنی ....

علامات غلبہ صفرا

گرمی ملمس کی اور زردی بدن اور آنکھہ اور زبان کی اور تلخی اور خشکی دہن اور سوزش ناک کی اور ہوا گرم نکلنا نتھنون سے اور کثرت تشنگی کی اور قلت اشتہاے طعام کی اور متلی کا ہونا اور قے تلخ نکلنا اور سوزش اور زردی بول کی اور بیداری اور بدخوابی اور سوزش اور خارش بدن کی اور راحت و رغبت اشیاے سرد و ترش سے اور تیزی اور تواتر کا ہونا ساتہہ سبکی کے حرکت نبض مین اور سوزش نبض کے مقام مین

علامات غلبہ بلغم

نرمی اور سفیدی اور سردی ظاہر بدن کی اور انتفاخ او تہبیج اور سفیدی آنکھہ اور زبان کی اور گرانی اعضا کی اور کثرت خواب کی اور ضعف ہضم اور ڈکار ترش اور کندی حواس کی اور رطوبت بلے سوزش ناک سے نکلنا اور کثرت لعاب دہن کی اور بول کا سفید اور زیادہ ہونا اور زبد اور رسوب کا ہونا اوسمین

اور حرکت نبض کی سست اور موٹی ہونا اور نرم ہونا مقام نبض کا

علامات غلبۂ سودا

لاغری اور سیاہی بدن کی اور سیاہی اور غلظت خون کی اور زیادتی فکر کی اور بدخوابی اور بیداری اور سیاہی یا کمودت زبان کی اور خشکی دہن کی بلا تشنگی کے اور مائل بہ تیرگی اور کم ہونا بول کا اور رقیق ہونا اول میں اور غلیظ ہونا آخر میں بعد نضج کے اور اشتہا کاذب ہونا اور سست اور قصیر ہونا حرکت نبض کا

اجزائے معدلات اخلاط اربعہ

معدلات خون تخم کاسنی چھ ماشہ۔ تخم کاہو چھ ماشہ۔ کشنیز خشک چھ ماشہ۔ گل سرخ چار ماشہ۔ عناب دس دانہ۔ صندلین دو دو ماشہ۔ شاہترہ تین ماشہ۔ منڈی چار ماشہ۔ آب لیموں کاغذی یک عدد متوسط۔ آلو بخارا سات دانہ۔ برم ڈنڈی چار ماشہ۔ چوب شیشم چار ماشہ۔ چوب آبنوس تین ماشہ۔ نیل کنٹھی تین ماشہ۔ برگ نیب تین ماشہ۔ گل نیب تین ماشہ۔ برگ گل کچنار باوزان مذکور۔ گل نیلوفر چار ماشہ۔ گل بنفشہ چار ماشہ۔ برگ بنفشہ چھ ماشہ۔ ....

معدلات صفرا تخم خرفہ چار ماشہ۔ تخم کاسنی چھ ماشہ۔ تخم خیارین نو ماشہ۔ کشنیز پانچ ماشہ۔ صندل سفید تین ماشہ۔ تخم کاہو چار ماشہ۔ بہیدانہ دو ماشہ۔ آلو بخارا دس دانہ۔ گل نیلوفر چھ ماشہ۔ آب لیموں کاغذی یک عدد۔ برگ گاؤزبان چھ ماشہ۔

معدلات بلغم بادیان پانچ ماشہ۔ انیسون تین ماشہ۔ اصل السوس مقشر چھ ماشہ۔ مکوہ چار ماشہ۔ دارچینی دو ماشہ۔ مویز دس دانہ۔ سنبل الطیب ڈیڑھ ماشہ۔ تخم خطمی چار ماشہ۔ تخم خبازی چار ماشہ۔

معدلات سودا سپستان پندرہ دانہ۔ برگ گاؤزبان چھ ماشہ۔ تخم خربزہ نو ماشہ۔ اصل السوس چھ ماشہ۔ انجیر دو دانہ۔ مویز منقی دس دانہ۔ تخم خطمی چار ماشہ۔ تخم خبازی چار ماشہ۔ بہیدانہ دو ماشہ۔ تخم السی چھ ماشہ۔

اجزائے منضجات اخلاط ثلثہ

منضجات صفرا عناب دس دانہ۔ گل سرخ چھ ماشہ۔ گل بنفشہ چھ ماشہ۔ گل نیلوفر چھ ماشہ۔ شاہترہ چھ ماشہ۔ برگ بنفشہ چھ ماشہ۔ تخم کاسنی چھ ماشہ۔ بیخ کاسنی سات ماشہ۔ عنب الثعلب چار ماشہ۔

منضجات بلغم بید دس دانہ۔ تخم خطمی چار ماشہ۔ بادیان چار ماشہ۔ انیسون تین ماشہ۔ اصل السوس چھ ماشہ۔ بسفائج چار ماشہ۔ شکاعی تین ماشہ۔ انجیر زرد چار عدد۔ گل سرخ چھ ماشہ۔ گلقند دو تولہ۔ سکنجبین نیم تولہ۔

منضجات سوداء سپستان دس دانہ۔ عناب دس دانہ۔ برگ گاؤزبان چار ماشہ۔ بادرنجبویہ تین ماشہ۔ اسطوخودوس تین ماشہ۔ شاہترہ تین ماشہ۔ شکاعی تین ماشہ۔ بادآورد تین ماشہ۔ بادیان چار ماشہ۔ ترنجبین ۲ تولہ۔ گلقند ۲ تولہ

اجزاے مسہلات اخلاط ثلثہ

مسہلات صفرا۔ تمر ہندی چھ تولہ۔ آلو بخارا پندرہ دانہ۔ ترنجبین چار تولہ۔ شیرخشت چار تولہ۔ برگ سنا ۲ تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد چھ ماشہ۔ گل بنفشہ چھ ماشہ۔ گل سرخ نو ماشہ۔ مغز فلوس خیارشنبر چھ تولہ

مسہلات بلغم۔ شحم حنظل دو ماشہ۔ غاریقون دو ماشہ۔ تربد سفید پوست تراشیدہ وچوب اندرونی برآوردہ تین ماشہ۔ بسفائج فستقی تین ماشہ۔ حب النیل بوادہ تین ماشہ۔ سورنجان شیرین تین ماشہ۔ ریوند چینی دو ماشہ۔ زنجبیل دو ماشہ۔ مقل تین ماشہ۔ مغز تخم سپید انجیر ایک تولہ۔ اور روغن اوسکا دو تولہ اور مغز فلوس خیارشنبر سات تولہ۔ اور حب ایارج تین ماشہ *

مسہلات سودا ہلیلہ کابلی چھ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ چار ماشہ۔ حب النیل بوادہ تین ماشہ۔ برگ سنا ایک تولہ۔ افتیمون تین ماشہ۔ تخم کشوث تین ماشہ۔ اسطوخودوس تین ماشہ۔ ایارج فیقرا پانچ ماشہ۔ بسفائج چار ماشہ۔ ریوند خطائی تین ماشہ۔ لاجورد مغسول تین ماشہ *

تہذیب سیزدہم فوائد و قواعد ریاضات مین

فائدہ ریاضت ہاے عام کے بہترین فوائد یہ ہین کہ غذا بخوبی ہضم ہوتی ہے اور رطوبات زائدہ تحلیل ہو جایا کرتی ہین اور فضلات رقیق بطریق عرق کے دفع ہوا کرتے ہین اور ہر قسم کی قوت تمام بدن کی بڑھتی ہے اور جسم سبک اور چست رہتا ہے اور فربہی بے موقع و غیر مفید نہین ہوتی ہے مثلاً اور سیر کرنا

فائدہ ریاضات خاص سے قوتین اوس عضو کی ترقی کرتی ہے جس سے وہ ریاضت متعلق ہے مثلاً پنجہ کرنا یا کلائی کرنا

فائدہ ریاضت کرنی کسی قوت سے وہی قوت ترقی پاتی ہے مثلاً حفظ کرنے سے قوت حافظہ و افکار صائبہ سے قوت مفکرہ و آوازین سخت و تیز سے قوت سامعہ و کثرت گفتار سے قوت ناطقہ و اشیا باریک دیکھا کرنے سے قوت باصرہ

فائدہ سیری شکم مین ریاضت قوی کرنے سے نقصان ہوتا ہے کہ گرمی ریاضت سے غذاے خام تیز و بدن ہوکر مولد امراض ہوتی ہے و حالت گرسنگی و خلوی معدہ مین گرمی مزاج کی و کم زوری ہوتی ہے اور رطوبت موجودہ معدہ رگون مین پہونچکر موجب امراض ہوتی ہے

فائدہ کل ریاضت جو حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہین جب ضعف یا سستی یا اوس قوت کے ہوتی ہین جس سے وہ متعلق ہین

متصور ہوئے اور کثیف اور نہایت کم قیمت بھی پہنکر بخل یا کرے کہ اوکی تشریح مین کرینگے مقیشت لشراس یا وہ معیشت اپنی جائداد و تنخواہ وغیرہ کے لائق پوشاک پہنا کرے اور ہرحال مین لباس مضبوط اور سنگین اور سفت پہننا چاہیے کہ حفاظت بدن کی بخوبی کرے اور یاد رہے اوقات مین گرمی یا سردی زیادہ ہو بالضرور ایسی پوشاک چاہیے کہ ہوا کی مضرت سے بدن کو محفوظ رکھے اور دوا و ورزش اور محنت کے وقت ایسی پوشاک نہ پہنے کہ بدن کو زیادہ گرمی دیوے اور کام مین ہرج ڈالے اور جب کہ محنت کے سبب سے بدن مین گرمی آجاوے تو پوشاک کو بدن سے جلدی جدا نکرے کہ بسبب پہونچنے سردی کے مسامات بدن کے بند ہو جاتے ہین اور موجب درد اعضا و دیگر امراض کا ہوتا ہے اور اگر اتفاقاً ایسا ہو جاوے تو بدن کو گرم پانی سے مثلاً نمک ڈالکر اور غسل کرنا مفید ہے اور مجمع مجلس و محفلون مین پوشاک اونکے خلاف نہ پہنے کہ موجب انگشت نمائی و خندہ زنی کا ہوتا ہے اور زن اور شوہر کو پوشاک پسندیدہ و مطبوع یکدیگر پہننا چاہیے کہ موجب ازدیاد محبت ہوتی ہے اور مخالفت طبیعت سے محفوظ رکھتی ہے اور لباس میلا و کثیف اور متعفن کبھی نہ رکھنا چاہیے کہ موجب پراگندگی حواس اپنے کا اور کدورت طبیعت دوسرون کا ہوتا ہے اور اگر لباس رنگین بدن سے ملا ہوا پہنے تو اوس رنگ سے منفعت و مضرت بدن کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے

تہذیب پانزدہم بیان مراعات خوادم و ملازمین مین

چونکہ انسان کو جملہ کام اپنا اپنی ذات سے انجام دینا دشوار بلکہ ناممکن ہے لہذا ضرور کہ دوسرون کو اپنے کام کے لیے مقرر و مامور کرے وے لوگ دو قسم کے ہوتے ہین ایک ایسے کہ جن کی خدمتگاری محدود نہین ہے جسقدر مشقت اونسے ہو سکتی ہے اوسقدر لوگون کی خدمت اختیار کرتے ہین مثل حجام و نگار و خیاط وغیرہ کے انکا حق الخدمت اسقدر مقرر کرے کہ دلدہی تمام سے اوسکا کام کیا کرین اگر خدمتگذاری ہونے مین نقصان ظاہر ہووے تو اونکی حق الخدمت اور اجرت کے ادا مین کمی کرنا چاہیے تاکہ آئندہ کو عبرت ہووے اور اچھی طرح خدمت کرنے کا حوصلہ بڑہا وین اور ناقص طور پر کام کرنے سے کنارہ کش رہین دوسرے ایسے پیشہ ور ہین کہ زمان احد مین ایک ہی آقا کی نوکری کر سکتے ہین مثل خدمتگار و خانساماں و باورچی وغیرہ کے انکے ساتھ مراعات ایسی چاہیے کہ تنخواہ اونکی بقدر اونکے گذارہ کفاف کے مقرر کرنا مناسب ہے تاکہ اونکو ضرورتا

آقا کے مال مین غبن اور خیانت کرنے کی حاجت نہووے اور اگر اسپر بھی کرین تو قطعاً مستوجب بے رحمی
واقعی و سزا و ارموقوفی کے ہین کہ ترحم و عفو سے اونکی خو ہی بد ترقی کرنے کا اندیشہ اور آقا کو زیادہ نقصان
و مضرت پہونچنے کا خطرہ ہے اور جس کسی کا مشاہرہ برابر اوسکے خرچ واجبی کے نہ ہے اسکے اوسکو
نوکر رکھنا مناسب نہین ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے مصارف لابدی مین متفکر رہیگا کام آقا کا بخوبی
سرانجام نہ پاویگا اور جس ملازم مین خیر خواہی اور دیانت داری پائی نہ جاوے اوسکے نوکر رکھنے سے
کنارہ کش رہین گو کام اپنے تعلق کا اچھا کرتا ہووے کیونکہ اچھے کام کرنے کا سلیقہ مطابق مرضی آقا کے
تو ہر ملازم بہم پہونچاتا ہے مگر طبیعت بد دیانتی و خیانت سے کہ ظاہر اوسمین نفع دیکھتا ہے بدون آیسے
نقصان شدید کے نہین تبدیل کرتا اور ہر ملازم سے کار فرمائی بہ لینت کلام و فہمایش تمام کے
کیا کرے جسمین حقیقت اوس کام کی اوسکی فہمید مین بخوبی آجاوے اور کام حسب مرضی آقا کے سرانجام
پائے خشونت سے بول چال رکھنے مین اور ملازم کے پوچھنے پر غصہ و غضب کرنے سے وہ بخوبی حکم کو نہین
سمجھ سکتا ہے اور بالآخر کام خراب ہوتا ہے اور ملازم کو نوکری چھوڑنا پڑتا ہے اور آقا منسوب بہ بدخوئی
و ترش گوئی ہوکر بدنام ہوجاتا ہے اور نوکرون کی حق الخدمت اور تنخواہ ہمیشہ جلدی جلدی دینا چاہیے
کیونکہ وہ لوگ قلیل البضاعت ہوتے ہین اگر اونکو یافتنی اپنا بر وقت ضرورت کے نہین ملتا تو پریشان خاطر
رہتے ہین اور آقا کے کام مین جی نہین لگاتے ہین اور گاہ گاہ بالاے کفاف معمولی کے باظہار
خوشنودی اپنے پالسی اور نام سے مطابق اوسکی حیثیت کے سلوک کرنا چاہیے کہ اوسکی رفع حاجت
یا سرمایۂ قناعت و دل بستگی اطاعت کے ہوتی رہے اور علاوہ اوسکے کار پردازان معاملات
پیشہ ور کو ملبوس و مرکوب اپنے پاس سے بازدیاد عزت دیا کرے کہ یہ امر باعث مزید عزت آقا
و ترقی اعتبار ملازم کا ہوتا ہے اور ان دونون بات سے کارروائی خود آقا کی ہوتی ہے اور اونکو
کل بد افعالی خصوص متعلقہ معاملات اونکے سے منع کرتا رہے کہ اس امر مین بدنامی اور برہمی کاروبار
اور معاملات خود آقا کی ہوجاتی ہے اور بر وقت ضرورت و خواہش انکے اونکی امداد مناسبہ
کرنا چاہیے کہ دوسرے شخص سے تعلق پیدا نہووے ورنہ اگر وہ دوسرا کوئی نقصان اسکے کام مین
ڈالنا چاہیگا تو بپاس احسان دستگیری کے ہو سکیگا اور اگر کسی کام مین بہ مجبوری یا بعذر جائز غیر حاضر
رہے تو مشاہرہ اوسکا وضع نکرنا چاہیے ورنہ بہ بہانۂ علوفہ خود بہ غیر حاضری بہ ہرج ڈالنے آقا کے کامون مین اسکا ہو جایا کرے

اور اگر کسی قصور رعیت سے تقصیر ہووے اور وہ تقصیر اوسکی عمداً نہ پایا جاوے تو عفو اور درگذر اوسکی
واجبات سے ہے کیونکہ اپنے مالک سے بھی امید عفو و بخشایش کی رکھتا ہے......

تہذیب شانزدہم نگہبانی دواب و طیور مین

چونکہ انسانون کو رکھنا اور پالنا حیوانات غیر ناطق کا کسی مطلب سے مثل سواری یا باربرداری
یا زراعت یا کشتی یا تقلیب رانی یا دودھ یا گوشت و انڈا کہانے یا صرف آواز سننے یا لڑانے یا آبرو
یا صورت دیکھنے کی مطلوب یا مرغوب ہوتا ہے لاجرم کسی قسم کا جانور خواہ بیش بہا ہو یا کم قیمت
رکھنا پڑتا ہے مگر حقوق تیمارداری اونکے بسبب عدم قوت گویائی کے بلا طلب اونکے ذمہ
مالک کے ہے اور اشخاص ذی مقدور مناسب استعداد اپنے خادم و نگہبان اونکے
مقرر کرتے ہین وہ لوگ بھی اکثر اس خیال سے کہ یہہ ہماری شکایت نکر سکین گے اونکے مال مین
خیانت کرتے ہین یا اپنی محنت کم کرنے کو تیمارداری بخوبی نہین کرتے ہین اس سے
مالک کے مال مین نقصان پیدا ہوتا ہے اور اندیشہ مواخذہ یا زیر مالک حقیقی کا اوسپر
سزاوار ہوجاتا ہے پس اونکی نگرانی واقعی رکھنا مناسب ہے کہ اونکو کھانا پانی مناسب حال
اونکے وقت پر ملا کرے کبھی بھوکے پیاسے نرہنے پاوین اور اونکے جسم ہردم صاف
رکھے جاوین اور مسکن اونکے کوڑہ کرکٹ بول براز کیڑے مکوڑے سے صاف رہین اور کبھی کبھی
تبدیل ہوا کرین ہوام و حشرات سے ونسے تکلیف نپایا کرین اور مشقت مناسب لی جایا کرے
اگر مشقت زیادہ لینا ہو تو غذا بھی زیادہ دیجاوے اور غذا یا مشقت یکبارگی نہ بڑہائی جاوے
الا بتدریج اور بلا ضرورت بھی چلانے پہرانے جایا کرین کہ اونکی غذا بخوبی تحلیل ہوا کرے اور چاق
و چالاک رہین بھاری بدن اور بطئی الحرکت نہو جاوین اور کبھی کبھی ایسی چیزین کھلائی جایا کرین جس سے
اونکی بھوک اور طاقت بڑہا کرے اگر اچھے طور سے تیمارداری ہوا کرتی ہے تو اونکی حیثیت
اور قیمت روز بروز ترقی پاتی ہے اور جس کام کو رکھے جاتے ہین وہ بخوبی انجام پاتا ہے غفلت
و بے پروائی سے نقصان قیمت و ہرج کام مین نمایان ہوتا ہے دوجانوران شیردار کو ایسی غذا مین
مرطوب و چکنی دیجایا کرین کہ اونکا دودھ و مکھن بڑہتا جاوے غذائے فاسد و ناقص و سمی نپانے پاوین
کہ اوس سے فساد دودھ و مکھن مین بھی لاحق ہوجاتا ہے اور اونکو بھی چلانا پہرانا و جنگل کی ہوا اور

مختلف کہلانا موجب صلاحیت وترقی دودہ کا ہے واگر تغیر حالات معمولی وطبعی سے یا بادی النظر مین بیمار پائے جاوین تو اونکا معالجہ کرنا چاہیے او، آفریدگار عالم نے جیسا کل دواب وطیور کو بحال متناسبہ وطبایع متوافقہ پر پیدا فرمایا ہے ایساہی دوائین بھی بہت سی ایسی پیدا کی ہین جو سب دواب وطیور کو موافق آتی ہین چنانچہ بنظر برآمد کار کے ایسے ہی چند معالجہ لکھے جاتے ہین اونکا استعمال کرنا چاہیے اگر اُنسے حصول صحت نہووے تو کتب مطولہ اس فن پر یا کسی ہوشیار تجربہ کار سے رجوع کرنا چاہیے کاہلی وبے پروائی سے اون تابعان بے زبان پر تکالیف امراض روا نرکہی جاوے

معالجات جو تمامی اقسام جانوران چارپایہ کو مفید ہین

اگر آنکھون سے پانی بہتا ہووے وکنارہ او نکے سفید یا سرخ ہوگئے ہون یا بال بیرونی کے جہڑ جاتے ہون یا جہڑ گئے ہون علاج ہلیلہ بلیلہ آملہ بوزن مساوی پانی مین ترکرکے یا جوش کرکے اوس پانی کا آنکہہ پر چھینٹا ڈالا کرین یا کپڑا ترکرکے آنکہہ پر رکہا کرین ایضاً ہلیلہ بلیلہ آملہ رسوت انبہ ہلدی لودہ پھٹکری بریان جملہ بوزن مساوی بہ تدابیر مذکورہ مستعمل کرین اگر آنکہہ مین مانڈا یا جالہ یا پھلی یا ناخنہ ہوجاوے علاج آب سرد مین نمک سانبہر گھول کر کلّی ڈالا کرین ایضاً بول تازہ آدمی کا چہڑکا کرین ایضاً نمک لاہوری سفوف کرکے شہد مین ملاکر لگایا کرین ایضاً کانچ کی چوڑی کو سرمہ کرکے لگایا کرین ایضاً مرغ یا کبوتر کا بیٹ لگایا کرین۔ اگر آنکہہ پر چوٹ ہوگئی ہو۔ علاج برگ تازہ سنبہالو برگ تازہ مکوی کیرو مساوی پانی مین پیسکر نیمگرم لگایا کرین خواہ پوٹلی بناکر پانی مین ڈبوکر نیمگرم سینکا کرین ایضاً انبہ ہلدی چنبیسر ہلیلہ سیاہ کنجد سیاہ بوزن مساوی بتدابیر مذکور مستعمل کرین۔ اگر بدن مین خارش ہووے خشک یا تر علاج حقہ کے پانی سے دہویا کرین ایضاً دال ماش کی پانی مین ترکرین اور چہارم حصہ اوسکا مرچ سرخ ملاکر پیسین اور لگاوین خشک ہونے پر دہوڈالین اسی طرح چار پانچ روز کیا کرین ایضاً باروت کو گہی مین گھول کر لگایا کرین۔۔ ایضاً صابون ونصف اوسکا نمک پانی مین گھول کر لگایا کرین۔ اگر بال جہڑے جاتے ہون یا جہڑ گئے ہون علاج کنجد سیاہ جلاکر پانی مین پیسکر لگایا کرین ایضاً بیگن کو پانی مین پکاکر ملکر لگایا کرین ایضاً جہینگا مچھلی پانی مین ملکر اوس پانی کو لگایا کرین۔ اگر ورم کسی عضو مین ہو۔۔۔۔ علاج بتہر خواہ اینٹ گرم کرکے سینکنا ایضاً چونے کی کلی کی پوٹلی بناکر گرم کرکے سینکنا۔

ایضاً گیرو اجواین دیسی وکالی زیری بوزن مساوی پانی مین پیسکر نیمگرم لگایا کرین ایضاً سرسون
کی کہلی اور سانپ کے بانبی کی مٹی و امر بیل رودسکی بوزن مساوی پانی مین پیسکر نیمگرم لگایا کرین اور
اگر موقع باندہنے کا ہووے تو کوئی گرم پتہ رکہہ کر باندہ دیا کرین — اگر پانون کی گانٹھون مین سختی سے
چلنے مین سستی معلوم ہو اور ناہموار رکہنے سے پانون اوٹھا لیا کرے علاج سونٹھ رشید اور سرکہ
مین پیسکر شیر گرم مالش کرکے کوئی پتہ رکہہ کر باندہ دیا کرین ایضاً کوچلا و گوند بیج ولسن و امر بیل
درخت رودسہ کی بوزن مساوی پیسکر قدرے سرسون کا تیل ڈالکر نیمگرم مالش کرین اور باندہین
اور اگر پٹہ گردن یا کسی عضو کا سخت ہو جاوے علاج سانپ کا بانبی کی مٹی اور بہیڑ کی مینگنی بوزن
مساوی گاے نادان کی پیشاب مین پیسکر نیمگرم لگا وین اور مالش کرین ایضاً گیرو و صابون
سرسون مساوی پیشاب مذکور مین پیسکر لگا دین اور مالش کرین ایضاً رائی چہوٹی و اجواین
دیسی وکالی زیری بوزن مساوی پانی مین پیسکر نیمگرم لگا وین اور مالش کرین — اگر پیٹ پہولا ہو
اور سانس کہینچکر لیوے و دانہ چارہ کی رغبت نکرے علاج کڑوا تیل اور اوسکا سہ چند گاے کا
دودہ گرم کرکے پلا وین ایضاً بیر کے درخت کی چہال جوش کرکے اوس پانی مین تہوڑا نمک
ملاکر پلا وین ایضاً تماکو خوردنی و قند سیاہ مساوی جوش کرکے اوسکا پانی شیر گرم پلا دین اور
اگر بیاز ڈہیلا کرتا ہو علاج سبزی یعنی بہنگ ایک حصہ و مغز تخم انبہ دو حصہ پیسکر پلا دین خواہ جو
کے آٹا مین ملاکر کہلا وین ایضاً پوست درخت جامن جوش کرکے اوسمین گوگرد خام پیسکر
اور دہی ملاکر سرد پلا وین یا آرد جو مین ملاکر کہلا وین اگر سم یا کہری پہٹ جاوے خواہ اوس سے
رطوبت نکلتی ہو علاج چراغ کا تیل ٹپکایا کرین ایضاً مغز تخم آرنڈ پیسکر لگایا کرین ایضاً بوریا جہہ
جلاکر السی کے تیل مین ملاکر لگایا کرین ایضاً بکری کی شاخ و پوست بیضہ مرغ جلاکر رینڈی کے
تیل مین ملاکر لگایا کرین — اور اگر کوئی عضو آگ سے جل جاوے اور اوسمین آبلہ پڑ جاوے یا زخم
ہو جاوے علاج کیلہ کی جڑ کا پانی ٹپکایا کرین ایضاً خون تازہ بکرا بکری کا لگایا کرین ایضاً چونہ
کی کلی پانی مین گہول کر اوسمین روغن السی ملاکر خوب حل کرین اور اوسکو لگایا کرین — اگر چوٹ
چپیٹ سے ورم ہو علاج کوہوکے چکر کی مٹی اور املی کی پتی سرسون کی کہلی اور کہو دن کا پیال
جوش کرکے نیمگرم مالش کرین ایضاً انبہ ہلدی اور پھٹکری اور گنجد سیاہ ہم وزن پیسکر نیمگرم لگایا کرین

ایضاً انبہ ہلدی برگ سنبہالو برگ مکوی تازہ ہموزن پیسکر نیمگرم لگا دین اور مالش کرین اگر کوئی ہڈی ٹوٹ
جاوے یا جوڑ اوکھڑ جاوے علاج فوراً قبل ہونے ورم کے بدستور رکھہ کر بندش کرین اور السی کا تیل
ٹپکایا کرین ایضاً سور کی چربی لگایا کرین ایضاً سور کی چربی آٹا مین ملا کر کھلایا کرین ایضاً سور کی
لینڈی نیمگرم لگایا کرین۔ اگر کسی عضو پر کسی چیز سے خراش یا زخم پہونچے علاج آنب کی لکڑی کا کوئلہ
سفوف کر کے چھڑکا دین ایضاً بکری کا سم جلا کر قدرے رال سفید ملا کر سفوف کر کے چھڑکا یا کرین۔
ایضاً کپڑا پورانا جلا کر اوسکی خاک چھڑکا یا کرین۔ اگر پھوڑا کسی جگہہ نکلے علاج پوست درخت کچنال
پوست درخت سنبھل و برگ مکوے تازہ ہموزن مین پیسکر نیمگرم لگایا کرین ایضاً پوست درخت
جامن و کشنیز خشک گیرو ہموزن پیسکر لگایا کرین ایضاً گیہون کا دلیا مہی مین پکا کر قدرے
نمک ڈال کر لگایا کرین اگر ناسور ہو علاج آدہ پاو گہی گرم کر کے دو پیسہ بہر موم کچا اوسمین ڈالین
جب گہل جاوے پیسہ بہر سیندور ملا کے دہیلا دہیلا بہر رال سفید نیلا تہوتہ ومردارسنگ
سفوف کر کے ملا کر مرہم بنا دین اور بتی مین لگا کر ناسور مین رکہا کرین ایضاً سنگ سرمہ و شاخ
گوزن سوختہ سم اسپ سوختہ ہموزن سفوف کر کے روغن السی و موم خام کے ساتھہ مرہم بنا کر بتی مین
لگا کر رکہا کرین اگر کسی زخم مین کیڑے پڑ جائین علاج شریفہ کی پتی پیسکر زخم مین بہر کر باندہا کرین
ایضاً گہونگچی سفوف کر کے زخم مین بہر دیا کرین ایضاً تماکو سفوف کر کے بہر دیا کرین

معالجہ جو سب چیڑیون کے لئے مفید ہے

اگر سر کو جنبش زیادہ دیا کرے اور کہانے پینے کی رغبت نہ رکہے و ملول نظر آوے علامت
درد سر یا ورم دماغ کی ہے علاج کشنیز خشک برگ تازہ مکوے و کونپل نیب ہموزن پیسکر
سر و گردن پر لگانا چاہیے ایضاً صندل سفید و کشنیز خشک عرق گلاب مین پیسکر لگا دین
ایضاً برگ دونا مروا و برگ پودینہ ہموزن پیسکر شیر گرم لگانا۔ اگر جکڑ جاوے اعضا کی حرکت
دشوار یا معدوم ہو جاوے علاج تخم سویا برگ پودینہ داجواین دیسی و گل بابونہ جوش کر کے
شیر گرم پانی اوسکا بدن پر ڈبکا وین ایضاً رائی و کنجد سیاہ و اجموده پیسکر نیمگرم لگایا کرین
اگر بدون موسم گرمی کے پر جہڑتے ہون علاج جو مقشر اور دہنیا ہموزن جوش کر کے سرد
پلایا کرین ایضاً پر سیاوشان و تخم خرما ہموزن جلا کر کنجد سیاہ کے تیل مین ملا کر لگایا کرین

اگر منہ مین چھالی یا چھالے یا قروح ہو جاوے علاج نبات سفید سرمہ سا کرکے لگایا کرین ایضاً کبری کا پتہ شہد مین ملا کر لگایا کرین۔ اگر آنکہ سے رطوبت نکلا کرتی ہو علاج ہلیلہ زرد مین تھوڑی پہٹکری ملا کر لگا دین ایضاً کبری کے دودہ مین برگ بنفشہ تر کرکے آنکہ پر چپان کردیا کرین۔ اگر ناخونوں یا چونچ سے پیٹ اوبہرتا ہو علاج مولی کی بیج اور بکری کی مینگنی ہموزن سفوف کرکے رینڈی کے تیل مین ملا کر لگایا کرین۔ اور اگر بچہ مین تارش ہو علاج دارچینی پانی مین پیسکر لگایا کرین۔ اور اگر خشکی دہن وحلق بسبب غذا بہشتی ہو علاج بہیدانہ یا تخم السی عرق گلاب مین تر کرکے اوسکا لعاب پلایا کرین ایضاً بہیدانہ واصل السوس نیکوفتہ کا خیساندہ پلایا کرین ایضاً نشاستہ گندم پانی مین ملا کر پلایا کرین۔ اگر حلق کے اندر آماس ہو جاوے تھوک لنے اور وقت نکلنے غذا سے دریافت ہوتا ہے علاج پوست تخم مرغ سفوف کرکے مویز منقی کے ساتھ پانی مین پیسکر پلایا کرین ایضاً عرق گلاب وآب برگ مکوے ہموزن شیر گرم پلایا کرین ایضاً روغن گل حلق مین ٹپکایا کرین ایضاً املتاس وبرگ مکوے وگیرو ہموزن پیسکر گلو پر لگا کر باندہ دیا کرین۔ اگر تنگی دم کی عارض ہو علاج گوندببول وبہیدانہ وگل ارمنی ہموزن پانی مین تر کرکے ملکر چہانکر وتین قطرہ روغن کنجد سفید ملا کر پلایا کرین ایضاً کتیرا گدہی کے دودہ مین تر کرکے کہلایا کرین۔ اگر سر زیادہ ہلایا کرے اور منہ وناک سے رطوبت نکلتی ہو علاج موش کی مینگنی عرق گلاب مین گہول کر پلایا کرین ایضاً قدرے ہینگ کہلایا کرین۔ اگر گہبراہٹ صورت رہتی ہو اور ناک سے آواز آتی ہو اور استخوان سینہ مین حرکت معلوم ہو علاج عرق گلاب پلایا کرین ایضاً تخم ریحان کو عرق گلاب مین تر کرکے کہلایا کرین۔ اگر آواز کم یا بند ہو جاوے علاج تخم خطمی انجیر ولایتی جوش کرکے تہوڑا شہد ملا کر کہلایا کرین۔ اگر بار بار منہ کہولا کرے یا منہ سے رطوبت ڈالا کرے اور لوٹے اور بےچین رہے علاج زنجبیل ومصطگی ومرچ سیاہ وپیپل ہموزن پانی مین پیسکر پلادین ایضاً لونگ وپودینہ تازہ پانی مین یا عرق بادیان مین پیسکر پلادین۔ اگر منہ سے خواہ پخانہ مین کیڑے نکلین علاج شفتالو کے پتے تازہ کچلکر پانی نچوڑین اوسمین شہد ملا کر پلایا کرین ایضاً کمیلہ پانی مین گہولکر پلایا کرین اگر پخانہ خشک سختی سے نکلتا ہو اور پیٹ کو بسبب درد کے رگڑتی وبےچین رہتی ہو علاج تخم مبتہی وتخم سویا سمین

جوش کرکے اوسکے پانی مین شہد ملاکر پلاوین ایضاً چنبیلی کے پہول خواہ پتی پانی مین ملکر شیر گرم
پلاوین ایضاً تخم سینتھی ولیمون کاغذی کے پہول پانی مین ملکر شیر گرم پلاوین۔ اگر رانون کی گانٹہین
پہولی ہون اور پنجہ سے زور تک سکے علاج گیرو و رسوت ونشاستۂ گندم ہموزن پیسکر لگایا کرین
ایضاً سورنجان تلخ سرکہ مین گہسکر شیر گرم لگایا کرین ایضاً کافور سرکہ مین گہول کر لگایا کرین ایضاً
روغن بادام یا رینڈہی کا تیل شیر گرم لگاکر دہتورہ کا پتہ یا ہینگلا پان شیر گرم رکہہ کر باندہ دیا کرین ایضاً
زعفران کہلانا اور لگانا نہایت مجرب ہے۔ اور اگر پنجون مین ورم ہو علاج پوست خشخاش سرکہ
مین پیسکر شیر گرم لگایا کرین ایضاً اسبغول کوٹ کر پکاکر تہوڑا روغن گل ملاکر لگایا کرین اور اگر
ورم ٹوٹ جاوے علاج رال سفید سفوف کرکے روغن کنجد سفید مین ملاکر خوب گہوٹین
تہوڑا کافور ملا رکہین مثل مرہم کے لگایا کرین ایضاً روغن کنجد سفید و موم زرد آگ پر رکہین
جب پگہل جاوے تو تہوڑا مردارسنگ و رال سفید سفوف کرکے ملادین اور مرہم بناکر لگایا کرین
اگر پیرو بال مین جوئین پیدا ہو جائین علاج ہرتال دو ماشہ زراوند طویل دو ماشہ سویز سیندرہ دانہ
پانی مین پیسکر لگایا کرین ایضاً حنظل جوش کرکے اوسکے پانی سے دہویا کرین ایضاً برگ نیب
کچل کر اوسکا پانی نچوڑ لین اور اوسمین تہوڑا پارہ حل کرکے لگایا کرین ایضاً پودینہ تازہ پیسکر
لگایا کرین۔ اگر خارش ہو علاج برگ و چوب کنیر سرخ یا سفید کی جوش کرکے اوسکے پانی سے
دہویا کرین ایضاً چقندر کچل کر پانی اوسکا نچوڑ کر لگایا کرین ایضاً گہی خواہ مسکہ آٹا مین ملاکر کہلایا کرین

تہذیب ہفتم مصاحبت و ملاطفت مین

ظاہر ہے کہ حق تعالےٰ نے انسانون کو نر و مادہ پیدا کیا اور عمر شباب مین قوت باہ عنایت فرماتا ہے
جسمین بظاہر سب قوتون سے زیادہ حظ و لذت ہے اور اگرچہ یہ لذت صرف مقاربت چند
ساعت سے حاصل ہو جاتی ہے مگر طریق حصول اسکا چار طرح پر ہے اونمین سے تین طرح
ممنوع ہین و چہارم ماسور اول ممنوع یہ ہے کہ زنان فاحشہ سے جو یہ کسب علانیہ کرتی ہین
اونسے صحبت ایام قلیل یا کثیر کیجاوے معاذ اللہ اسمین بہت سی خرابیان نمودار ہین اولاً
اپنے خالق کا نافرمان اور گنہ گار ہونا جسکی سزائین نہایت سخت اوس خالق نے سنائی ہین
ثانیاً سرمایہ نقد و جنس اپنا کہ موجب جمعیت خاطر و برآمد صدہا حاجتون کا ہے رایگان کرنا

ثالثاً ایسی عورتین غیر مقید اکثر مرض آتشک وسوزاک وغیرہ مین مبتلا رہتی ہین مگر وہ اپنا دراپنے
نقصان عزت وآمدنی کا سمجھکر اسکو از بس مخفی رکھتی ہین اور مردون سے بسبب غلبۂ اشتیاق
کے اسکی تفتیش وتحقیق نہین ہوسکتی چونکہ یہ امراض ساری ہین مصاحبون کو لگ جاتے ہین
اور انواع خرابیان دکھلاتے ہین رہا یہ کہ اگر اونکے رحم مین نطفہ قرار پاگیا بیٹا پیدا ہوا تو بھڑوا
اور قلتبان کہلایا اور اسی پیشہ مین رہا ہمیشہ کو موجب تحقیر وتذلیل پدر بے شعور کا ہوا اگر لڑکی پیدا ہوئی
تو ایسی ذلت ورسوائی نصیب ہوئی کہ قلم بھی اوسکی تصریح سے شرم واکراہ کرتا ہے **دوسری**
ممنوع یہ ہے کہ عورت مملوکۂ شخص غیر سے بطور مخفی مقاربت ومباشرت کرلینا اسمین قطع نظر
معصیت عقبیٰ کی اگر مالکان عورت کو اطلاع ہوئی تو اسقدر مار پیٹ وفضیحت ورسوائی
کرتے ہین کہ جان تک جاتی ہے اور حاکم وقت کے حضور سے بھی سزائین سخت وموجب
تفضیح وتوہین کی ہوتی ہین **تیسری** قسم ممنوعات سے یہ ہے کہ کسی عورت خود مختار
موافق مزاج اپنے سے ہم خانگی کرلی گئی اگرچہ اسمین کسی طرح کی سزا مردم برادری یا حاکم کے
حضور سے نہین ہوتی مگر بنا فرمانی خالق سے براءت نہین ہے اور زن وشوہر کو اطمینان موافقت
وملیت پر نہین رہتا اور اولاد حرامی کہلاتی ہے **چوتھی** قسم مطابق احکام اپنے مذہب کے
انعقاد ازدواج کا عمل مین لانا اسمین چاہیے کہ عورت مساوی درجہ ونیک سیرت وہم عمر و
موافق طبیعت سے عقد مذہبی مطابق مسائل اپنے مذہب ورواج برادری وقوم کے عمل مین
لایا جاوے کہ دونون کو اطمینان ازدواج مستحکم ہوجاوے اور ایک دوسرے کا خیرخواہ
ومحبوب دلی رہے اس سے انتظام خانہ داری بطریق احسن ہوتا ہے اور اولاد بھی صحیح النسب
پیدا ہوتی ہے جب ایسا اتفاق ہو تو چند باتون کا التزام بھی مناسب اور ضرور ہے ایک اکثر
عورات امور دینی سے بلا تعلیم رہتی ہین اگر ایسی عورت سے اتفاق زوجیت کا ہو سکے
تو اوسکو تعلیم کرنا مسائل دینی کا واجبات سے جانے کہ اس سے خوبی دین ودنیا کی ترقی کرتی ہے
دوسرے اپنی استعداد کے موافق اوسکے لیے کفاف ولباس وزیورات ودیگر سامان ضروری
وخانہ داری بہم پہونچایا کرے بلکہ اوس سے بھی زیادہ کا موعود کرتا رہے کہ اس سے
ربط طبیعت کا یوماً فیوماً ایزاد ہوتا رہتا ہے اور حیلہ کا ردوبار خوب وخوش اسلوب چلتے رہتے ہین

اور یہ امر مذہبا داخل دروغ گوئی نہین ہے کیونکہ اپنا ارادہ بصداقت ظاہر کیا جاتا ہے اگر ویسا اتفاق
ہوا تو مجبوری ہے تیسرے اوسکے ساتھہ کج خلقی و ترش مقالی نرکہنا چاہیے کہ موجب دل شکنی
و تخالف مزاج کا ہوجاتا ہے بلکہ کبھی انواع مفاسد پدیدار ہوتے ہین چوتھی اگرچہ کوئی عضو اوسکا
خوبصورت نہووے لیکن کبھی مذمت اوسکی نکیجاوے کہ باعث اوسکی دل خستگی شدید کا ہوتا ہے
کیونکہ اصلاح اوسکی اوسکے اختیار سے خارج ہے پانچوین کو عورت کا ہمیشہ رہنا اوسکی گہر مین
باعث حسن انتظام خانہ داری کا ہے مگر کبھی کبھی اوسکو اپنے خاندان پدری مین جانے کی
اجازت ہونا چاہیے کہ باعث مسرت و شگفتگی اوسکی طبیعت کا ہو چھٹی جب جماعت برادری مین
جانے کا اتفاق ہووے تو سامان معززسے باعزاز و احترام بہیجا جاوے کہ ہمچشمون مین ترقی عزت
کی سبب تزویج کے دیکہی جاوے ساتوین کو مصارف خانگی مین اگر خود نگرانی نرکہیگا تو پریشانی
اوٹہاویگا مگر عورت کو اس امر مین مجاز و مختار رکہنا چاہیے ورنہ اوسکو بعض مصارف مخفی کرنے کی
ضرورت ہوگی اور اس امر کا بڑہنا موجب کمال بد انتظامی کا ہوگا ـ آٹہوین اوسکے قیل و قال کردار
و افعال پر ہمیشہ ظاہر و پوشیدہ نگرانی رکہے اور بطرز مناسب اونکی اصلاح مین کوشش کرتا رہے
کہ در گذر کرنے سے اندیشہ ترقی اون امور ناپسندیدہ اپنے کا ہوتا ہے اب جاننا چاہیے کہ
بنیاد ازدواج کی قوت باہ سے ہے اور التزام و انصرام خانہ داری کا صرف نسبت ازدواج کے
واقع ہوتا ہے لہذا چند نسخہ مفید قوت باہ کے اس مقام پر لکہے جاتے ہین کہ اوسکا استعمال کرنا
بضرورت و بلا ضرورت موجب فرط تحفظ و تلذذ کا ہے ....

	مرکبات	

حلوا دال نخود سبوس دور کردہ یک نیم پاو بہیڑی کے دودہ یک نیم پاو مین شبانہ روز تر کرکے
دہوپ مین خشک کرین پہر اوسی طرح کرین پانچ مرتبہ تک پہر اوسکو بحالت تر رہنے کے
آدہ سیر روغن گاو مین مثل دال موٹہ کے بریان کرین جسقدر روغن زرد باقی رہے اوسکو
علیحدہ کر رکہین خرما تخم برآوردہ پاو بہر کشمش آدہ پاؤ سیر بہر گاے کے دودہ مین پکاوین
جب خوب نرم ہوجاوے تب اوسی دودہ مین پیسین اور دال کو خشک سفوف کرین اور دارچینی
زنجبیل بے ریشہ تال مکہانہ گوکہرو کلان تخم سنبالی موصلی سفید موصلی سیاہ گل دہاوا عرق سیاہ

ایک ایک تولہ سفوف کر کے ان سب کو اوس گھی مین خوب بھونین جب رطوبت باقی نرہے تب آدہ سیر شکر سفید کا قوام ملا کر گھوٹ کر مثل حلواے کے بنا کر رکھ لیوین ایک تولہ سے تین تولہ تک بقدر پسندیدگی و موافقت طبیعت کے صبح کو کہایا کرین حب عشرت دار چینی بیج ناگ کیسر اسپند رومی تخم کیوانچ سب کو بوزن مساوی سفوف کر کے گرمی کا گولہ پوست دور کردہ کے اندر بہر کر کپڑا و آٹا لپیٹ کر آگ کے بہوبل مین چھپا دیوین جب آٹا نیم سوختہ ہو جاوے نکال کر سرد کر کے آٹا کپڑا دفع کر کے دوا اور گولہ کو کہرل مین پیسکر جنگلی بیر کے برابر گولیان بنا رکھین ایک گولی شام کے وقت نگل جایا کرین **سفوف** تال مکہانا بیج بند گوکہرو کلان ثعلب مصری شقاقل مصری کلیجن ایک ایک تولہ کباب چینی ناگ کیسر دانہ الایچی سرخ چہ چہ ماشہ گوند ڈہاکہ نو ماشہ سفوف کر کے ہموزن سب کے شکر سفید ملا رکھین صباح کو ایک تولہ پہانک کر ادہ سیر آدہ پاو گاے کا دودہ تہوڑا پانی ملا کر پی لیا کرین **طلا** پوست بیخ کنیر سفید تین چھٹانک بیخ گہونگچی سرخ یا سفید آدہ پاو گہونگچی سفید ایک چھٹانک سفوف کر کے سات سیر گاے کے دودہ مین باضافہ دو سیر پانی کے پکا دین جب گاڑہا ہو جاوے تب تہوڑا دہی ڈال کر دستور کے موافق جما کر مکہن نکال کر گرم کر کے گھی بنا کر صاف کر لیوین دو تولہ گھی مین چہ ماشہ بیر بہوٹی دو ماشہ عقرقرحا ایک ماشہ جایفل کہرل کر کے رکھ لیوین بوقت ضرورت حشفہ چھوڑ کر طلا کر کے بنگلا پان لپیٹ کر باندہ دیوین چار گھنٹہ کے بعد صاف کر ڈالین و متواتر تین چار روز تک ایسا ہی کیا کرین اور ایام استعمال مین مقاربت سے کنارہ رکھین **معجون** شقاقل مصری ثعلب مصری دو دو تولہ تخم شلغم تخم پیاز تخم گندنا تودری زرد تودری سفید بہمن سرخ بہمن سفید موصلی سیاہ موصلی سفید کموشلہ سینبہل دار چینی زنجبیل بے ریشہ کلیجن پستا ور تخم تالم تخم گندنا ایک ایک تولہ بیج بند تال مکہانا گوند ڈہاکہ نو نو ماشہ سفوف یا رچہ بیز کرین مغز بادام شیرین مغز اخروٹ مغز فندق کنجد سفید مقشر پانچ پانچ تولہ مغز چلغوزہ مغز پستہ تین تین تولہ خشک پیسکر سب کو تین پاو شکر و پاو بہر شہد خالص کے قوام مین ملا رکھین صبح و شام ایک ایک تولہ کہایا کرین

مفردات

ان اجزا سے جو قابل غذا ہین وہ غذا اگر اور جو قسم دوا سے ہین وہ دوائی فرد فرد خواہ مرکب کر کے
جیسا طبیعت گوارا کرے استعمال کرنا خالی از فوائد نہین ہے اور جو مفردات مضرات باہ
سے ہین اوسے کنارہ کشی اگر ہو سکے تو بہت بہتر ہے کیونکہ اگر اس قوت مین مضرت پہونچے تو نہایت خرابی آئے

مقویات باہ

گوشت بزغالہ یک سالہ اور مرغ اور دراج اور ماہی ہر قسم کی اور بیضۂ مرغ اور دماغ عصافیر
اور شلجم اور گزر اور ترب اور پیاز اور شیر میش اور شیر گاو اور روغن اوسکا اور شیر برنج
ہمراہ شکر کے اور خرما اور بادام اور فندق اور حب البسمند اور مغز پستہ اور چلغوزہ اور ثعلب مصری
اور شقاقل اور خولنجان اور بوزیدان اور گوکھرو اور بہمنین اور تودرین اور
کنجد سفید مقشر اور بالم اور تخم چرچرہ اور مغز تخم کیواچ اور موصلا سیمبھل اور موصلی سیاہ اور
موصلی سفید اور عقرقرحا اور مصطگی اور تخم گندنا اور تخم پیاز اور تخم گزر اور تخم شلغم اور
دارچینی اور دارفلفل اور تخم خشخاش سفید اور زنجبیل اور اشنہ اور اسارون اور زرنباد
اور باقلا اور لسان العصافیر اور خبث الحدید مدبر اور ریگ ماہی اور ماہی بریان اور ماہی سقنقور
اور مشک اور جندبیدستر اور مروارید

مضرات باہ

فرنج مشک کاسنی و کاہو عناب ایرسا قسط ہندی مرو ڈہیلی کشنیز مکوے لہسن خام
بیخ نیلوفر تخم خشخاش سیاہ کافور اور کثرت سے پانی پینا خصوص نہار منہ اور اشیاے
ترش مثل نارنگی اور املی اور آلو بخارا اور لیمون کاغذی کے . . . . .

مولدات منی

تخم گندنا اور شقاقل اور سورنجان شیرین اور مغز تخم کدو اور پیاز خام و پختہ اور شیر گاو اور
شیر شتر ہمراہ شکر کے اور گوشت بطکا اور مرغ کا اور حب الزلم اور بوزیدان اور بہمن
سفید اور بہمن سرخ اور بادام شیرین اور پستہ اور مویز اور شلجم اور بالم اور نخود اور لسان العصافیر
اور مغاث اور نارجیل اور تودرین اور تخم کتان اور اشنہ اور ترنجبین اور زنجبیل اور مشک اور زعفران

تہذیب ہیجدہم تدابیر حاملہ وحمل ومولود مین

تدابیر زن حاملہ کی یہہ ہین کہ جب کہ علامات حمل کی یعنی انسداد حیض کا مدت معمولی پر اور کسل وگرانی
اعضا کی نہ بطور مرض کے اور رغبت طرف اغذیہ غیر معتاد کے اور نفرت مجامعت اور آرایش
بدن وکاروبار سے اور امتلا ناحی کا اور رستے بیشتر ہونا اور آسایش اور سکوت کو دوست رکہنا
اور بزرگی شکم کی بیدون سختی کے اور حرکت جنین کی بوقت معین محسوس ہونا ظاہر ہون چاہیے
کہ فصد وحجامت وقے ومسہل وگریہ شدید وآواز ہین سخت ومحنت ورنج وغم وجوع سے تیز
وغذا ہاے زیادہ گرم یا سرد سے چار مہینہ تک پرہیز کرین انسے حمل کو ضرر پہونچتا ہے اور بسبب
عدم تکمیل کامل کے اکثر موجب اسقاط ہوتا ہے اور بعد گذرنے اس ایام کے اگر کوئی امر انمین
سے بسبب ضرورت کے واقع ہو ضرر نہ پہونچاوے گا اور جب ساعت مہینہ ہوجاوین پہر بہی
پرہیز لازم ہے کہ بسبب تکمیل قوت حمل کے اندیشہ اخراج کا قبل از وقت کے ہے اور ان
ایام مین سکنجبین وگل قند کبہی کبہی بغرض تلطیف غذا کے کہانا چاہیے اور غذائین چرب ونرم کا
استعمال کیا جاوے جس سے معالیق حمل نرم اور ملایم ہون تاکہ خروج مولود مین تکلیف شدید لاحق نہو

تدابیر حمل کی

اگر زن حاملہ کے کمر پر ابتداء حمل سے تا وقت ولادت دانہ کہربا یا مروارید یا یاقوت خواہ
زبد البحر بندہا رہے تو حمل اسقاط سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اگر ایام حمل مین خروج رطوبت
یا خون رحم سے وحدوث درد خفیف سے معلوم ہو کہ حمل ساقط ہوا چاہتا ہے **علاج**
مٹی کابس کی جو کمہار وکانسہ گر رکہتے ہین بوزن دو فلوس وگوند ببول بوزن ایک فلوس
ڈیڑہ پاؤ پانی مین گہول کر مٹی کے برتن مین رکہہ لیوین تہوڑا تہوڑا آب زلال اوسکا پیا کرین
ایضاً کہربا ایک ماشہ بیخ انجبار دو ماشہ تہوڑے پانی مین پیسکر دو تولہ شربت انار شیرین
ملا کر پلانا مفید ہے۔ اور اگر ایام کامل ولادت مین درد زہ کی شدت مایل بطرف پیرو کے ہو
علامت قرب ولادت کی ہے مقابل الطرف اوپر کے ہونا دلیل تاخیر ودشواری ولادت
کی ہے تدبیر تسہیل ولادت کی کرنا چاہیے **علاج** تہوڑا زعفران پانی مین گہسکر پلانا **ایضاً**
یک نیم تولہ پوست املتاس جوش کرکے پلانا **ایضاً** تہکی سفوف کرکے شہد مین ملا کے

ناف پر رکہنا ایضاً سنگ مقناطیس حاملہ کے اپنے ہاتہ مین دینا ایضاً بیخ مرجان بائین
ران پر باندہنا۔ واگر تین چار روز شدت درد کو گذر جاوے و حاملہ کو غش آجایا کرے اور
حرکت حمل کی دریافت نہووے علامت مرجانے جنین کی ہے علاج سانپ کے کینچلی
یا سم سپید یا سم خر کے دہونی مخرج مین دینا ایضاً کبوتر کی بیٹ کی یا مرغ کی بیٹ کی
دہونی دینا ایضاً باز و سبز دو ماشہ تہوڑے پانی مین گہسکر پینا یا کلنجی سیاہ سفوف کرکے
شہد ملاکر ناف پر رکہنا۔ اگر مولود خارج ہوجاوے مگر جہلی کا نکلنا باقی رہے علاج بہیڑ کی
مینگنی یا پچیال کبوتر کی دہونی دینا ایضاً دو ماشہ مجیٹہ پانی مین گہسکر تہوڑی شکر ملاکر پینا
ایضاً گلونجی و اسپند کی دہونی لینا اور تدابیر مولود کی یہ ہین کہ مکان معتدل مین جنایا جاوے
اور جب پیدا ہو ناف اوسکی چار انگل کی اوپر سے کاٹ ڈالین اور آلایش اوسکی نرمی کے
ساتہ دفع کرکے ریشم سے باندہین اور کپڑا اسلسون کے تیل مین آلودہ کرکے اوسپر رکہا کرین اور
مولود کو گرم پانی اور نمک سے دہووین اس احتیاط کے ساتہ کہ پانی اوسکے منہ اور ناک مین
نہ پہونچنے پاوے اور اگر اوس پانی کے گرم کرنے مین سماق یا برگ تازہ کنار و تخم میتہی آمیز ہو
بہتر ہے زان لبعد پانی شیرین و نیمگرم سے نہلاوین اور کپڑے نرم سے پانی غسل کا جذب کرلیوین
اور ایک انگلی شہد چٹا دیوین اور مکان تاریک مین پرورش کرین اسلواسطے کہ تیرگی سے نکلتے ہی
یکایک شعاع دیکہنا موجب مضرت و حیرانی طبیعت و باعث خوف و گریہ کا ہوتا ہے اور
ہر روز آہستہ آہستہ جنبش دیا کرین اور کپڑے صاف و نرم مین لپیکر صبح و شام کی ہوا لگنی
بہتر ہوتی ہے لگایا کرین مگر جسوقت کہ ہوا سے تیز یا زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا وسوقت ہوا سے
محفوظ رکہین کہ بسبب کمی قوت کے اوسکا متحمل نہین ہوسکتا و ماؤف ہوجاتا ہے اور
چند روز تک پانی شیر گرم سے نہلا دین اور اگر ماں اوسکی صحیح المزاج ہو تو اوسی کا دودہ
پلاوین کیونکہ ماں کا دودہ لڑکے کے حق مین زیادہ تر مفید ہے مگر تین چار روز تک ماں کا
دودہ نہ پلاوین اسواسطے کہ اون ایام مین دودہ نہایت ثقیل ہوتا ہے اور معدہ کی گرمی سے
اکثر معدہ مین جم جاتا ہے ان ایام مین دوسری عورت خواہ بکری کا دودہ پلاوین اور دودہ پلانا
اس طور سے شروع کرین کہ پنبہ سفید دودہ مین تر کرکے اوسکے لبون پر رکہین کہ اوسکا

مزا پاکر چوسنے کی عادت تہوڑی معلوم ہووے تب پستان دایہ سے اوسکا منہ چھڑا دیا
کہ مزا دودہ کا یاد کرکے چوسنا شروع کرے اور مان کا دودہ پستان مین رہنے سے
اوسکو ایذا زیادہ ہوتی ہے لہذا اوسکے دودہ کو بہی کسی تدبیر سے دفع کروالا کرین اور غذا مین
سرد اور قابض نہ دیوین بلکہ گرم تر دیا کرین واگر دایہ کا دودہ پلانا چاہین تو اوسکا ان صفات
مین متصف ہونا ضرور ہے کہ خوبصورت وخلیق وتوانا ہو اور عمر اوسکی درمیان پچیس وپینتیس ۳۵ سال
کے ہو اور مریض ولاغر نہو اور مزاج اوسکا معتدل ہو اور پستانین بزرگ ہون اور دودہ
بہت ہوتا ہو اور دودہ اوسکا معتدل القوام ہو اور دختر کی مان کا دودہ بہ نسبت مادر پسر کے
بہتر ہوتا ہے اور چالیس روز اوسکے جننے سے گذر گئے ہون اور اوسکو غذائین لطیف
اور معتدل کہلایا کرین اور صبح کو تہوڑا دودہ دفع کرکے تب پستان لڑکے کے منہ مین دیا کرے
اور مشقت وغیرہ سے پرہیز رکہا کرے الا تہوڑی ریاضت کیا کرے جسمین دودہ اوسکا
اعتدال کے ساتہ رہے اور لڑکے کو دودہ ایسا زیادہ نہ پلاوے کہ موجب فساد معدہ کا ہو
اور اگر کوئی نقصان مزاج دایہ مین عارض ہو جاوے تو دودہ اوسوقت تک نہ پلاوے
جب تک وہ عارضہ دفع نہو جاوے اور مدت دودہ پلانے کی دو برس تک ہے اور جب
نشست کی قوت ہو اور حرکات بقوت کرنے لگے تو بتدریج غذا سے آشنا کرنا شروع
کرین لیکن زیادہ شیرین چیز نہ کہلاوین کہ عارضہ مو ہان وغیرہ کا پیدا ہوتا ہے اور بہت نمکین بہی نہ دیا کرین
کہ معدہ و امعا کو تباہ کرتا ہے اور کبہی موجب خراش کا بہی ہوتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ چاول دودہ مین
پکا کر یا روٹی کو دودہ مین ملکر اوسمین تہوڑا شہد یا شکر ملاکر تہوڑا تہوڑا کہلایا کرین یا سابو دانہ کی
کہیر یا مونگ کی پتلی کہچڑی چٹایا کرین کہ غذا کا عادی بخوبی ہو جاوے اور جب غذا سیر شکم کہانے لگے
تب دودہ پلانا موقوف کرین اور جب دانت پہولین تو روغن بابونہ اور شہد اوسکے مسوڑہون پر ملین
اور مرغ کی چربی یا خرگوش کا مغز اوسکے گردن اور مسوڑہون پر ملین اور اگر انگلی اپنی منہ مین ڈالتا ہو
تو انگلی پر شہد لگا دیا کرین کہ شہد بے تکلف منہ مین پہونچا کرے اور ایک لکڑی اصل السوس کی
جو زیادہ پتلی نہو جس سے اندیشہ خراش اور کہونچا کا نہو اوسکے ہاتہ مین دیا کرین کہ موافق عادت
طبیعی اسکے منہ مین ڈالا کرے گا اوس سے لعاب دہن کا دفع ہوگا اور دانت بآسانی نکلین گے

اور قوت گویائی کی بہی زیادہ ہوگی اور زمانہ شیرخوارگی مین اگر کوئی بیماری اوسکو ہو تو دوا اوسکو اور اوسکی دودہ پلانے والی کو استعمال کراوین جسمین بذریعہ دودہ کے بہی اوسکے پیٹ مین اثر دوا کا پہونچے اور جو بیماریان کہ لڑکون کو اکثر ہوتی ہین اون کا معالجہ اس طور پر کرنا چاہیئے ۔

معالجات اطفال

اگر اسہال آتے ہون علاج زیرہ سیاہ اور انیسون یا بادیان وگلاب کے پہول پانی مین پیسکر دو تین قطرہ شہد کے ملاکر شیر گرم لگا دین اور اگر غذا کہاتا ہو تو انڈا نیم برشت یا جو کا ستو تہوڑا تہوڑا کہلایا کرین اگر یہ عارضہ دیر پذیر ہوجاوے تو تہوڑا اینیر مایہ بکری کا سرد پانی مین گہسکر چٹایا کرین اگر قبض ہو علاج تودہ دیوہے کی مینگنی سفوف کرکے شہد مین ملاکر سخت شیاف بنادین اور روغن رینڈی کا لگاکر مبرز مین رکہین ایضاً روغن زیتون یا روغن گل یا پر انار روغن سلسون کا پیٹ پر لگایا کرین اگر سوء تنفس ہو علاج روغن نیت یا پر انار روغن سلسون کا کانون کی جڑ مین لگایا کرین اور شہد خام قدرے قدرے چٹایا کرین اور وقت حاجت کے پانی نیم گرم پلایا کرین اگر زکام ہو ناک ومنہ سے رطوبت نکلے علاج سر کو پرانی روئی سے سینک دیا کرین یا اذہر بونا کر اوسکے سفوف کی پوٹلی بناکر سینکا کرین اور تہوڑا تہوڑا شربت بنفشہ چٹایا کرین اگر کہانسی آوے علاج گوند ببول اور کتیرا اور اصل السوس مقشر کی گولیان چہوٹی چہوٹی بناکر دیا کرین ایضاً انیس اور کاکراسنگی اور اصل السوس مقشر سفوف باریک کرکے شہد مین ملا رکہین اور تہوڑا تہوڑا چٹایا کرین اگر لڑکا روکر ہاتہ اپنا کان پر لیجایا کرے تو دلیل درد گوش کی ہے علاج رسوت اور کپودینہ روغن گل مین ملا دین اور تہوڑا وہی تیل کان مین ڈالا کرین ایضاً اجواین دیسی پانی مین پکاکر اوسکا پانی شیر گرم کان مین ٹپکاکر کروٹ کردیا کرین کہ جسمین پانی نکل جایا کرے ایضاً نیب کی پتی اور مکوے کی پتی جوش دیکر اوسکا بہپارہ دیا کرین اگر کان سے رطوبت نکلتی ہو علاج پہٹکری بہون کر سفوف کرکے شہد مین ملاکر تہرے کی بتی اوسمین ترکرکے کان مین رکہین ایضاً رسوت و زعفران بکری کے دودہ مین گہسکر کپڑے کی بتی ترکرکے کان مین رکہین اور اگر دودہ ڈالتا ہو تو علاج گلنار اور انار و یا پوست بیرون پستہ اور ببول کی پتی پانی مین پیسکر معدہ پر لگایا کرین اور اگر بچہ بے ہضم ہووے

علاج روغن زیت یا روغن گل دستر کر شیر گرم پیٹ پر لگایا کرین اور اگر منہ کے اندر آبلہ چہوٹے
یا بڑے کسی رنگ کے پیدا ہوین علاج دہنیان اور گل بنفشہ و گلنار سفوف کر کے اندر
منہ کے چہڑکین ایضاً پوست انار شیرین و بنسلوچن و دانہ الایچی سفید سفوف کر کے منہ مین
چہڑکین ایضاً برگ گاوزبان کو جلا کر کے تہوڑا سا سفید کتہا اوسکے ساتہ سفوف کر کے
چہڑکا کرین اور اگر چہینک زیادہ آوین تو ورم رطوبی دماغ کا سمجہنا چاہیے علاج
سر کو پرانی روئی خواہ پرانا کپڑا گرم کر کے سینکین اور پودینہ خشک اور تلسی کی پتی خشک
کر کے تہوڑے تہوڑے ناک مین پہونکین اور اگر ناف قطع کرنے سے ورم کرے علاج مسور و گلنار
ہموزن مساوی پانی مین جوش کر کے پانچ چار قطرہ حلق مین ٹپکا وین اور اوسی کو پیسکر و تین قطرہ
روغن گل ملا کر ناف پر لگایا کرین اگر اس سے دفع نہو تو ہلدی و دم الاخوین و چہریلہ سفوف
باریک کر کے اوسپر چہڑکین اگر ہیکلی و بیخوابی ہو روغن خشخاس سر پر لگا دین یا پوست خشخاش
و تخم کاہو جوش کر کے اوسکا پانی سر پر لگا دین اور نہایت قلیل شربت خشخاش چٹا وین اگر ہچکی
زیادہ بطور مرض کے آوے علاج گری ناریل کی پیسکر شکر ملا کر چٹا وین اگر ورم حلق مین ہو
تو شیاف جو اوپر لکہے گئے ہین مبرز مین رکہین اور برگ بنفشہ و برگ توت مساوی جوش کر کے
تہوڑی شیرینی ملا کر بدفعات دو دو چار چار قطرہ گلے مین ٹپکا دین اگر سوتے مین گلے سے
آواز خرخراہٹ کی نکلے تخم السی بہونکر سفوف باریک کر کے شہد ملا کر قدرے قدرے چٹایا کرین
اور اگر ام الصبیان ہو پودینہ و جند بیدستر گہسکر پلادین یا زیرہ سیاہ و پودینہ پیسکر شیر گرم ملا کر
یا عود صلیب پانی مین گہسکر تہوڑا تہوڑا پلادین اگر مقعد خارج ہوا کرے علاج جفت بلوط
اور گلاب کے پہول کا زیرہ و گلنار و پوست انار شیرین و مغز تخم انبہ پانی مین جوش کر کے پانی
چہانکر اور سرد کر کے اوسی مین بٹہلایا کرین اور اوسی پانی مین کپڑا تر کر کے مبرز پر رکہا کرین اگر
تہوڑی تہوڑی اجابت ہوتی ہو وقت اجابت کے روتا ہو علاج زیرہ سیاہ و تخم سپند
ہموزن سفوف کر کے روغن گاو یا بودادہ مین ملا کر قدرے قدرے چٹا وین اور زردہ تخم مرغ
کا کپڑے پر لگا کر مبرز پر رکہا کرین اگر دیدان پیدا ہوت او مبرز مین کاٹین علاج برگ تمباکو یا
برگ ککروندا یا مغز آلو بخارا یا برگ شفتالو یا مغز تخم شفتالو پیسکر مبرز پر آمیز لگایا کرین کہ

تاثیر اوسکی اندر مبرز کے پہونچا کرے اور اگر براز کے ساتہ کبھی کرم حیات خارج ہوے یا ستوتے میں لڑکے کے ہونہٹہ تر ہوجایا کریں یا ہونٹ میں مضطرب ہوجایا کرے خواہ دیا کرے یہ بہی علامت پیدا ہونے حیات کی ہے علاج تخم حنظل زہرہ گاو میں پیسکر پیٹ پر لگاویں اور پوست بیخ آنار ترش یا مرشسبز جوش کرکے تہوڑا پانی اوسکا حالت گرسنگی میں پلایا کریں ایضاً قدرے بادیان جوش کرکے اوسکا پانی پلاویں اور اگر سرخ باده عارض ہوے علاج نیب کی چہال تازہ و زہرہ خطائی پانی میں کہسکر لگایا کریں ایضاً برگ شاہترہ ہلیلہ سیاه رسوت برگ نیب گل نیب برگ حنا تخم حنا صندل سفید صندل سرخ مجیٹہ برم ڈنڈی جوزن مساوی پانی میں پیسکر بقدر کنار صحرائی گولیاں تیار کریں ایک ایک گولی صبح و شام دودہ پلاتے والی نگل جایا کرے و قدرے شیر دایہ میں گہسکر لڑکے کو چٹا دیا کریں و اسی گولی کو روغن گل میں کہسکر لگایا کریں ٭

تہذیب نوزدہم فوائد و قواعد سیر و شکار میں

واضح ہو کہ سواے ایام و اوقات شدت گرمی یا شدت سردی کے ہواے کشادہ کہبر ہواے بستہ سے ہوتی ہے معہذا انسان کو لازم ہے کہ اپنے تئیں ہمیشہ زاویہ نشین و گوشہ گزین نرکے گاہ گاہ باوقات مناسب سیر امکنہ کشادہ و غیر محاط مثل صحرا و دریا و باغات کی کیا کرے اور اپنے بدن پر ہواے جوشش ہر مقام کی پہونچایا کرے کہ اس امر سے استحالہ معقول غذاے ماکول کا ہوتا ہے و قوت جسمانی و تقویت و فرحت روحانی ہوا کرتی ہے پس اگر اپنی عمر جوان و مزاج قوی ہووے تو پیادہ یا خواہ سواری گہوڑے تیز و تند پر جہان جیسا موقع و مناسب ہووے سیر کیا کرے اور جب تک آثار ماندگی کے طبیعت پر نمایاں ہوں اس شغل سے باز رہنا چاہیے ورنہ سست روی سے یا سواری مساوی الحرکت پر مناسب ہے اور شکار میں مسرت و فرحت طبیعت کی از بس ہوتی ہے و طبیعت کا خوش کرنا امر معقول ہے اور اسکے ضمن میں مشقت ریاضت و سیر کا بہی حاصل ہوجاتا ہے مگر اسمیں دو امر کا لحاظ رکہنا چاہیے ایک جانوران حیوان الحلال و مردم آزار کے قتل کرنے میں کوشش بلیغ کرنا چاہیے جہانتک کہ ہو سکے انکو زندہ چہوڑنا چاہیے کیونکہ اسمیں صرف اپنا ہی فائدہ نہیں ہے بلکہ حفاظت و آسائش خلائق کی ہے دوسرے سواے جانوران مذکورہ کے جن جانوران صحرائی کا گوشت کہانا از روے اپنے مذہب کے

درست وجائز نہوے اونکا شکار نکیا جاوے اسواسطے کہ اونسے کسی کو کچھ آزار نہین پہونچتا جب اپنا فائدہ بہی نہوے تب اونکی جان مارنا بہتر نہین ہے شعر میازار موری کہ دانہ کش است ٭ کہ جان دارد وجان شیرین خوش است ٭ تیسرے جانوران خوردنی کے شکار کا ارادہ وجرأت کرنا چاہیے الا اگر وہ تین حملہ مین وے ہاتھہ نہ آوین تو اون سے ہاتھہ اوٹھانا خوب ہے اس لیئے کہ اپنی راحت جان یا غذا کے واسطے دوسرے مخلوق کی جان کشی پر زیادہ مستعدی اختیار کرنا مستحسن نہین ہے اور جس جانور کا تعاقب کیا جاوے اس بات پر لنظر رہے کہ وہ اپنی جان بچانے کو مقامات دشوار گذار مین گذر کرتا ہے آپ بہی اوسکے شکار کے دہن مین ایسی جگہہ پر نہ پہونچ جاوے کہ وہان سے معاودت اپنی دشوار ہوجاوے اور صرف جانور مفرور پر نظر نکیا کرے اپنے چلنے کی جگہہ کو ضرور دیکہا کرے کہ نشیب و فراز کے سبب سے خود غلطان وپیچان نہوجاوے اور حربہ چلانے کے وقت اس بات کا خیال کرلیوے کہ کوئی ایسا دوسرا مقابل نہوجاوے کہ جسپر صدمہ پہونچنے سے اپنی جان آفت مین پڑے اگر ایسا ماجرا پیش آوے تو اپنی محنت وشکار کے بچ جانے کا ہرگز افسوس نکرے حربہ سر کرنے سے باز رہے اور حربہ نا مستحکم کو کبہی سر نکرے کہ اکثر اوسکا صدمہ اپنے تئین پہونچتا ہے اور اکثر جانور صحرائی خصوص وہ کہ مردم خوار ہین اگر زخم سلاح اونپر کاری نہین پہونچتا تو پلٹ کر شکاری کو شکار کرتے ہین اونکے شکار کے ارادہ مین اپنی حفاظت کی تدبیر مقدم جانے اور اوقات گرم مین سیاحت شکار کی نکرنا چاہیے کہ گرمی مشقت سے اپنے تئین بہی تکلیف شدید پہونچتی ہے اور وہ تکلیف کبہی موجب سخت بیماری کے ہوتی ہے اور جب قلت روشنی وغیرہ سے شکار بخوبی نظر نہ آوے ہتہیار سر نکرے کہ خطا کرنے کا اندیشہ ہے اور اوس خطا سے یا شکار بچ جاوےگا یا وہ شکار بچ کر اپنے اوپر صدمہ پہونچاویگا

تہذیب ہشتم آداب ملاقات مین

چونکہ ملاقات باہم انسانون مین منفعت ومضرت دونو ہین لہذا جنکی ملاقات سے امید نفع کی ہووے حاصل کرتا رہے خواہ اپنے جانے سے یا اونکے آنے سے اور جنکی ملاقات مین اندیشہ مضرت ونقصان ہو اوسکو قطعاً ترک رکہے اگر اتفاق ہوجاوے تو بدل رغبت نکرے

اور ملاقات ذوی العلوم اور اہل کمال اور ارباب ہنر و اشخاص دانشور سے کسی طور پر خواہ کچھ
فائدہ ہوتا ہے صرف اونکی باتین سننا یا اونکی وضع و رویہ سیکھنا خالی فائدہ سے نہین ہے
لہذا اونکی ملاقات جب میسر آوے اونکی تعظیم و تکریم کرے اور اونکے ساتھ مخاطب رہے اور
باتین بامتیز جو اونکے رتبہ کے موافق ہون اونسے کیا کرے اور اونکی خدمت جس طریق سے ہوسکے
اونکی پسند اور اپنی استعداد کے لائق کرے اور کسان وضع و بد طریقہ و ذلیل پیشہ و شرارت اندیشہ
وخبیث الطبع سے نفرت و مباعدت رکھے اگر ضرورۃً اتفاق ہو تو اپنا کام نکالکر علیحدہ ہوجاوے و
اونکی خوے وخصائل سے اپنے تئین (دور ہی رکھنا) آشنا نکرے مردم اعلے درجہ کے پاس آپ جایا کرے
اور باوجود حصول ایسی بے تکلفی کے بھی اونکی عظمت اور اپنے مرتبت کا ہردم لحاظ رکھے بدون اجازت
کے کبھی بیٹھ نجاوے جس جگہہ بیٹھنے کا ایما پاوے وہین بیٹھے اور اگر اختیار پاوے تب بھی اپنے
سے اعلی درجہ پر نہ بیٹھے اور باتین ہمیشہ مودب کیا کرے وجواب باصواب دیا کرے اور زیادہ
حاضری و نشست نکرے کہ اونکو ناگوار ہووے اور اونکی مرضی دیکھکر رخصت ہووے بروقت
خواہش بیٹھنے کے رخصت ہونا و بروقت ناگواری کے بیٹھنا دونو بیجا ہے اسکا خیال ہر وقت
رکھنا چاہیے اور کسان مساوی درجہ اپنے سے بھی ملاقات رکھنا بہتر ہے گاہ گاہ کاربرآری
یکدیگر ہوتی اور آمد و رفت و طرز ملاقات و مراسم تکریم و تواضع مین مساوات کا خیال رکھے طرفین
کے احسانات و مدارات اپنے اوپر بڑھنے نپاوین تحف و ہدایا مین طریق معاوضہ مساوی ملحوظ
رکھے اور اہل حاجت کی کاربرآری بصورت ملاقات وبحالت پیغام باخبر ہوپہنچنے کے حتی المقدور
خود کیا کرے کہ موجب خوشنودی خالق وخلائق کا ہے

تہذیب نسبت (۱۲) ادائی مراسم ساتھ ہمسایگان اہل محلہ کے

انسان کو لازم ہے کہ جس محلہ مین استقامت کرے وہان کے سکنا سے محلہ سے طریق آشتی
وتجہت جاری رکھے اونکی شادی وغمی مین اونکا شریک حال ہوا کرے موافق اونکی حیثیت اور
لیاقت کے اونسے ملاقات رکھے جو لوگ اپنے جانے کے لائق ہون اونکے یہان آپ جایا کرے
جو لوگ اپنے یہان آنے کے لائق ہون مگر نہ آتے ہون اونسے ہروقت ملاقات اتفاقیہ کی
ایسی خوش اخلاقی و شیرین کلامی کرے کہ وہ از خود سلسلہ ملاقات کا جاری کرین اور ہر وقت

ملاقات کے چند شخص بہت بہتر اور مناسب ہے استفسار حالات خاص اونکے کو کیا کرے جب بہت نکو بخت
درستی کا یقین ہووے اور اگر کوئی ضرورت اونکی معلوم ہووے تو بقدر اپنی استعداد کے ہر طرح سے
اونکی رعایت و امداد کیا کرے سواے اوسکے جسمین اپنے نوبت و عزت کا نقصان ہو نہ ہووے اور
اونکے دشمنوں سے دوستی نکرے اور انکے دوستوں اور عزیزوں کو کسی امر مین رنج نہ ہووے
اور اونکے کسی مال پر نظر طمع کی نکرے اونکے اہل و عیال پر نظر بد نکرے اور جو کوئی محلہ مین و جمع
وغیرہ ہووے بالاتفاق دوسرون کے اوسکو فہمایش و نصائح کرکے خوب بد اوسکی تبدیل
کرادے اگر یہ تدبیر اثر نکرے تو اوسکو اپنے محلے سے جدا کر دینے کی فکر کرے اگر آپس کی کوشش کارگر نہووے
تو باطلاع حاکم اوسکی اصلاح کرادے ایسی روش و طریقہ محمود سے اہل محلہ بہی اسکے خیرخواہ و ہمدرد
و معاون اور ہر حال مین شریک رہتے ہین اور راحت اسے ایسے طریق سے اپنے تئین بخوبی آسایش
و آرام رہتا ہے اور طبیعت کو وسوسہ و اندیشہ مضرت اور تکلیف کا نہین پہونچتا

تہذیب سنت دوم حفاظت و تقویت اعضاے رئیسہ مین

جاننا چاہیے کہ آفریدگار عالم نے انسان کے بدن مین چار عضو رئیس پیدا کیے ہین تین کو سبب
شخص یعنی اونسے حفاظت اوس شخص کی ہے اور ایک رئیس سبب نوع یعنی اوس سے
حفاظت نوعیت مردمی کی ہے بدون اوسکے مردمی نہین رہتی رئیس کے معنی اس مقام پر
یہی ہین کہ اوس عضو کا فعل تمام بدن پر ہوتا ہے پس انسان کو لازم ہے کہ اون اعضا کی تقویت
اور اونکی دفع مضرت کا ہمیشہ خیال رکہے کہ اونسے فائدہ کامل یعنی بقاے شخص و بقاے
نوع حاصل رہے اول رئیس سبب شخص قلب عضو صنوبری شکل سینہ مین بائین طرف ہے
اور روح حیوانی یعنی جان کا مقام ابتدائی ہے اوسی سے بذریعہ عروق شرائین کے تمام
بدن کو روح پہونچتی ہے پس فعل ریاست اوسکا تمام جسم کے ساتہہ ظاہر دوسرا رئیس سبب
شخص دماغ مقام روح نفسانی کا ہے پیشانی کی طرف مقدم دماغ کہلاتا ہے بالکل اعصاب
حس ظاہری و باطنی کی اوسی مقام سے نکلے ہین دطرف گردن کے موخر دماغ کہلاتا ہے تمام
اعصاب حرکت کی اوسی جگہ سے نکلے ہین جب کہ تمام بدن کو روح نفسانی و حس و
حرکت بذریعہ اعصاب کے اوسی دماغ سے پہونچنا متعلق ہے پس ریاست اوسکی تمام

جسم پر نمایان ہے تیسرا رئیس بحسب شخص کبد ہے سینہ مین بطرف داہنے و مقام روح طبعی کا ہے ہضم غذا کا معدہ مین ہوکر خلاصہ اوسکا کبد مین پہونچکر جوش پاتا ہے اور وہان سے بذریعہ عروق اور روح طبعی تمام بدن کو تقسیم ہوتا ہے فعل رئیسانہ اوسکا واضح ہے چوتہا رئیس بحسب نوع انثیین ہین مقام اوسکا ظاہر ہے وہ جو خلاصہ کہ تمام بدن مین کبد سے پہونچتا ہے ذخیرہ بدن ہونے سے بچا ہے انثیین مین پہونچکر بسبب سفیدی اوس عضو کے سفید ہوکر بوقت ہیجان باہ کے خارج ہوتا ہے اور اوسکے فعل سے تمام بدن کی غذا سے پس ماندہ جسکو فضلہ کہتے ہین خارج ہوتا ہے اور تمام جسم کو تلذذ عمدہ حاصل ہوتا ہے اور اوسکے نہونے سے نوعیت باقی نہین رہتی لہذا وہ بہی رئیس بحسب نوع کے معدود ہے مقویات دماغ آملہ ہلیلہ کابلی سیب وبہی امرود گل سرخ عرق گلاب نارنج فندق بالنگو سعد کوفی سنبل الطیب قرنفل مشک جوزبوا مروارید عود عنبر قرنفل زعفران کندر اسطوخودوس یاسمین مغز تخم کدو مغز تخم کاہو صندل سفید بادام شیرین زنجبیل دماغ حیوانات گوشت ماکیان اور تیتر دراج اور شیرمش کا مقویات دل اور مفرحات امرود انار شیرین اور انار ترش ابریشم آملہ بیت ترنج شگوفہ لیمون آب ترنج اظفار الطیب آلو بالو بجوریہ مرجان و بیخ مرجان بہمن بسفائج بذر الحماض برگ تنبول سیب وبہی وانجیر و تمر ہندی و زہر مہرہ خطائی و گل چاندنی وجدوار دانہ الائچی سفید درونج دارچینی مشک زرنباد یاسمین سلیخہ سنبل الطیب گل کریل زعفران شقاقل صندل سفید طباشیر عنبر عود ورق طلا ورق نقرہ مغز پستہ فرنجمشک کہربا قرنفل کافور کندر کشنیز کتیرا گاؤزبان مروارید گل نیلوفر تمام پودینہ گل سرخ یاقوت سنگ یشب لاجورد عرق کیوڑہ شراب الصالحین مقویات جگر افسنتین جوزبوا زرنباد سعد درونج دارچینی تخم کشوث اسارون مغز پستہ مصطگی قاقلہ عود ہندی زراوند بادرنجبویہ اظفار الطیب حماما میوہ حب بلسان راوند غافث کاسنی گل سرخ زرشک نشاستہ انار آب باران مضرات جگر آب سرد نارنگی خرما انجیر تر نہایت خشک اور مداومت سرکہ کی اور شہد کی جو موسم سرما مین مہیا ہو۔

تہذیب بست و سوم تدابیر حفاظت و تکثیر منفعت عقارین

ملکیت جائداد غیر منقولہ کی اگر بوراثت یا ہبہ و تملیک کے ہو سکے یا بعطا سے حاکم کے

دستیاب ہوسکے بہت سی بدولت دمشہ انسان کو چاہیے کہ بذات خود وجود جایداد غیر منقولہ کے
اوسکے حاصل کرنے مین کوشش کرے کیونکہ ایسی جایداد مین اگر منافع ماہواری یا قسطی یا سالانہ
نہین ہوتا تب بھی یہ فایدہ عمدہ ہے کہ اگر جایداد کی ذات مین کوئی خلل ونقصان لاحق نہووے
تو مدتون تک اوسکی قدر وقیمت باقی رہتی ہے قدامت وسال گشتگی سے کچھ نقصان اوسمین نہین آتا
پس لازم ہے کہ اگر ایسی جایداد اپنی ملکیت مین بہم پہونچے تو اوسکی تدبیر بقا وتکثیر نفع مین کوشش
معقول مرعی رکھتا رہے اور قیام ملکیت جایداد کا اس طور پر ہوتا ہے اول اگر حاکم وقت کا کوئی
حق اوسمین مقرر ہو تو اوسکو بوقت معینہ ادا کردیا کرے ورنہ حاکم بغرض ایصال اپنے حق کے
اوس جایداد کو واسطے چند روز کے یا واسطے دوام کے دوسرے شخص کو دے دیتا ہے تو قطع نظر
محرومی حصول منافع کے اپنی ذات بھی دوسرے آفات مین پڑتی ہے اس سبب سے کہ اکثر
قابض حال درپے مٹانے نام ونشان قابض سابق کے ہوجاتا ہے دوسرے ایسی جایداد کے
مالک کو چاہیے کہ اپنے کفاف اوسی کے منافع سے کرتا رہے قرض نہ لیا کرے اور اگر بضرورت
شدید اتفاق ہو تو کفاف مین عسرت کرکے قرض ادا کردیوے کیونکہ مواخذہ زر قرضہ کا ایسی جایداد
پر مثل تیر کے نشانہ پر لگتا ہے اور اگر کسی تدبیر ناصایب سے بیچا جاتا ہے تو زیادہ تر خرابی وبربادی
ہوتی ہے تیسرے ایسے افعال ذمیمہ سے بچتا رہے جن سے جایداد پر نقصان عائد ہوتا ہے
اور تدابیر تکثیر انتفاع کی یہ ہین اولاً اوسکے ساکن وکارگذارون کو اپنے حسن سلوک سے
ایسا راضی رکھے کہ وے خود ہمیشہ درپے ازدیاد منافع کے رہا کرین ثانیاً اونکے آپس مین
خصومت وبددلی ہونے نہ دیوے اگر اتفاقاً واقع ہوجاوے تو باہم ایسی مصالحت کرادیوے
کہ کسی کا نقصان غیر واجب نہونے پاوے اور آیندہ کو بنیاد منازعت باقی نرہے ثالثاً ہر شخص
کی پیشہ وری مین ایسی مدد دیتا رہے کہ ترقی ہر پیشہ کی ہوتی جاوے اسواسطے کہ طمانیت اور
خوشدلی رعایا سے ہر طور فائدہ مالک کا متصور ہے رابعاً زمین کو افتادہ وبیکار نرہنے دیوے
جو زمین جس کام کے لائق کثرت رائے سے سمجھی جاوے اوس کام مین رکھے اگرچہ بالفعل
اوس سے کچھ فائدہ بھی نہو خامساً کثرت سے وے چیزین کاشت کرایا کرے جسکا پیداوار
اوس زمین مین اور قریب اوسکے زیادہ ہوتا ہووے سادساً اون چیزون کی پیداوار کی ترقی

تدبیر کیا کرے جو اوس جوار مین بہ نرخ گران فروخت ہوتی ہون سابعاً زمین مزروعہ کے ہوت
کی ایزادگی جن چیزون کے ڈالنے یا بونے سے ممکن ہوے اون چیزون کو اوسپر بہیا کیا کرے
ثامناً اگر قلت پانی کی ہوے کنوان و تالاب وغیرہ طیار کراوے تاسعاً جو زمین جابجا چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے اچھے نظر آوین اور صلاحیت نصب درختون کی رکھتے ہون اونمین درختان محصولی
نصب کراوے کہ اونکی پیداوار سے رفاہ رعایا و ترقی محصول کی ہوتی ہے عاشراً از سیداران
قرب جوار سے رسم اتحاد باہم اعانت و امداد کی رکھے کہ وے لوگ درپے ویرانی کے نہون
احد عشراً رعایا کی نسبت سخت گیری لگان و ابواب زمینداری کو یکایک نہ بڑھائے
بتدریج اوپر گوارا ہونے دیوے

تہذیب ثالث و چہارم طریقۂ تجارت مین

یہ پیشہ اگر خوبی سے انجام پاوے تو روپیہ سے روپیہ بڑھتا ہے اور تاجر بدون کسی ہنر ذاتی کے
معزز و ممتاز نظر آتا ہے اسمین امور عمدہ و پسندیدہ یہ ہین اولاً کسی دوسرے سے قرض لیکر
تجارت نکرنا کیونکہ اگر کسی طرح سے نقصان پہونچا تو اپنی حیثیت موجودہ مین صدمہ آتا ہے اور
اگر بضرورت شدید کے ایسا اتفاق پڑے تو زر انتفاع سے ادا کر دینا اوس قرض کا مقدم جانے
ثانیاً ایسے اشیا کی تجارت نکرنا چاہیے کہ تھوڑے قیام مین ناقص و کم قیمت ہو جاتی ہو کس واسطے
کہ اگر فروخت مین کسی سبب سے توقف ہو گیا تو جنس کے ناقص ہو جانے سے خود ہی اوسکی
قیمت کم ہو جاویگی منافع کو کون کہے اور جب تک ایسے اشیا فروخت نہون اونکی صفائی اور
حفاظت مین کوشش رکھنا چاہیئے کہ نقصان ذاتی سے محفوظ رہین ثالثاً ایسے اشیا سے
کم نفع کی تجارت نکرنا چاہیئے کہ اوسکا انتفاع اخراجات تجارت مین صرف ہو جاوے اپنی
معیشت کو پس انداز نہو رابعاً جاندار کی تجارت مین زیادہ ہوشیاری و احتیاط درکار ہے اسواسطے
کہ اگر تیارداری مین کفایت خرچ کی کی گئی تو اونکی حیثیت و مالیت کم ہو جاتی ہے اور اگر
کسی کی اجل پہونچ گئی تو کل مالیت برباد ہوگی اور تاجر بیچارہ دقت مین پڑا پس لازم ہے کہ
اونکی تیمارداری مین خبرداری رکھے اور فروخت کرنے مین جلدی کرے جب قیمت مناسب
ملنے لگے بامید نفع کثیر آیندہ کے اصلا تامل بیچنے مین نکرے اور جس مقام پر فروخت گران قیمت

حاصل ہو پیشتر ہی وہان جالے پہونچے دوسرے مقامات مین یا سیدھ موہوم قیام نکرے تماشا جو شرعاً تجارت
یا ممنوع ہو اوسکی تجارت ہرگز نکرے کیونکہ خالق کا گنہگار ہونا اور اماثل اقران مین بدنام و مطعون ہونا
بہتر نہین ہے عاقل کو چاہیے کہ ہمیشہ گنہگاری سے اپنے تئین بچاوے اور اپنی عزت و آبرو کی ترقی مین سعی کرتا رہے

تہذیب ششم ہدایت ذوالعلم نوکری مین

خوبی نوکری مین عمدگی یہ ہے کہ کوئی سرمایہ نقد یا جنس درکار نہین ہے صرف ہنروالی و محنت و مشقت
و دیانت داری سے وسعت معاش و ترقی عزت کی ہوتی جاتی ہے اور برائی یہ ہے کہ اپنی عزت
موجودہ و آسائش جسم و طمانیت خاطر جو بہترین نعمتہاے دنیاوی سے ہین باختیار آقا کے ہوجاتے ہین
آسائش و طمانیت تو ہر دم مفقود رہتی ہے مگر عزت بھی اپنی کارروائی بیجا خواہ شکایت خلاف
سے کبھی اتفاقاً معدوم ہوجاتی ہے بموجب قیامت نظر آجاتا ہے کہ کھانے پینے والے اور دوست
و یگانہ سب علیحدہ ہوجاتے ہین اور تماشا یہ ہے کہ اپنے کام نہین آتا کوئی مال و متاع اپنے قابو اور
اختیار مین نہین رہتا صدہا مصیبت و تکلیف اپنی دامنگیر ہوجاتی ہین اشخاص عاقل ہر وقت کو ہمیشہ
یاد کرکے اپنے تئین افعال ذمیمہ و ناخوشی خلائق سے بچاتے ہین شعر ولیس مرگریہ آخر خندہ ایست
مرد آخر بین مبارک بندہ ایست اب جاننا چاہیے کہ نوکری انواع و اقسام پر ہے لیکن کارگذاری
دیانت داری سب مین درکار ہے و بغرض اجراے کفاف و محنت و رفع احتیاج او ضرورت کے
کسی نوکری سے انکار و اکراہ نکرنا چاہیے سواے اوس نوکری کے جو مذہباً ممنوع یا اپنی برادری اور
ہمچشمون مین معیوب ہووے یا آیندہ کسی طرح کا وسوسہ و اندیشہ اوسمین نظر آوے مگر سب سے بہتر
تدبیر ہے کہ زبان حاکم وقت اور زبان مروجہ دفترہاے حاکم کی سیکھے اور اوسکے لکھنے پڑھنے مین مہارت
کامل حاصل کرے اور نوکری مالک ملک کی اختیار کرے اور امور ماموره کو بخوبی و ہوشیاری اور
دیانت داری انجام دیتا رہے کوئی کام اپنے ذمہ کا پس ماندہ نرکھے اور اوسکے اوراق متعلقہ دفتر
مخفیہ پر آگاہی بہم پہونچاتا رہے و قواعد مصدرہ آقا کو بخوبی ملحوظ رکھے اور اپنے افسران آقا کو تقدیم اوامر
و ترک نواہی و کثرت کارگذاری سے راضی و خوشنود رکھا کرے کہ مواقع مناسبہ پر باعث ترقی
مناصب و وجہ کفاف ہونا چاہوے و بہترین روزگار پیشہ مین معدود ہووے اور ایام نوکری
مین اپنی تنخواہ سے زیادہ خرچ نرکے کچھ پس انداز واسطے حوائج آیندہ کے رکھا کرے قرض تا

وزرکشی بیجا سے مصارف بیہودہ نہ بڑہاوے ورنہ مدلول غبن وخیانت کابہی ہوگا کیونکہ عادت طبعی انسان کے واسطے پس انداز کرنے کی ہے نہ تہی دست رہنے کی ودیگر ظاہر کہ اگر نوکری پر قرض لیا کریگا تو بیکاری مین کیا کرےگا یہی مثل پیش آویگی اگر نوکری مین قرض لیگا تو بیکاری مین بہیکھ مانگے گا

تہذیب بابت ششم معاملات مین

باہم انسانون کے کسی عمل واقع ہونے کو معاملہ کہتے ہین اور کسی آدمی کو اس سے بےتعلقی کامل نہین ہوسکتی خواہمخواہ کسی وقت مین کسی طرح کا معاملہ چہوٹا یا بڑا ہر شخص کو کرنا پڑتا ہے پس اسمین چند امور کا لحاظ رکہنا ضرور ہے اول باوجود شدت ضرورت کے کوئی معاملہ کبہی ایسا نکیا جاوے جو مذہبا غیر جائز اور اشخاص ہمجنس مین معیوب وحاکم وقت کے یہان سے ممنوع ہووے دوسرے جو معاملہ کیا جاوے فریق مقابل کے نفع رسانی کا خیال اپنے منفعت پر مقدم رہے اصلا اوسکے مضرت کی خواہش اپنے دل مین نہ آوے تیسرے کوئی معاملہ ایسا مخفی نہ ہووے کہ بروقت ضرورت کے کوئی واقف کار اوسکا نملے اور ایسا اعلان بہی نکیا جاوے کہ مفسدین وحاسدین کو موقع خلل اندازی کا حاصل ہوجاوے اور نہ اسقدر جلدی کیجاوے کہ اوسکے حسن وقبح پر اپنی طبیعت حاوی نہوسکے نہ اسقدر تاخیر وتوقف کیا جاوے کہ طرفین سے کسیکا کچہہ حرج ہوجاوے چوتہے کسی دانشمند معتمد سے مشورہ کرکے کیا جاوے جو کام مشورہ سے ہوتا ہے وہ اکثر اچہا ہوتا ہے پانچوین جو کچہہ کیا جاوے صحیح ودرست ہووے قریب وغیر واجب کارکا نہووے چہٹوین معاملہ مالک یا شخص مجاز کے ساتہہ عمل مین آوے ورنہ انواع قباحتین نمودار ہوتی ہین اور یہ مثل پیش آتی ہے کہ نقصان مایہ ودیگر شماتت ہمسایہ ساتوین قواعد مروجہ وقت کے ساتہہ باستحکام مناسب کیا جاوے کہ بروقت ضرورت اوسکے ثبوت صحت مین عاجزی واقع نہووے مورد الزام ہونا پڑے

تہذیب بابت ہفتم تربیت اولاد مین

جب ایام شیرخوارگی اولاد کے ختم ہوجاوین (اغذیہ مناسبہ کا استعمال رہا کرے جس سے بقای صحت وازدیاد برقوت کا ہوتا رہے وکسان خوش منظر وخوشگو وخوش اخلاق اوسکی پرورش وخدمت پر مامور کیے جاوین اور اونکو ہدایت ہوتی رہے کہ سخنان مذہبی اور عقل مندی کے باہم اور اوس سے کیا کرین کہ اچہی باتین سن سن کر اونہین سے آشنا ہووے ودرشت کوئی

و دشنام دہی و بے حیائی و سخن مجاز کر بولنے اور دست درازی کرنے اور کوئی آنکھ دبا سکے دیکھنے اور بدن
کشادہ رکھنے کی عادت ہونے نہ دیوین ایسی حرکات سے روک ٹوک رکھا کرین اور جب کہ
قوت گفتار و رفتار کی بخوبی حاصل ہو جاوے دختر کو عورت ہوشیار عفیفہ تمیزدار کے ہاتھ سے
پرورش کراوین تاکہ بات چیت نشست برخاست مناسب حال عورتون کے سیکھے اور جب
جیسی اسکی عقل پختہ ہوتی جاوے امور خانہ داری و سوزن کاری وغیرہ کے و مراتب عفت
و عصمت و شرم و حیا کے تعلیم و تلقین کیا کرین اور بقدر ضرورت مذہبی و خانہ داری کے پڑھنا
لکھنا سکھلا دین اور اولاد مذکور کو مردان صاف طبیعت و خوش ظاہر و سلیقہ شعار و حرف آشنا
سے پرورش کراوین کہ حرکت سکون و نشست برخاست و گفتگو عاقلانہ سیکھے اور چاندی اور
سونا و جواہرات اوسکے بدن پر نرکھا کرین کہ اشخاص بد دیانت و خیانت پیشہ سے کبھی انواع
مضرت پہونچنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جب عقل پختہ ہونے لگے سمجھنے بوجھنے کی قوت ہو پہلے
معلم ہم مذہب و خوشخو دیندار واسطے پڑھانے لکھانے کے مقرر کرین مگر دس برس کی عمر تک
کچھ دیر محنت تعلیم علوم کی لیا کرین اور کچھ دیر تک لہو و لعب کی فرصت دیا کرین کہ طبیعت اوسکی
دب نجاوے اور طاقت ہر طرح کی زیادہ ہوتی جاوے جب کہ عقل کامل ہو جاوے جہان تک
کہ زیادہ ہو سکے ہر قسم کی زبانین سکھلاوین اور لکھنا اقسام خطوط کا تعلیم کراوین کہ انسان کی صفت
اس سے زیادہ کوئی نہین ہے کہ سب قسم کی زبانین سمجھے اور بہت اقسام کے خطوط لکھنے پڑھنے
کی مہارت رکھے تاکہ غیر ملکون کی اچھی و بُری باتون پر واقفیت حاصل کر سکے اور اسقدر علوم
فنون پڑھانا و سکھلانا ضرور ہے اول علم دین کا پڑھوائے جس زبان مین ہو اسواسطے کہ علم دین
کے پڑھانے سے آدمی کی عقل درست ہو جاتی ہے بھلے برے کا تمیز ہو جاتا ہے اور طبیعت
کو متانت و ثقاہت آجاتی ہے اور اپنے خالق حقیقی کی مرضی پر چال و چلن اختیار کرتا ہے دوسرے
مالک ملک کی زبان اور اوسکا خط اور جو زبانین اور خط کہ اوسکے دفترون مین مروج و مرسوم
بالضرور سکھلاوے کہ اسمین بہت سے فوائد ہین اور اگر کوئی منفعت زیادہ نہوگا تو اسقدر تو ضرور
حاصل ہے گا کہ قواعد کارروائی حاکم کے جانیگا اور اپنے متعلق جو کام و احکام ہونگے اوسکو بخوبی
سمجھ لیا کریگا تیسرے علم طبابت پڑھوائے جس سے اپنی اور اپنے متعلقون کی حفاظت صحت

اور دفع مرض کی تدبیر کرلیا کرے کسی غیر کا محتاج نرہے چوتھے بقدر ضرورت علم جراحی کی تعلیم کرائین
کہ ہر آدمی کو ضرورت معالجہ ٹوٹنے پھوٹنے اعضا و پھوڑا وپھنسی کی ہوا کرتی ہے پانچوین علم نجوم پڑھوئین
کہ سعادت و نحوست ستارون کی و برائی و بھلائی فصلون اور ایامون کی دریافت کرسکے چھٹے علم
فلاحت کا تعلیم کرائین جسمین درختون اور باغون اور زراعات کی تدابیر عمدہ و بہتر کرنے مین کسی
دوسرے کا محتاج اور امور ضروری مین معذور نرہے ساتوین علم حساب پیمائش کا سکھلائین جس سے
اپنے ضروری حسابات وپیمائش اراضیات مین بے مہارت و ناکارہ و محتاج غیر کا نرہے آٹھوین
فنون ریاضت و سواری وحربہ رانی کی تعلیم و مشاقی کراوین کہ ان سے حفاظت اپنی جان و مال کی و
دفع ایذا رسانی دشمنون کی کرسکے نوین امور خانہ داری و تحفظ عزت و مال کی جیسا اپنے خاندان کا
دستور ہو بطور خود سکھلایا کرین دسوین سات برس کی عمر تک اچھی اچھی پوشاک پہنا کر اپنا اور اوسکا
دو احباب کا دل خوش کیا کرے زان بعد او نیس بیس ۱۹ ۲۰ برس کے سن تک پوشاک خوش وضع اور
خوش قطع سے ممانعت رکھے کہ اس سے اکثر طبیعت خراب و بدوضع ہو جاتی ہے گیارھوین جب
اولاد ذکور یا اناث بعمر بلوغ کامل پہونچے برسم برادری و خاندان اپنے کے اونکا ازدواج مطابق
مذہب کے کردوین کہ اسکے توقف و تعویق مین انواع مفاسد دینی و دنیوی وقوع پذیر ہوتے ہین

تہذیب بست و ہشتم تدابیر سفر مین

سفر دو قسم کا ہے ایک سفر مجبوری جو بہ تبعیت کسی دوسرے کے کرنا پڑتا ہے گو اوسمین کسی قدر تکلیف ہی کیون نہو
مگر آدمی اپنے خاطر خواہ سامان سفر نہین کرسکتا اور نہ مسافت و قیام اپنی خواہش کے موافق کرسکتا ہے
اوسمین ایقدر ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ جس واسطے سفر کرتا ہوا وسکا سرانجام بخوبی کرلیوے اگر
اوس مین کسی طرح کا تعذر و تعلل ظاہر ہوگا تو علاوہ تکلیف سفر کے عدول حکمی و بدسرانجامی سے منسوب
اور معتوب ہوگا دوسرا سفر اختیاری کہ باختیار خود بروقت مجوزہ اپنے کسی کام کے واسطے خواہ
صرف تفریح طبع کے لیے سفر اختیار کرے اور چلنا پھرنا بہ اختیار اپنے ہووے اوسمین آدمی کو
لازم ہے کہ جملہ مراتب سفر پر لحاظ کرکے سب سامان ضروری جسکے نہونے سے فرحت و مسرت طبیعت
مین خلل پڑے اپنے ہمراہ لیوے اور یہ طریق اختیار کرے ایک یہ کہ کوئی کتاب مذہبی متعلق
بعبادت کہ اوسکا مطالعہ موجب بصیرت و عبادت کا ہووے ہمراہ لیوے دوسرے ایسی چیزین

جو بروقت عبادت کے کام مین آتی ہون ساتھہ رکھے کہ اوسکے نہونے سے ہرج یا نقصان عبادت
مقصود مین پیش نہ آوے تیسرے چیزین پانی بہم پہونچانے کی ساتھہ لیوے کہ بروقت ضرورت
کے پانی میسر آجاوے کیونکہ پانی سے آرام انسان وحفاظت جان وتعمیل عبادات کی ہوتی ہے
چوتھے کچھہ اشیاے غذائی طیار وموجود رکھے کیونکہ اکثر اوقات غذا کا نہ ملنا موجب تکلیف شدید
وباعث ہلاکت کا ہوتا ہے وہر مقام پر ایسی چیزین میسر نہین آتین پانچوین سواری ومردم ہمراہی
بقدر ضرورت واستعداد کے ہمراہ رکھے کہ بدون اسکے آسایش سفر نہین ہوتی چھٹے کسی آدمی
نا آشنا کو اپنے واپنے اسباب ومردم ہمراہی کے نزدیک نہ آنے دیوے اور باوجود ظہور اونکی
خیر خواہی وخوش آمد کے ہرگز ساتھہ نہ لیوے کہ اکثر مردم بدکار ہوشیار ایسے تملق وچاپلوسی سے
خدمتگار وکار گذار بنتے ہین اور قابو پاکر زر ومال لیکر غائب ہوجاتے ہین اور بعضے اشقیا جان
کو بھی صدمہ پہونچاتے ہین وقتل وہلاکت مین اصلا دریغ نہین کرتے ساتوین جو اجناس کہ مول
کہ خرید کرے ذخیرہ عام دوکاندار پیشہ ور سے خرید کرے کہ اوسمین شبہہ آمیزش کسی چیز منشی و
مہلک کا کمتر ہوتا ہے آٹھوین اطعمہ واشربہ زیر نگرانی اپنے یا مردم معتبر کی رکھے اسواسطے کہ
اشخاص بد سرشت وبد طینت قابو پاکر کہانے پینے کی چیزون مین اشیاء منشی یا مہلک ملادیتے ہین
اوسکے کہانے پینے سے جب لوگ غافل وبیہوش ہوجاتے ہین مال واسباب لیکر بہاگ جاتے
ہین نوین اگرچہ نہایت گرسنہ وتشنہ ہون مگر کہاتے پیتے مین ہرگز عجلت واضطراب
نہ کیا کرین رنگ وعزہ اطعمہ اشربہ پر بہی لحاظ رکہا کرین اگر تہوڑا بہی تغیر دریافت ہو فوراً دستکش
ہوجاوین اوجسقدر پیٹ مین گیا ہوئے جلد قے کرکے اوسکو نکال ڈالین دسوین شب کو
نیند مین غافل پاکر چور وراہزن وڈاکو وغیرہ اپنا کام باطمینان تمام کرتے ہین مناسب ہے کہ نوبت
بنوبت دو ایک آدمی ہر وقت جاگا کرین بروقت پیش آنے کسی واردات کے سب کو بیدار
کردیا کرین کہ آئیندگان موذی ہوشیار وبیدار دیکھکر دفع ہوجاوین واگر اون سے
مقابلہ کی نوبت آوے تو بیداری مین ہوشیاری ومستعدی تمام عمل مین آوے گیارہوین اگر
منزل مقصود کی دو راہ ہوویں ایک مسافت بعید مگر ہموار وبہ امن وآسایش وبخیل ہو دوسری
مسافت قریب الا ناہموار واندیشہ رہزنان ودزدان وجانوران مردم خوار وحیوانات موذی کا اوسمین ہو

اس حالت مین اگرچہ اپنا سامان قابل اطمینان کے ہو مگر مسافت بعید کو ختیار کرین کیونکہ رہ پر خطر
سے گذر کرتے مین اگر کسی طرح کی مضرت پہونچے تو اپنا نقصان ہوا و بےجان تحمیق کے سننا پڑا
اور اگر بسلامت گذر ہو گیا تب ہی نسبت دانش مندی کے نہین کی جاتی

تہذیب بیست نہم امور متفرقہ مین جو انسان کو اتفاقاً پیش آجاتے ہین

فائدہ کتے دیوانہ کے کاٹنے کا علاج نبات سرخ باریک تراش کر بقدر دو ماشہ تہوڑے
قند سیاہ مین لپیٹ کر کہانا ایضاً پیاز و نمک سرکہ مین پیسکر زخم پر لگانا کہ سمیت اوسکی بہا کر
ایضاً پیاز کچل کر اوسکا پانی نچوڑ کر بقدر یکنیم تولہ کے چند بار پینا ایضاً سرطان سوختہ دو تولہ لوبان
سفید ایک تولہ نبات سفید ڈیڑہ تولہ سفوف کر رکہین تین ماشہ صبح کو چہ ماشہ شام کو کہایا کرین
ایضاً ولایتی بتنول کے تخم اکیس ۲۱ عدد تہوڑے پانی مین پیسکر تہوڑی نہایت سفید ملا کر چالیس
روز تک پیا کرنا انتباہ جب کتے کا کاٹا ہوا ڈرنے و بہونکنے لگتا ہے کوئی دوا فایدہ نہین کرتی
مگر اکوہر کی جڑ کا چہلکا پانی مین پیسکر پلاتے ہے قے بکثرت ہوتی ہے اوسمین پلے نکل جاتے ہین
بشرط حیات کے اکثر صحت ہو گئی ہے فائدہ بہیڑیا اور سیال اور لومڑی کے کاٹنے کی بھی دوا یہی ہین
فائدہ سانپ کے کاٹنے کا علاج کاغذی لیمون کے ساتہ دانہ پانی مین پیسکر ملانا ایضاً قدرے
ہینگ کو شراب مین گہول کر پلانا ایضاً لہسن یا پیاز یا گندنا یا اسپند پانی مین پیسکر پلانا ایضاً گوشت
کا گوشت خشک یا سرطان بریان تین تین ماشہ کہانا فایدہ اگر غلبہ زہر سے بیہوشی ہو گئی ہو
کا کج ہندوستانی کی تپی ملکر سونگہانے سے ہوش آجاتا ہے ایضاً گوما سفید یا زرد پہول کے
کل اجزا سے جو کچہ مہیا ہو پانی مین پیسکر پلایا اور اگر حلق سے نہ اوتر سکے اور بیہوشی ہو اور دانت
بیٹھہ گئے ہون تو ناک مین ڈالنا از بس مجرب ہے فائدہ بکہیر کے کاٹے ہوئے کو کودو کا
پیال پانی مین تر کرکے پلانا نہایت مفید ہے ایضاً پیاز کا پانی نچوڑ کر پلانا بہی مفید ہے فائدہ
بچہو کے مارنے کا علاج اگر زخم اوپر سے مضبوط باندہ دیا جاوے تو زہر کا اثر اوپر کو نہین چڑہتا
پہر دوا سے دفع ہو جاتا ہے ایضاً تخم خام پیسکر لگانا ایضاً تخم السی پیسکر لگانا ایضاً برگ تازہ
کپاس پیسکر لگانا ایضاً روغن زرہ ملا کر لگانا ایضاً ہینگ یا لہسن یا عقرقرحا پیسکر لگانا ایضاً
پہو کچل کر لگا دینا ایضاً چوہا یا مینڈک پہاڑ کر باندہنا فائدہ کنکہجورے کے کاٹے کا علاج سرکہ

نمک باہم ملاکر لگانا ایضاً روغن زرد لگانا فائدہ چھپکلی کے کاٹنے کا علاج اگر ممکن ہو تو کاٹنے
کے مقام پر شاخ پیپے سینگیان لگا کر خواہ دوسری تدبیر سے چوس کر زہر خارج کر دین زان بعد
چونہ سرکہ مین گھس کر لگا دینا کہ قرحہ ہو کر زہر خارج ہو جاوے فائدہ مکڑی ہر قسم کی کاٹنے اور مل جانے
کا علاج خاکستر چوب انجیر نمک ملا کر لگانا ایضاً چاندی یا سونے کی گھریا اور چونہ ملا کر لگانا
ایضاً سنگ کہتائی اور چونہ لگانا ایضاً گیچوا کی مٹی لگانا فائدہ آدمی کے کاٹنے کا علاج پیاز
پیسکر شہد ملا کر لگانا ایضاً آرد باقلا و سرکہ ملا کر لگانا ایضاً گسولت کی جڑ پیسکر شہد ملا کر لگانا ایضاً
کاٹنے و ناخون کے زہر کو مفید ہے روغن شرشف چار تولہ موم ایک تولہ مردآسنگ اور سہروزہ تین
تین ماشہ آگ پر رکہ دستور مرہم بنا کر لگایا کرنا فائدہ بچہناگ کے زہر کا علاج تخم شلغم جوش کرکے گھی
ملا کر قے کرنا ایضاً پیچ کنیر دو ماشہ پانی مین پیسکر پینا اور بدفعات ایسا ہی کرنا فائدہ سنکھیا کے
زہر کا علاج گولر کا دودہ خواہ اوسکے پہل یا پتی یا پوست درخت پانی مین پیسکر پینا نہایت مجرب ہے
فائدہ ہرتال و زنگار و نورا و شنگرف کے زہر کا علاج تخم السی و تخم خبازی و تخم لٹ زیرہ
جوش کرکے پینا اور قے کرنا چند بار اور اوسکے بعد لعاب السی دودہ مین ملا کر پیا کرنا فائدہ افیون
کے زہر کا علاج ہموزن افیون کے ہینگ کہانا ایضاً گنوار کا ساگ پیسکر پینا ایضاً کاغذ سفید سوختہ کر
پینا ایضاً سب ناخون پر نمک لگانا فائدہ دہتورہ کے زہر کا علاج مقابلہ تخم کے تخم و برگ کے
برگ کپاس ہر قسم کی پیسکر پینا فائدہ رساں ہے ایضاً روغن کنجد آب گرم مین ملا کر پی کر قے کرنا ازبس
مفید ہے ایضاً ارنڈ کا پتا تازہ پیسکر نچوڑ کر پانی اوسکا پلانا ازبس مفید ہے فائدہ بیٹھے دودہ
کہا جانے کا علاج جسکے کہانے سے بدہضمی و تحریش شکم کی ہوتی ہے فوراً قے کر ڈالنا ہے
اور نو ماشہ پودینہ تازہ خواہ نصف اوسکا خشک پیسکر پینا ایضاً تہوڑے دانہ چنے کے
سرکہ مین پیسکر پینا فائدہ اگر آدمی کے بدن مین ہڈی یا کانٹا یا کوئی چیز اور چبہ کر اندر رہ جاوے
علاج مدار کا دودہ بہرنا ایضاً سوہاگا خام و شہد ملا کر لگانا ایضاً اجواین دیسی
سفوف کرکے قند سیاہ ملا کر پکا کر لگانا اور اوسپر کوئی پتا رکہکر باندہ دینے سے نکل جاتی ہے
تدبیر اگر سینی یا پیتل یا شیشہ یا کانچ کا برتن ٹوٹ جاوے اور جوڑ اوسکا موجود ہووے
نشاستہ گندم یا نشاستہ آرد گندم اور چونہ آب نارسیدہ و قند سیاہ ملا کر مثل مرہم کے

پکاکر جوڑ پر لگا کے وصل کر کے دہوپ مین خشک کر ڈالین خواہ آگ پر سینک لیوین ایضاً
چونہ کلی و قند سیاہ و سفیدی بیضہ مرغ کی ملاکر جوڑ دین اور خشک کر ڈالین تدبیر اگر
شیشہ جالیسری یا شیشہ سبز و باریک مین بال آجاوے گلنی لگا دینے سے دراریند
ہوجاتی ہے اور عرق نہین بہتا تدبیر اگر کپڑے پر تیل پڑجاوے تو کاحل کی روشنائی
سے دہونے سے صاف ہوجاتا ہے تدبیر اگر روشنائی کپڑے پر پڑجاوے تو تیل لگا کر
دہونے سے صاف ہوجاتا ہے تدبیر اگر روشنائی کپڑے پر پڑجاوے تو کاغذ سفید
کے لگانے سے صاف ہوجاتا ہے تدبیر اگر پان کی پیک کپڑے پر پڑجاوے قند سیاہ لگا کر
دہونے سے دفع ہوجاتی ہے تدبیر شیشہ جالیسری کو آگ کی گرمی دکہا کر عورت
کے پستان کو شیشہ کے منہ مین دے کر شیشہ چہاتی سے ملا دیوین دودہ کھنچکے
شیشہ مین آجاتا ہے اور عورت کو کچہ تکلیف و تصدیع نہین ہوتی

تہذیب ششم امور متعلقہ بعد موت مین

حق تعالے نے ہر انسان کے لیئے وقت موت کا مقرر فرمایا ہے اوسوقت پر روح انسان کی
جسکو جان کہتے ہین اپنے جسم متعلقہ کو قطعاً چہوڑ دیتی ہے اور جو کچہ زندگی مین کرتی ہے اوسکو
ہرگز نہین کرسکتی اور جس مقام سے کہ روح اس جسم مین آتی ہے اوسکو اور اوسکی کیفیت کو بالکل
بہول جاتی ہے مگر اس جسم سے جو کیفیتین دنیا مین اوٹہاتی ہے گو کہ خواہ جبراً ابت مدتون تک
یاد رکہتی ہے اور جسقدر کام اس زندگی مین کیے جاتے ہین اون سب کا نتیجہ بعد موت کے ملنا
جاننا چاہیے کہ دنیا کے سب کام کلیتہً دو طرح پر ہین ایک اچہے دوسرے برے اچہے وہ ہین
جنسے دوسرون کو راحت و آرام پہونچے برے وہ ہین جنہین اپنی آسایش او منفعت کے لیئے
دوسرون کو ایذا و نقصان پہونچے نتیجہ ان دونون قسم کا یہ ہے کہ اوس خالق برحق نے دو
مقام بنائے ہین جو اس دنیا کے قائم رہنے تک نہ دیکہے جا سکینگے ایک گہر نہایت درجہ کو عمدہ ہے
جسکو جنت و بہشت و بیکنٹہ کہتے ہین اوسمین خوبیان بے شمار و نعمتین بے انتہا ہین اچہے
کام کرنے والون کو اوسمین جگہہ ملے گی درجہ بدرجہ حسب لیاقت اپنے افعال کے یا بہ محض
عنایت کردگار کے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ دوسرا گہر نہایت برا اور خراب ہے جسکو جہنم اور دوزخ

دوزخ کیسے ہین یا بعضے انواع الانواع کے عذاب و مصائب ہین جو برے کام کرتے ہین اوسمین پڑینگے
اعوذ باللہ منہا ثم پس ہر انسان کو لازم ہے اس زندگی چند روزہ کو اچھے کامون مین بسر کرے
اول کسی کی کوئی چیز غصب و بدنیت و ظلم و زبردستی و فریب سے نہ لیوے کیونکہ وہ چیز تو اپنی زندگی
مین فوت و فنا ہو جاویگی یا اپنی موت مین خواہ مخواہ چھوٹ جاویگی مگر اوسکا مواخذہ بعد موت کے
ہرگز اوسسے نہو سکیگا اور وہ خالق عادل مظلوم کی دادرسی ضرور کریگا اوسوقت کی بیکسی
کو یاد کرکے دنیا کی دست درازی سے باز رہنا چاہیئے دوسرے دنیا سے قرضدار نہ مرنا چاہیے
اس لیئے کہ قرض خواہ کا مواخذہ بروز جزا ضرور پیش آویگا اگرچہ آدمی لاکھون کی دولت چھوڑ کر مرے
مگر مرنے پر اپنے ورثہ و احباب سے ہرگز قرض ادا کر دینے کے واسطے نہ کہہ سکیگا اوس بے بسی کو
یاد کرنا چاہیئے کہ اپنا مال دوسرون کے تصرف مین ہوگا اور اپنے کام نہ آویگا اور اپنا کچھ قابو
نہ چلیگا تیسرے ہر چیز کے مہیا کرنے اور ہر کام کے کرنے مین دوسرون کو فائدہ
پہونچانے کی نیت رکھا کرے اپنی ناموری کا ہرگز خیال نکرے اسواسطے کہ نیت نیک کے
نتیجہ مین خالق برحق ثواب آخرت عطا فرماوے گا اور ناموری خود بخود حاصل رہیگی جسکی جڑ
ہوتی ہے اوسیکی کہلاتی ہے اور اگر محض بارادہ اپنی نمایش کے کریگا تو ثواب آخرت سے
قطعاً محروم رہیگا اور اوس ناموری چند روزہ سے بجز اپنی تعریف سنکر خوش ہونے کے
اور کوئی فائدہ نہ اوٹھاوے گا جسکے واسطے یہ مثل ہے ؎ ابلہ رستائیش خویشتن
خوش سے آید ۔ چوتھے دنیا مین کچھ کام ایسے کرے جسمین اپنی اور اپنی اولاد کی تخصیص نہو
اور مدتون تک لوگون کو اوس سے فائدہ ملتا رہے اور انکو ثواب پہونچتا رہے پانچوین
جائداد متروکہ کی نسبت باہین ورثا کے ایسا تصفیہ و مصالحہ کر جاوے کہ باہم معارضہ اور
مناقشہ کرکے تلف و برباد نکرین بآرام و آسایش اپنی اوقات بسر کرتے رہین

خاتمۃ الطبع

حکیم علی الاطلاق کا احسان ہے کہ ان دنون نسخہ نادرہ لاجواب لاثانی برائے تربیت انسانی مسمی
بہ تہذیب احسانی تصنیف جالینوس زمان لقمان دوران جناب حکیم احسان علیخان صاحب
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۸ع مطابق ماہ شوال ۱۲۹۵ ہجری حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

Hukeem Ihsan Ali son of Hakeem Shair Ali resident of Nara Purgunnah Kura zillah Allahabad was appointed in the revenue Department at Futtehpore in the year 1827 after this as a Mookhtar on the 4th September 1829 was appointed Vakeel of the first Sudder Ameens court of the Futtehpore by A. Fr Lind Esquire judge on the 14th December 1832 Vakeel of the principal Sudder Ameen's Court by Mr J. T. Rivaz, on the 6th March 1836 Vakeel in the judges Court and the 27th March 1860 was appointed Govt. Pleader in the Futtehpore civil and sessions judges office.

ترجمہ

حکیم احسان علی ولد حکیم شیر علی ساکن موضع تارہ پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد ۱۸۲۷ع مین محکمہ مال فتحپور مین مقرر تھے اور بعدہ مختار ہوئے ۔ ۴ ستمبر ۱۸۲۹ع مسٹر اے ایف لنڈ صاحب بہادر جج نے صدر امین اول کی کچہری کا وکیل مقرر کیا ۔ ۱۴ دسمبر ۱۸۳۲ع کو مسٹر جی ٹی رواز صاحب بہادر نے صدر اعلیٰ کی کچہری کا وکیل مقرر کیا اور ۶ مارچ ۱۸۳۶ع کو عدالت ججی کے وکیل مقرر ہوئے ۔ اور ۲۷ مارچ ۱۸۶۰ع کو وکیل سرکار دیوانی و سشن عدالت ججی کے مقرر ہوئے فقط

Certified that Hakeem Ihsan Ali Pleader of this court is an intelligent Pleader and respectable man, and has always conducted himself to my satisfaction.

Fattehpore Feby 16, 1874

(Sd/) J. G. Ruaz
Judge.

ترجمہ

یہہ تصدیق کیا جاتا ہے کہ حکیم احسان علی وکیل عدالت ہذا عقیل و ہنرمند آدمی ہے اور ہمیشہ اسکی چال چلن سے مطمین رہا ہوں —

دستخط جی ٹی رواز صاحب بہادر جج — فتح پور فروری مہینہ کی ۱۶ تاریخ سنہ ۱۸۷۴ء

Fattehpore 23rd February 1843

I am glad to bear the same testimoney.

(Sd/) H Bouldesson
Judge

ترجمہ

فتحپور ۲۳ فروری سنہ ۱۸۴۳ء

مین بھی ایسی سند کے دینے مین خوش ہون فقط —

دستخط ایچ بولڈرسن صاحب بہادر جج —

I have much pleasure in certifying to the ability and general good conduct of Hakeem Ahsan ali one of the Vakeels of the Futtehpore Civil court.

Futtehpore
28th Feby 1846

/ Sd/ H. Lushington
Judge.

ترجمہ

مجھے حکیم احسان علی کی لیاقت اور عام عمدہ چال وچلن کی تصدیق کرنے مین نہایت مسرت ہے جو کہ عدالت دیوانی فتحپور کے وکلا مین سے ہے فقط۔

دستخط ایچ لسنگٹن صاحب جج۔ فتحپور ۲۸ - فروری ۱۸۴۶ء

Hakeem Ahsan ali has a large share of the practice for the Judge's courts, and is I would say an able as well as respectable vakeel.

Novr 28th 1847

/ Sd/ H. Unwin
Offg. Judge.

ترجمہ

حکیم احسانعلی کو عدالت ججی کے کام مین نہایت درجہ واقفیت ہے اور مین یہ کہونگا کہ یہ شخص قابل اور بھی معزز وکیل ہے فقط

دستخط ایچ انون صاحب قایم مقام جج نومبر مہینہ کی ۲۸ تاریخ ۱۸۴۷ء

Certified that Ehsan Ali son of Shair Ali is a very able advocate as far as I can judge.

He has the advantage also for a very intimate Knowledge of the practice of our Courts

(Sd) R. J. Tucker
C Judge.

Novr 24th /52

ترجمہ

یہ تصدیق کیا جاتا ہے کہ شیخ احسان علی ولد شیر علی بڑا لائق وکیل ہے جہانتک مین انصافاً کہہ سکتا ہون اور ہماری عدالتون کی کارروائی مین علمی لیاقت کی ترقی نہایت خوب ہے فقط۔

دستخط آر ٹی ٹکر صاحب بہادر جج — نومبر مہینہ کی ۲۴ - تاریخ ۱۸۵۲ء

Hakeem Ihsan Ali Khan the Govt Pleader son of Hakeem Shair Ali resident of Kara Purgunah Kara Zillah Allahabad

A very worthy respectable man well behaved, the fact of being appointed over the head of other Candidates to the situation of Govt Vakeel when it became vacant two years ago speaks for him

(Sd) G. Edmonstone
C & S. Judge.

Futtehpore
Sep 16th 1862

ترجمہ

حکیم احسان علی خان وکیل سرکار ولد حکیم شیر علیخان ساکن موضع تارہ پرگنہ گرہ ضلع الہ آباد
یہ شخص نہایت قابل معزز اور اچھی چال چلن والا آدمی ہے اس عہدہ وکالت سرکاری پر
کہ دو برس سے خالی ہے باوجود اور امیدداروں کے اسکے مقرر ہونیکا معاملہ رسی کی
سفارش کرتا ہے فقط۔ دستخط مسٹر جی ایڈمانسٹر صاحب بہادر سیول و سشن جج مقام
فتحپور ۱۶ ستمبر ۱۸۶۲ع

I entirely concur in the opinion of my predecessors with regard to this man

Futtehpore 12th April 1865 } (Sd) C. J. Boldero

ترجمہ

مین اس شخص کی نسبت حاکم بالا سے بالکل اتفاق راے کرتا ہون فقط۔
دستخط اے جی بولڈرو صاحب بہادر سیول اور سشن جج۔ مقام فتحپور ۱۲ اپریل ۱۸۶۵ع

I have formed a very high opinion of Ehsan Ali Govt Pleader—

In every case entrusted to him he has shown the most careful regard for the Govt interested and he does full justice to his clients in his management of their cases confided to him. I have never known Ehsan Ali undertake a doubtful or suspicious case.

To great respectability he adds high intelligence, professional experience and legal learning.

March 8th 1866. /Sd/ J. Power
Offg: Judge

ترجمہ

مجھے احسانعلی وکیل سرکار کی نسبت بڑا بھاری خیال ہے ہرایک مقدمہ سرکاری مین بہت بڑا لحاظ سرکار کے فائدہ کا ظاہر کیا اور اپنے موکلونکے مقدمات مین جنکا اعتماد انکے اوپر کیا گیا ہر کام مین نہایت انصاف کرتے ہین مجھے کبھی نہین معلوم ہوا کہ احسانعلی نے کوئی مشتبہ یا جھوٹا مقدمہ لیا ہو اور باوجود عزت کے یہہ شخص عقیل اور عملی تجربہ اور بڑی علمیت کا آدمی ہے فقط۔ دستخط جی پاور صاحب بہادر قایم مقام جج ۸۔ مارچ ۱۸۶۶ء

I entirely concur with Mr Power
15th April 1867. /Sd/ C. J. Boldero
Judge

ترجمہ

مین بالکل مستر پاور سے اتفاق راے کرتا ہون فقط
دستخط اے جی بولڈرو صاحب بہادر جج ۔ ۱۵ ۔ اپریل ۱۸۶۷ء

The most respectable of the Vakeels. and fairly effecient Govt Pleader.

March 1868. /Sd/ J. R. Carnac
Judge

ترجمہ

سب وکلا مین معزز اور وکالت سرکاری کے لیے نہایت قابل ہے فقط
دستخط جی ار کارنیک صاحب جادرنج   مارچ ۱۸۶۸ع

Has greatly improved as Govt. Prosecutor in Sessions trials. Knows and states his cases well, examines his witnesses throughly. I consider him very efficient as Government Pleader.

3rd September 1869 } /Sd/ J. R. Carnac
Judge.

ترجمہ

مقدمات سشن مین سرکاری مدعی تینی کی بہت بڑی ترقی کی ہے مقدمات کی فہم اور بحث
بہت خوب ہے گواہون سے نہایت خوب سوال کرتے ہین میرے راے مین وکالت
سرکاری کے لیے نہایت قابل ہین فقط
دستخط جی آر کارنیک صاحب بہادر جج — ۳ ستمبر ۱۸۶۹ع

Extract from the decision of H. G. Keen Esquire civil and sessions Judge of Futtehpore dated 27th Feb. 1871.

Hakeem Ihsan Ali Khan the Govt. Pleader is more respectable by his position than others and is a man long and favourably known to Court.

ترجمہ

منتخب تجویز مسٹر ایچ جی کین صاحب بہادر سیول وسشن جج فتحپور مورخہ ۲۷ — فروری ۱۸۶۲ء —

حکیم احسان علی خان وکیل سرکار بہ حیثیت اپنے عہدہ کے بہ نسبیت اوروں کے بہت مقدم ہین اور ایسا شخص ہے کہ عدالت اوسکو بہت دنون سے نہایت اچھا جانتی ہے فقط —

Extract from the opinion of Mr. Charles Grant Judge of Fattehpore dated 14th August 1861

Haakeem Ihsan Ali Khan the Govt Pleader is most able and efficient in his profession and the very excellent character he has received from Mr. Edmonstone, Bolders, Power and Carnac &c will be sufficient proof of his fitness for his present post I have a very high opinion of him.

ترجمہ

منتخب راے مسٹر چارلس گرانٹ صاحب بہادر جج فتحپور مورخہ ۱۴ — اگست ۱۸۶۱ء

حکیم احسان علی خان وکیل سرکار بہت لائق اور قابل اپنے پیشہ مین ہے اور بہت عمدہ عمدہ اعتمال نامہ جو کہ انھین مسٹر ای ایڈمانسٹن و بولڈرو و پاور و کارنیک صاحبان سے ملے ہین اس امر مین کافی ثبوت ہین کہ یہ شخص قابل اپنے عہدہ موجودہ کے ہے مجھکو اس شخص کی نسبت بہت بڑا خیال ہے فقط —

Extract from the letter of Secretary to the Board of Revenue of the North Western Provinces Allahabad dated the 31st October 18[illegible]

Para 2nd It appears that Hakeem Ihsan Ali has practised in the Civil and Revenue Courts faithfully and well as his numerous testimonials show for upwards of 42 years

Para 3rd And finally on the 27th March 1860 was placed in the post of Government Pleader in the Futtehpore Civil and Session Judge's Court by Mr E. Edmonstone Judge. He has in fact been Government Pleader of both Futtehpore and Banda for a number of years

(Sd) J. H. Colvin Secretary

ترجمہ

منتخب چٹھی سکرٹری بورڈ صاحب بہادر صیغہ مال ممالک مغربی و شمالی مقام الہ آباد مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۸۷۱ء

دفعہ ۲ معلوم ہوتا ہے کہ حکیم احسان علی نے عدالت ہائی سیول و مال مین عرصہ ۴۲ برس تک بدیانت تمام کام کیا ہے جو انکی اسناد موجودہ سے بخوبی صداقت ہوتی ہے۔

دفعہ ۳ اور تاریخ ۲۷ مارچ ۱۸۶۰ء کو بذریعہ مسٹر اے ایڈمانسٹر صاحب بہادر جج بعہدۂ وکالت سرکاری متعلقۂ عدالت سیول و سشن مقام فتحپور مقرر ہوئے تھے اور حقیقت مین بہت برسون سے وکالت سرکاری بابت دو نو اضلاع فتحپور و باندہ کے انجام دیتے ہین فقط۔

دستخط ای کالون صاحب بہادر سکرٹیری بورڈ